شرارہ آہ کے گلخن سینہ سے اڑکر تا فلک رسائی کرستارون سے مشابہ ہوئے اور لخت جگر شدت حرارت درونی سے مژگان پر بیکر رشک قطرۂ خونناب ہوئے اگر کوئی اونکو دیکھے خرد کی دستار سر سے پھینکے اور کہے شعر

نہین ہی بیہودہ دیکھو یہ خونی اشک مژگان پر
جنازہ ہی شہید عشق کا شاخ مغیلان پر

دل شوریدہ کو خواہش شمار ہی نہین بجز رہ نوردی وادی طلب جان پناہی نہین افسوس کہ ہم تمسے جدا ہوئے اور صاحب تصویر ہر شکل تصویر فدا ہوئے کیونکر کہ یقین

اس شوخ سے اس دل کے لگ جانیکو کیا کہیے
ناحق کی اذیت سے دکھ پانے کو کیا کہیے
احوال ہمارا یہانتک پہونچانے کو کیا کہیے
یون مفت مین اس جی کے جلجانے کو کیا کہیے
کیا کام کیا دل نے دیوانے کو کیا کہیے

جادہ پیمائے صحرائے طلب کو بجز کوچۂ جانان آرام نہین اور ناکامان منزل مقصود کو غیر حصول ہم آغوشی دلبر کسی سے کام نہین ہرگاہ رسام تقدیر نے تختۂ دل سادہ جبین ہوس پرست جنون زادہ کو قلم ارادت سے کارخانۂ ازل مین نقش رنج و غم عشق سے مربع بھرا ہو کیونکر اوسکی نیرنگی چشم دل مین جلوہ گر نہوا اور جب خوان سالار مائدۂ قضا نے روزینہ ناشتہ ہمارے کا دردوالم دسترخوان پر مقرر کیا ہو غیر خورش خون جگر کچھ کب میسر ہو سینہ الفت جانان سے آباد ہی اور ماسوا اسکے ویرانہ نظر آتا ہی آنکھون سے دو فوارے خون کے جاری ہین پر کہان جگر رشک گل انار ہی ہین ہر برگ گل پہ اوسی کی نیرنگی نظر آتی ہی بلبل طبع یکتا دہر بان پر چہ نالہ بجا کر

اوسی کی تنا کی دھرپت گاتی ہی میر حسن

ہر ایک بزم مین ہی ذکر اسکا صبح و مسا
ہر ایک ملک مین ہی اسکے حسن کا شہرا
ہر ایک بزم مین ہر دلمین ہی اسی کی جا
ہر ایک مذہب ملت مین اسکا ہی چرچا
ہر ایک جان کو بلبل صفت ہی اسکی ہوا
اگرچہ اور بھی گل ہین ولے بنام خدا
ندانم آن گل خندان چہ رنگ و بو دارد
کہ مرغ ہر چمنے گفتگوے او دارد

اے عزیز اس طریق مین پند و نصیحت کارگر نہین ہی کہ یہان اب اشک کار روغن کرتا ہی اور متاع عقل و خرد مثال پنبہ اس آتش سوزندہ مین جلکر خاکستر ہوتا ہی احمد علی مؤلف

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

رنگ رخسار زرد اگر ہووے
تو یہی آبرو ہے عاشق کی
زہر دست صنم کا شکر ہو
خاک بیزی ہو کوے جانان کی
فوق رکھتی ہے باغ رضوان پر
اس طریقہ مین جو کہ مر جائے

چشم عاشق لہو مین تر ہووے
کہ رکھے کچھ خبر نہ وہ جی کی
باعث زیست قہر دلبر ہو
جادہ پیمائی ہو بیابان کی
رکھتی سبقت ہے سیر بستان پر
عاشقون مین وہ نام کر جائے

پوچھ مت ہو نہ میری حالت زار	ہر رگ دل مین ہے چبھا اک خار

قصہ مختصر احوال پر اختلال دل گرفتار صد رنج و الم کا وزیر زادہ سے کہکر چشم تر سے پھوٹ پھوٹ کر با تمنا ئے پر سے کے رونے لگا اور دام محبت مین اوس صاحب محبت کے گرفتار ہو کر مضطربانہ نقد جان کو کھونے لگا کہ ای رفیق غمخوار تیر مژۂ جانان سے کلیجہ مین ایک سوراخ نظر آتا ہے کہ جسکی روشنی مین نظر بند کر دل شیدا بے اختیار جانب راہ مطلوب کھینچے لیے جاتا ہے ہر چند ضبط و آہ و فغان کرتا ہون شعلۂ دردونی سے خاکستر ہو کر مرتا ہون اب ارادہ یہ ہے کہ عیش و آرام سے ہاتھ اٹھاؤن اور خار بیابان سے آبلہ پا مٹاؤن اور طرف اس مہ طلعت کے جسطرح ہو جاؤن کیونکر سبب دل اسیر دام گیسوے کافر کیش محبوبہ نیکو صفات کا ہوا ہے ہم آغوشی دلبر کب وہ موجب نجات کا ہوا بقول سعدی

اسیر سخت بجوید رہائی از بند	شکار ستش نخواہد خلاص از کمند

تو اب یہان سے پھر جا ور انتظار وقت کار ہ اگر دبیر قضا نے قلم مشیت سے لوح پیشانی ہماری پر نقش وصل اس مہوش صبح جبین کا لکھا ہے گا تو ایک دن دریاے غم سے اوتر کر ساحل مراد پر پہونچونگا اور اگر تلاطم موج بحیرہ آشوب صعوبت و رنج سے خلاص نہوا تو خیر اپنی تن جان ہے اور عدم اسکا مکان ہے دادی وحشت تنہا اور پا نشہ بخشی راہ طلب کو کار خوشہ انگور گزین اور خار صحراے جستجو کی خلش نوک سے خانۂ دل کو ہر کش شان زنبور کر گئی آفت سامنے نظر آتی ہے اور سلامتی رو بقفا جاتی ہے تو نصیحت کرتا ہے یہان باغبان دل کا تختہ سینہ کو ش لالہ داغہاے درد و الم سے بھرتا ہے ناخدا ے قضا نے تند چلنے باد مخالفت سے بادبان

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مراد کا کاٹا اپنی کشتی اب بسر تباہی ہے حضرت عشق نے اپنی گرم بازاری کی ہے اپنی نقد جان سودائے حسن مین دی سچ ہے شعر

ہین دشمن جان سو جیکر اپنا جو نکالا ۔ سو حضرت دل سلمہ اللہ تعالے

عقل اس جگہ بیکار ہے اس صحرا کا ہر ذرہ مدعی انا النہار حرف درد و الم کہ قلم ارادت سے صفحۂ تقدیر پر لکھا گیا محرران ازل نا تو تدبیر کو کیا طاقت کہ کزلک خواہش سے حک کر نیست و نابود کرین کیونکہ جف القلم بما ہو کائن حدیث شریف مین وارد ہوا ہے اور سچ ہے یقین

تقدیر کے لکھے کو امکان نہین دھونا ۔ تقصیر نہین دل کی قسمت کا برا ہونا
ہر چند مسلم ہے اب جی کے تئین کھونا ۔ لیکن مجھے آتا ہے رہ رہ کے یہی رونا
کیا کام کیا دل نے دیوانہ کو کیا کہیے

کوچۂ یار سلطنت سے بہتر ہے یہان جو بہتر ہے وہ کہتر ہے یہ کلام درد آمیز رقت انگیز شاہزادۂ دلپذیر کا سنکر وزیرزادہ نے دریاے چشم سے سیل طوفان برپا کیا اور شرارہاے آہ درونی سے دوسرا آسمان زیر زمین پیدا کیا اور سمند گویائی کو فضاے تکلم مین گام مہمیز کر کے کہا کہ اے مسند نشین چار بالش شیدائی لمؤلفہ

مین وہ نہین کہ تجھے چھوڑ کر یہان تنہا ۔ قدم کو سمت وطن کے بڑھا کے ہون بھلا
شریک تیرا بہر حال رنج و راحت ہون ۔ شمول درد و غم و اضطراب و آفت ہون
گریگا جس جگہ قطرہ ترے پسینے کا ۔ گراؤنگا مین وہان خون اپنے سینے کا
ترے ہی رنج سے بندہ کو رنج عیش سے عیش ۔ تری خوشی سے خوشی ہے ملول طیش سے طیش
کلام کر نہ جدائی کا اے شہ عالی ۔ کہ تجھ بغیر ہون جون مے سے شیشہ ہو خالی

لیکن آوارۂ صحراے وحشت بے دریافت کشور مطلب کس طرف قدم بڑھاوے اور غم فراوان مفارقت جانان کو کیونکر گھٹاوے آپ ہی فرمائیے کیونکر سراغ عنقا کا ڈھونڈے سے ملے کہ مسکن اوسکا کوہ قاف مین ہے ولیکن معلوم نہین کہ وہ ماہ طلعت کس دودمان خلافت سے ہے اور وہ گوہر ثمین کس درج عصمت سے ہے کسواسطے کہ شعر

بے نشان کا پتہ ملے کیونکر ۔ جب تلک ہو نہ بے نشان طالب

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پروردۂ نمک قدیم کو ہمراہی و ہمدردی سے کسی طرح عذر نہین اور طبع خانہ زاد کی بجز رہ پیمائی وفا کے کسی نوع بر سر عذر نہین شاہزادہ دلپذیر نے اپنے رخسار پر سلک گوہر اشک نثار کر کے کہا کہ ای خاکسار اس اندیشۂ ناصواب کو زنہار خاطر فاتر مین راہ نہ دے گم گشتگان صحرائے عشق کا بجز طپش دل کوئی رہبر نہین ہی اور رہ نوردان بادۂ محبت کا غیر جذب قلب

کوئی خضر نہین ہی الحق غنیمت
رسد جو پائے آتش بر تجلی

اور قطع نظر اسکے مجیب الدعوات کافی المہمات کسی ترددکی محنت ضایع نہین کرتا ہی اور ایک دن دریائے رنج و قلق سے نکالکر ساحل مقصد پر پہونچاتا ہی صحرائے عشق کا خار کہین گل سے بہتر ہی اور اس جنگل مین غول بمنزلۂ رہبر ہی انسان کو چاہیے کہ جس کام مین ہمت کو ضامن کرے پیش آمد صعوبات دوران و حادثات زمان سے تشتت دو تا ہونے پائے استقلال سے قطع راہ مقاصد کرے تو البتہ گاہے نہ گاہے شاہد مراد سے ہم آغوش ہو کر گل وصل دامن ہوس مین چنکر زیب کلاہ تمنا کرے گا بقول شخصے

بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد … اگر خارے بود گلدستہ گردد

جو کشش سپہ سالار خزان کی مستقبل سلطان بہار گلستان ہی اور اندوہ مفارقت و ہجران نمونۂ وصال جانان بمصداق شعر

ہجران سے سوا ہی ہمین وصل یار کا … آتا خزان کے بعد ہی موسم بہار کا

اور یہ ممکن نہین کہ یہان خار غم سے پائے عاشق فگار ہو اور وہان خاطر مطلوب نہ بیقرار ہو بقول شعر مولفہ

فصد لیلی نے گھر مین اپنے لی … رگ مجنون وہان پہ نکلی

شراب عشق کی عجب کیفیت ہی اگر عاشق پیے ممکن نہین کہ معشوق بھی مخمور نہو گو ہر دل برشتگی سوائی زدگان کو سوائے کوچہ یار باغ رضوان بھی درکار نہین اور دوندگان قیافے طلب کو غیر کوے دلبر کسی سے سروکار نہین بقول میر حسن

نقاب چہرہ سے خورشید جب اٹھاتا ہے … سحر ہر ایک کو ہر کام مین لگاتا ہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کوئی حرم کو کوئی میکدہ کو جاوے ہے — کوئی تلاش معیشت مین دن کھپاوے ہے
جو دل سے پوچھون کہ اے دل کدھر کو جاوے ہے — تو اشک آنکھ مین بھر کر یہی سناوے ہے

علی الصباح کہ مردم بکار و بار روند
بلاکشان محبت بہ کوے یار روند

قصہ کوتاہ اب قرین صلاح صواب اندیش یہی ہی کہ کمر ہمت کو مضبوط باندھکر اس چشمہ مین مانند اوس کے غوطہ زن ہو جیے کیونکہ دل مغموم خواہ نخواہ گواہی دیتا ہی کہ گوہر مقصد اس تدبیر سے ہاتھہ نہ لگے گا گو بظاہر یہ چشمہ چشمہ چشم ایک چشمہ موج زن معلوم ہوتا ہی لیکن چشمہ اثبت یہ ہی کہ یہ چشمہ عین چشمہ طلسم کسی استاد چشم ورنے چشمہ صنعت کا چشم صفائی پر رکھکر بنایا ہی اور مردم دانا بینا طرفۃ العین مین نظر انداز کرکے اوسکی تہ کو پہونچکر اصلا طرف پانی ظاہر کے التفات نفرمائینگے سُنکر یہ کلام شاہزادہ مجنون کیش کا وزیرزادہ کہنے لگا کہ ہان ہان بہتر ہی مصرعہ

صلاح ما ہمہ آنست کان صلاح شماست

پس یہ مشورہ ما دن مین ٹھان کر ع ہرچہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم ✤ کہتے ہوئے دونون چشم ظاہر بند کر اور چشم دل کھول کے اوس تالاب مین کود پڑے ۔ احمد علی

ہاے اس عشق کا برا ہووے — صفت عاشق کی جان یہ کھووے
طور کو ایک دم مین خاک کرے — گل کے دامن کو بھی یہ چاک کرے
جان پروانہ کی جلاتا ہے — شمع کو رات بھر رلاتا ہے
دورہ سے چرخ کو قرار نہین — کون اس خار سے فگار نہین
اسکے دریا مین گر کے اوچھلے کون — اسکے حوضہ مین گر کے نکلے کون

داستان ہیچ بیان کودنا شاہزادہ کا تالاب مین اور لیجانا دیونی کا وزیرزادہ کو اور آوارگی دلپذیر کی

شتابی سے ساقی پلا دے شراب — نیا شوق اپنا ہے خانہ خراب
نشہ سے جو اوسکے سیہ مست ہون — بُتِ ماہرو کی تجسس کرون
طلب جسکی دل کو ہر اک دم سے تھا — پھر دن ڈھونڈھتا اوسکو ہر ایک جا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نمایان ہون خار بیابان جہان	انکھون سے مین لون خار نشتر وہان

رہروان منازل اشتیاق وہ گذران قیافی فراق یار طلب بردوش عیر یاد دلبر دین و دنیا فراموش زیست سے بیزار شبدیز مرگ پر سوار اس داستان جنون خیز و افسانہ درد آمیز کو مژہ قلم سے صفحۂ بیان پرداز ن چکان سرشک سے اسطرح لکھتے ہین کہ جبدم وہ ہاروت و ماروت منش اس زہرہ جبین حور طلعت کی تلاش مین اوس چشمہ مین مانند شناوران دریاے ناپیدا کنار اشتیاق کود پڑے بعد کچھ دیر کے پانون تہ پر لگے حواس خمسۂ منتشر کو جمع کر طائر تیز نگاہ کو قفس چشم سے ہر طرف کو اوڑانا شروع کیا نہ تالاب نہ گھوڑا د آبادی و عمرانات تکیہ سراے باغ بستی نگر گانون گراون شہر قصبہ وغیرہ نظر نہ پڑا مگر بغور

شعر

جو دیکھا تو صحرا ہے ایک لق ودق	کہ رستم بھی جسے دیکھ ہو جائے فق
نہ انسان ہے وان نہ حیوان ہے	فقط ایک کفدست میدان ہے

کمر ہمت کا باندھکر مانند کبک خرامان کے نقد امید کفدست پر رکھکر آہستہ آہستہ ایک طرف راہ چلنی آغاز کی اس اثنا مین مسافر جہان گرد خورشید قطع منزل روز کر کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دست بقچہ طلاے شعاع کو بغل مین دبا کر سدھارے یاقوت نگار شفق مین ہو شجگر عازم خوابگاہ اسفل السافلین کا ہوا اور قہرمان تاریکی ظلمت شب سر پر ظلام پر جلوس فرما کر تاج سیاہی کا سر پر رکھکر تخت آبنوسی فلک پر انصاف گزین ہوا سپاہ ظلمت بموجب حکم قضا توام بھر سو متعین ہوئی اور تمام روے زمین پر خیمہ سیاہی کا کھڑا ہوگیا ہاتھ سے ہاتھ نظر نہ آنے لگا طائر بصیرت کا تیز پروازی سے پر ٹوٹ جانے لگا وحشت بھر سو چھا گئی دہشت مجرے کو آگئی جھینگر بولنے لگے جھنگار کی کتاب کھولنے لگے سناٹے کا عالم ہوگیا ہوش کا تختہ درہم ہوگیا اختر ٹوٹ کے گرنے لگے غول بیابانی ہر سو شور کرنے لگے صدمۂ صداے شیرون سے آسمان کا تختہ تہ و بالا ہوا کثرت ظلمت سے روے زمین کا منہ کالا ہوا ہولے تند سے سپتے پیڑون کے کھڑکھڑانے لگے اور ہیبت و خوف سے جانور بڑبڑانے لگے ہر سمت سے آواز سائیں سائیں کی آنے لگی اور مارے گھبراہٹ کے درندون پرندون گزندون چرندون کی جان جانے لگی میدان ہو کا نمودار ہوا عسکر دہشت و وحشت کا تیار ہوا غول خبیث شیطان خناس دیو بھوت ہاتھی گینڈا شیر چیتا کوئی بھی اگر اوسمین آجاتا صاف زہرہ گردہ کلیجہ پھٹ کر مرجاتا خضر اوس بیابان مین رہبری غول کا محتاج تھا اور غارتگری تاریکی سے قافلہ ضیا و بہا کا تاراج تھا الحق ملا زلالی نے اوس تاریکی شب کی طرح سے مثنوی مین

اشارہ کیا ہے

کواکب سے نمودے در میانہ	چو چشم گریہ در تاریک خانہ

مؤلف

رستم و زال گر گذرتا دان — ہول سے زہرہ پھٹ کے مرتا وان
ملک الموت وان نہ آتے تھے — دہشت و ہول و خوف کھاتے تھے
موت کا کچھ حذر نہ کرتے تھے — وہان کے باشندے آپ مرتے تھے
سوجھتا تھا نہ ہات سے وہان ہات — غیر حق وان پہ تھا نہ کوئی سات
ڈالتا عکس ماہ اگر اوس جا — رنگ اسود ستاب ہو جاتا

الغرض چونکہ شاہزادہ بلند ارادہ جوہر شجاعت ذاتی وحب ظاہر رکھتا تھا اور نمود

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جان باختہ تھا اصلا کچھ خیال اُس بیابانِ پرہیبت کا دل مین نہ لایا اور وزیرزادہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے بخوف و وسواس باآرام تمام بیٹھا اور وہ تصویر بغل سے نکالکر سینہ پر رکھی در سلک گوہر سرشک حمائل گلوے شاہد رخسار کر یہ شعر زبان پر لایا

مؤلف

ہم شب فرقت مین رکھکے سامنے تیری شبیہ — دل کو دیتے ہین تسلّی ناز پرور دیکھکر
شمع پر پروانہ قربان شاخ گل پر بلبلین — پر ہنسی آتی ہے ہمکو اپنا اختر دیکھکر
شہرۂ آفاق عشق قیس اور فرہاد تھا — گُل ہوئی یہ شمع اونکی میرا جوہر دیکھکر

اور کبھی تصوّر جانان مین نام خواب کا جو آنکھون مین نپاتا کروٹین بدلتا اور زبان پر لاتا

رباعی

کسی کی شب وصل سوتے کٹے ہے — کسی کی شب ہجر روتے کٹے ہے
ہماری یہ شب کیسی شب ہے الٰہی — نہ سوتے کٹے ہے نہ روتے کٹے ہے

بیت

اوٹھ گیا عشق یکبار کسی کا خطرہ — نہ ہمین جان کی پروا ہے نہ جی کا خطرہ

اور گاہے مضطربانہ ہو تصویر سے منھ پھیر کر صاحب تصویر کا خواستگار ہو کر کہتا قطعہ

خواہش دیدار جو رکھتا ہو ایسا تصویر یار — وہ بصد صورت کھچا منگولئے اور دیکھا کرے
پر مین یہ حسرت زدہ اب پوچھتا ہون دوستو — جو فقط باتون کا ہو مشتاق سو وہ کیا کرے

اور کبھی گھبرا کے آنسو آنکھون مین بھر لا کے تصور جانان سے دوبدو ہو یہ خمسہ لف کا پڑھتا

مؤلف

دمی جدائی مین گذرتے ہی جو یہ شام و پگاہ — قسم خدا کی نہین اُس سے ہی کوئی آگاہ
جرس کی طرح نکلتا ہی دل سے نالہ و آہ — خدا کے واسطے گا ہے تو کر تو مجھپہ نگاہ
کہ رنگ زرد ہی آنکھون مین اشک حال تباہ — عجب طرح کی مری شکل ہی سبحان اللہ

کہ جبکہ پاس میرے قاصدِ اجل آیا
تو مجھکو دیکھکے آنکھون مین اشک بھر لایا

ترے فراق مین جب سے ہوا ہی مجھکو جنون — تو دست بستہ میرے آگے رہتا ہی مجنون

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سوا اسکے آب بپا کرتا ہون ہمیشہ خون — چمن مین دیکھے مجھے غنچہ رہتا ہے محزون
ہر ایک اشک کا قطرہ ہے روکش جیحون — عجب طرح کا مرا حال ہو گیا ہے زبون
پھرا ہون دست جنون مین مین جیسے باد دل زار — سوا نالہ کے اپنا نہین کوئی غمخوار

کمان ابرو کا تیرے کیا ہے جب سے خیال — تو کاہش غم ہجران سے ہون مثال ہلال
ہر ایک قطرۂ اشکون کا ہے لہو کے مثال — کبھی تو جھانک لے غرفے سے اے بدر کمال
کہ تجھ بغیر مجھے زندگی ہے اپنی وبال — خدنگ ہجر سے سینہ ہے روکش غربال
شرار آہ سے میرے فلک مین ہین روزن — چراغ داغ ہین روشن ہوا آتش گلخن

اور کبھی خود اس پیکر ہیجان سے عالم ولولہ مین مخاطب ہو کر کہتا خمسہ بر غزل صائب

ہمچو صورت دیوار گشتہ ایم حیرانت — یک نظر سے ساز بجانب اسیرانت
خانہ کرد در دلہا غنچہائے پیکانت — سینہا مشبک شد از خدنگ مژگانت

حال ما نمی پرسی اینچہ مہربانی ہاست

اشک حسرت از چشمم ہمچو جوئبار آید — غم بغل کشا چون موج بر کنار آید
بہ کہ بی گل رویت مرگم آشکار آید — دور م از وصال تو زندگی چہ کار آید

جان بلب نمی آید این چہ سخت جانیہاست

الغرض اسی طرح ہزار خرابی و سوز و اضطرابی درد و الم رنج سے جون تون وہ رات کاٹی ہر ایک چشم سے آتش شرربار عیان تھی اور ہر رگ و پے مین نار مفارقت کی مشتعل ہو کر دیا ئی پنہان تھی جسدم کہ راہب سحر آفتاب نے مسجد صفا آگین صبح مین اذان کہکر اقامت نماز کہی دیو سیاہ رنگ شب نے گھبرا کر ہر پا کر ہر طرف سے شیاطین تاریکی کو جمع کر وہم دبائی اور ہنکایا لیا اور وہ بگڑ گیا کہ عالم شش جہت مین نام و نشان دسکا نہ رہا شاہزادہ دلپذیر نے شبدیز قصد کو ہیکل ہمت و زین پوش استقلال سے آراستہ کر زمام طلب کی دست قبضۂ استقلال سے تھام کر میدان مراد مین جولان پرواز کیا اور مانند صبا تیز رفتار کے ہر طرف چلنا پھرنا آغاز کیا کبھی خار مغیلان سے واسطے رگ جان کے کار نشتر لیتا اور کبھی تنخانون سے داغ لالہ کو مشابہت دیتا اور کہتا مخمس اکبر خان دولانی

معمور ہے داغون سے سراپا مرے دل کا — ہے شکل شجر طور ہر نقشہ مرے دل کا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

یہ کوہ الم اور یہ جثہ مرے دل کا — فولاد کا گویا ہے کلیجا مرے دل کا
سو صدمون سے اکدم ہی اکیلا مرے دل کا — شیرون سے زیادہ ہی کلیجا مرے دل کا
اوسکے دہن تنگ کا رہتا ہے تصور — عنقا کا نشیمن ہوا طوبیٰ مرے دل کا
مر کے بسر کرتا ہون مین زیست کو اپنی — رہ رہ کے تپکتا ہے پھپھولا مرے دل کا
جب سے سفرِ میر محبت کو گیا ہے — معلوم نہین حال ہوا کیا مرے دل کا
چھن چھن کے ٹپکتا ہے لہو آنکھ سے اپنی — کیا صورت غربال ہے پردا مرے دل کا

ہر روز وقت چاشت کے بجاے غذاے معینہ کے خون جگر کا ناشتا فرماتا اور ہر رات پرکالہ جگر کو چراغ چشم مین روشن کرکے قامت ناز پروردہ کو سرو چراغان بناتا اور ہزار ہزار طرح کا مشورہ و مسودہ وزیرزادہ کو پڑھکر سناتا

مؤلف

نہ کل تھی اوسے رات دن چرخ سان — نہ وبالا ہوتا تھا غم سے ہر آن
کبھی زندگانی سے بیزار تھا — کبھی رہ نوردی سے ناچار تھا

الغرض عرصۂ چند روز مین ہیئت اصلی بدل گئی اور طاقت جبلیہ لاغری کا غلبہ دیکھکر بدن سے صاف نکل گئی اور قباے مضمون مثنوی مؤلف کا سرو بالا اوسپر درست ہوا **مؤلف**

وہ چہرہ جو تھا مثل گل برگ تر — وہ کمہلا کلی کی طرح سر بسر
چلی حسن کے باغ پر جو خزان — نہ وہ گل رہا اور نہ وہ گلستان
بدن سوکھ کر بسکہ لاغر ہوا — جگر بادۂ غم کا ساغر ہوا
لگا کھانے خون جگر دمبدم — فلک کا لگا سہنے ہر دم ستم
جہان بیٹھا پھر تھی نہ اوٹھنے کی تاب — جگر آتش ہجر سے تھا کباب
شرارے تھے آنکھون سے ایسے روان — ستارے فلک پر ہون جیسے روان
ترقی پہ تھا حسن جو سال و ماہ — لگا گھٹنے ہر روز مانند ماہ
رگین ہوگئین جسم پر یون عیان — کبودی پہ ہا جیسے ہو ریسمان
نہ منھ پر رہا رنگ وہ اور نہ نور — ہوا سنگ غم سے جگر چور چور
ہر اک عضو مین آگیا اوسکے فرق — سراپا ہوا غم کے دریا مین غرق

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اوسے دیکھ گلشن مین ہر جانور	لگا کوک غم کرنے شام و سحر
ہوئی بند منقار بلبل کی بس	رہی کچھ نہ الفت کی گل کی ہوس
ہوئی غم سے باد صبا نوحہ گر	خزان آگئی باغ مین سر بسر

اتفاقاً ایک روز شاہزادہ شاغ ہوش از دست دادہ اور وزیر زادہ خرد و دانش بچاہ حیرانی افتادہ دونون حیران پریشان ایک پہاڑ کی چوٹی پر بیص و حرکت بیٹھے تھے کہ اس اثنا مین یکایک سلطان باد سموم شبرنگ فیل غبار پر سوار ہو کر جنبہ و کلغی برق کی زیب تاج گردباد کے کرے گلوسنگ ریزون کو چلاتا ہوا واسطے تسخیر روشنی شش جہت کے چار سوے عالم پر تاخت و تاراج لایا اور صوبہ دار روز روشن نے غلبہ اس قہرمان بیداد گر کو دیکھ کر ضلع زمین و آسمان سے تھانہ اپنا اوٹھایا پس تمام روے زمین نے یک بیک پردہ تاریکی و ظلمت کا اپنے منھ پر ڈالکر رخ نور آگین کو صدمہ گرد و غبار سے آنچل وقت مین چھپایا بعد دو تین گھڑی کے سقاے سحاب نے دہان مشک باران کی کھول کر فرش زمین پر چھڑکاؤ شروع کیا اور گرد و غبار روے زمین سے بالکل دبا دیا ہوا ٹھنڈی ٹھنڈی فرانے لگی طبیعت کو خنکی آنے لگی قضاء کار اسی درمیان مین ایک صورت بد صورت کریہ منظر زشت رو قہر خو شکل بغضب خدا مجسم بغیظ کبریا بال شال ریش برگد چکٹے ہوے سر مانند منار شاہجہانی دانت ہاتھی کے سے باہر نکلے ہوئے پستان بانون پر پڑی ہوئین ہوے بغل متعفن ہمچو چشمہ گندھک کے دونون ہاتھ جیسے برگد کے ڈالے اور دہن یا تند تغار رنگریزون کے کھلا ہوا پیٹ مانند خندق قلعہ مازندران کے ابرو مانند دو کمانون کے چپٹی ہوئی چشم ازرق و احول سے آب ناک جوتی کا تلا یا مینڈھک بیٹھا ہوا نتھنے دو صوریون کے چوڑے پلکین بسان خار تیز زبان مثل دم لنگور خاک بنیر دونون کانون کے جوتیون کے کنٹون کے توڑے کان سطبری گردن ہمچو حقہ فرشی کے کندھے مانند مار ضحاک کے چاہ ذقن ناف جہنم چوتڑ مانند دو کندہ دن آبنوس کے ران کو دیکھکر لٹھا حیران ناحق راستہ اسفل السافلین کا قدم سنبر نحس و نحوس چوٹی سر کی صدمہ ہوا سے مانند علم ذو ذنب کے لامکان تک پہونچی پشت کے بال مانند

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

خارپشت کے کراتی ہوئی نمودار ہوئی اور یغتا گا ہاتھ وزیرزادہ خردمند کا پکڑ کر سمت الراس آسمان پر مانند ہولے کراتی ہوئی اڑی شاہزادہ یہ حالت پرملالت دیکھکر خون سے مانند تصویر پشت آئینہ کے حیران ہوکر بعینہٖ حرکت ہو رہگیا اور ایک سیلاب خون چشمۂ چشم سے مانند سیل موسم برسات کے بہ گیا اور رنج صعوبت تنہائی اور غم بیابان پیمائی قرین حال پر اختلال ہوا اور ترک و تاز سمند ستم اُس ترک کیش سے سراپا پامال ہوا داغہائے غم سے تختۂ سینہ میں لالہ کاری کی اور گلہائے الم سے

کشت جگر رشک فصل بہاری کی مولف

رنگین آنکھین کھلی مانند نرگس اسکی دان
یاد کرکے اپنے محرم راز و دمسازون کو آہ

موج اشکون کی تھی طوفان کی طرح ہردم روان
ٹھنڈی سانسین لیتا ہردم چون نسیم بوستان

غرض چارون طرف سے قرین یاس و نومیدی کے ہوکر آنکھون مین آنسو ڈبڈبا کر جان سے تنگ آیا

اور بآواز گلوسوز یہ اشعار زبان پر لایا ہوس

گیا وصل کی صبح کا دن بھی گذرا ابھی ہجر کی شب کی سحری نہین

کردن کیا مین گلا کھون کس سے مین جاری آہ جگر مین اثر ہی نہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پھنسا زلف مین شوخ کے دل جو کٹ جب سے ہم غم سے دل ہے رنج و تعب
دیکھو آنکھون سے خون بہ گیا سب ہمین اپنے جگر کی خبر ہی نہین
ذرا دیکھو تو مڑکے ادہر بھی بھلا تیری دوری سے حال ہوا اپنا بڑا
کہون کس سے جو گذری ہے تجھپہ بلا کہون تیرا ادہر کو گذر ہی نہین
جسے دیکھے تو لطف سے بھر کے نظر اوسے عید ہے اور عیش شام و سحر
بھلا ہم کرین ناز سو کسکے اوپر تیری لطف کی ہمپہ نظر ہی نہین
جو وہ یار ہو عہد شباب بھی ہو اور نغمۂ چنگ و رباب بھی ہو
تو شراب شیشہ و کباب بھی ہو سو رضا قضا و قدر ہی نہین
مے و ساقی و مطرب و بزم و طرب لب جوے شکر لب چاندنی شب
یہ نصیب بشر کے ہون زر کے سبب سو ہماری گرہ مین تو زر ہی نہین
ارے ناصح اثر ہے یہ سخت بلا وہ لے مرنے سے ہمکو ڈراتا ہے کیا
ابھی آوے قدر ابھی آوے قضا ہمین مرنے سے خوف و خطر ہی نہین
تیرے دامن وصل پہ دست ہوس جو یہ پہونچے بحشر تو حسرت و بس
گیا دل ابھی آتش غم سے بھلس رہا صبر سو اب وہ جگر ہی نہین

اور کبھی نسیم تیز رفتار کی طرف مخاطب ہوکر بصد گریہ و زاری کہتا ہے

تیرا اگر گذر ہو ذرا بھی وہان صبا	پوچھے وہ یا نہ پوچھے میرا حال بیوفا
تجھکو قسم ہے شاہد گل کی پر ای صبا	پڑھیو میری طرف سے یہ مطلع حفیظ کا
آنکھون مین دم ہے جی سے سراپا یہ شتاق ہے	پر تیرے دیکھنے کا مجھے اشتیاق ہے
بیمار حسن کو تیرے دیکھا جو گلعذار	مہمان ہے کوئی دم کا بیچارا وہ خار دار
امید زیست کی نہین روتا ہے زار زار	پڑھتا ہے شعر حضرت قاسم کا بار بار
عاشق نہو جیو کوئی روے نگار پر	لکھنا یہ دوستو میری لوح مزار پر

الغرض ماتم وزیرزادہ اور مفارقت جانان مین گل رخسار سے صدمۂ طپانچون سے لالہ زار بنا کر کلمہ و من یتوکل علی اللہ فهو حسبہ زبان پر لا کر جادہ پیمای بادیۂ حیرانی و رہ نورد وادی پریشانی ہوا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شدت گرسنگی سے راستہ مین اکثر گھاس پتی کھاتا اور بجاے آب سرد آب شور آبہ سرشک جام چشم مین
بھر کر غٹ غٹ پی جاتا تھا آبلہ پانون کے رشک خوشۂ انگور تھے اور دیدۂ چشم رستے رستے رو کش
ناسور تھے ہر دم لب پر فغان تھی اور جگر مین مشتعل آتش سوزان تھی اتفاقاً بعد مرور عرصۂ دراز اس
رہ نورد صحراے بیکسی کا گذر ایک ساحل دریاے پر شور پر ہوا ہر موج اوسکی بجاے زنجیر پاے ہوا
مین پڑی تھی اور واسطے زیب گلوے عروس گرداب کے گوہر غلطان کی لڑی تھی کنارہ اوسکا
مانند کنارہ میدان تمناے شوق وصال محبوبان نکوخصال کے ناپیدا اور چار موجۂ تلاطم سے شکستگی
طرۂ طرارۂ محبوبان کے ہویدا چٹان مین پتھرون کی اوسکی لہر کے زور سے کوسون ٹکرین کھاتی تھین
اور غلطے کی آوازین اوسکی کلیجہ پر ستم اور گردہ شہر ایک قہر مین ہلاتی تھین شاہزادے نے ہر چند شاہین
تیز پرواز فکر و اندیشہ کو اوج گیر کیا کسی جگہ گھاٹ اوسکا مانند کنارۂ آرزوے عاشق ظاہر نہوا
پس دل مین نہایت ششدر و متحیر ہو کر کنارہ پر کھڑا تھا کہ اسمین ایک بزرگ صورت خضر سیرت عصا
در دست جامۂ سبز زیب دوش ریش سفید مثل شعاع زرّین آفتاب کے چمکتی ہوئی کھڑاؤن پر کھٹ
کھٹ کرتا ہوا اپنے طرف سے نمودار ہوا اور پاس اسکے آکر نہایت ملائمت اور تسلی سے فرمایا کہ اے
سرگشتۂ بادیۂ حیرانی و اے برگشتۂ طالع پریشانی مجھ بتا کون ہے کہ تیری ناصیۂ حال پر ستارۂ فر و شکوہ
سلطنت کا نمایان ہے اور تیری شکل ملول دیکھنے سے دل کو رحم آتا ہے اور احوال پُر ملال پر تیرے
پر کلیجہ منہ کو آتا ہے تو گوہر صدف دریاے انسانی ہے یا مردم چشم عالم روحانی شاہزادہ غم جانان
مین اسطرح غرق تھا کہ اصلا اوسکی زبان کو شکرستان جواب مین سبز کر کے گویا نہ کیا تب

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اُس خفر وقت نے ایک دعا پڑھکر شہزادہ کے منہ پر پھونکی حواس منتشر اُسکے جمع ہوئے اور رنگ رخسار زعفرانی سرشک خونین سے ارغوانی ہوگیا کہنے لگا کیا پوچھتے ہو۔ خواجۂ درد

برق طپیدہ یا شرر برجستہ ہون — جس رنگ مین ہو ہمین غرض از خود رمیدہ ہون
ای اہل بزم مین بھی مرقع مین دہر کے — تصویر ہون لیے لب حسرت گزیدہ ہون
صیاد اپنا دام اوٹھالے کہ جون صبا — ہون تو چمن مین پر گل عشرت چیدہ ہون
ای آہ و نالہ مجھ سے نہ آگے چلو کہ مین — پیچھے رہا ہون کاروان سے مسافر جریدہ ہون
غم ہون الم ہون درد ہون سوز و گداز ہون — سب اہل دل کے واسطے مین آفریدہ ہون

نظم

کیا پوچھتے ہو مجھسے مین ہو رہا ہون مضطر — دنیا مین کوئی ڈھونڈے مجھسا تو ہوگا کمتر
دو دن کی زندگی پر میری یہ اب بلا ہے — آتش سے غم کے میرا سینہ جلا بھنا ہے

خمسہ

کیا حال دل کہون ہوئی مجھسے خطاے محض — کی اپنے دل پہ آپ ہی مین نے خطاے محض
جسکو دیا دل آہ سمجھکر وفاے محض — جب سے کہ ہوگیا ہے وہ ناآشناے محض
جز داغ تب سے کوئی نہین آشناے دل

وہ لوگ اس زمانہ مین ہین خوش نصیب کیا — پاتے ہین دل لگانے مین جو دل کا مدعا
ہم خاکسار کیا کہین آہ اپنا ماجرا — اُسکو ہین جب سے بیٹھے ہین مانند نقش پا
رہتا ہے جب سے خاک مین ہمکو ملائے دل

کس کشمکش مین غم کے پھنسے آہ ناگہان — وہ بے غمی وہ چین وہ آسایشین کہان
ہم دل لگا کے تنگ یہ آئے ہین بیگمان — لکھدیوین ہم تو خط غلامی اُسے میان
جو عشق کی بلا سے ہمارا چھوڑائے دل

شادی و غم جہان مین سنا کرتے تھے ہم — جو ایک دم غمی ہے تو دل شاد ایکدم
میرے سے بھی نصیب ہوئے ہین کسی کے کم — اوترا نہ آکے جز کوئی یان کاروان غم
ماتم سرا سے کم نہین اپنا سرائے دل

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تیر مژہ ظلم فلک سے جگر پارہ پارہ ہون مثل مرغ آشیان گم کردہ خانمان آوارہ ہون دور از وطن و یاران غمگسار مہجور از مولد خلیدہ در جگر خار بلبل خاطر اندوہگین گل چاک گریبان دل شرنگین شمع سوزان شام فراق درماندہ منزل بر دوش بار اشتیاق گل وصل نچیدہ مصیبت دیدہ بیکس و تنہا رہ نورد صحرا متحیر مثل نقش پا مغموم مثل بلبل شیدا پروانہ سوختہ جگر بیوطن برگشتہ اختر رنگ رخ پریدہ ستم دوران دیدہ بادہ کش ساغر غم جرعہ نوش بادۂ الم محزون و مغموم پریشان و حیران دل از دست دادہ بیچارہ رنج فتادہ جگر برشتہ خاطر شکستہ نوحہ گر خستہ جگر صحرا پیما درد انتما سیماب طبع مکدر روز عشرت ندیدہ محنت ہجران کشیدہ بار زندگی بر دوش دین و دنیا فراموش اشک حسرت از چشم چکیدہ مثل وحشی از غم رمیدہ سرگشتہ شوریدہ مجنون کیش جنون اندیش راحت سے جدا کلفت سے قرین زیست سے بیزار اجل کا طلبگار ہے ؎

زمین سے تا بفلک مجھ سا برگشتہ	کوئی جو ڈھونڈے تو پاوے نہین کہین زنہار

یہ کلام درد آمیز رقت انگیز اُس برگشتہ طالع کا سنکر بے اختیار اُس نیک گوار کے آنسو نکل پڑے قیافہ سے دریافت کیا کہ مقرر جگر اسکا کسی کافر کے تیر مژہ سے مثل سوراخ قفس کے مشبک ہے اور اتابک نقش مراد اسکا کرسی مقصد دلی پر مربع نشین نہین ہوا یہ گوہر درج خلافت و اختر برج شرافت بے شبہہ و شک ہے کیا ہیان جہان مین کسی کو مدام عیش میسر نہین کوئی تو نوش وصل کا مزا چکھتا ہے کوئی نیش ہجر کا صدمہ اٹھاتا ہے دریاے غم و اندوہ کا ساحل البتہ مقرر ہے شناور اوسکا کبھی کبھی ہاتھ پانون مارکر باہر کرتا ہے اور قرآن مجید مین اللہ تعالیٰ جل شانہٗ فرماتا ہے ان مع العسر یسرا کونسی تدبیر کی اتنے باستمداد فوج ظلمت و تاریکی کے عالم تسخیر کیا کہ سلطان سحر نے نیزہ شعاع آفتاب سے دل اُسکا چاک نہ کیا ہو

مولوی معنوی فرماتے ہین ؎

در پس ہر گریہ آخر خندہ ایست	مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

دل قوی کرو کمر ہمت میان استقلال پر باندھو مسبب الاسباب کو یاد کرو دیکھو تو جسدم ترکتازی خزان سے چمن شگفتہ برگ و بار سے معرا ہوتا ہے باغبان حقیقی کسطرح خلعت سبز اوراق کے ہر شاخ نہال کو پہناکر نام اوس ظالم کا صفحۂ ہستی سے مٹاتا ہے اور جب ابر سیاہ محیط عالم ہوتا ہے سلطان درخشان واسطے زیب تاج فرق جہان کی کسطرح گوہر قطرات رشتۂ ترشح مین پروتا ہے غرض بہر نوع تشفی و دلاسا شاہزادہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تھا نمان آوارہ کی کرکے فرمایا کہ اے آپ آنکھین بند کرا ور قدم میرے انگوٹھون پر دھر پھر خدا کی قدرت کاملہ کا تماشا کر کہ جسجگہ تیرا دل لگا ہی وہین پہونچیگا فی الجملہ شہزادہ دل از دست دادہ نے چشم ظاہرین بند کین اور دیدۂ بصیرت کو کھولکر تماشا گر صنعت صانع ازلی کا ہوا طرفۃ العین مین آپ کو دریا کے پار پایا سمجھا کہ یہ پیر مرد خضر علیہ السلام ہین یقین ہی کہ مجھہ گم کردہ طریق مطالب کی رہبری کرینگے اور تشنہ لب دریاے مقصد کو وادی پر آفت وحیرانی سے نکال کر چشمۂ نجات پر پہونچا ئینگے پس یہ سوچکر شتابی سے اونکے قدمون پر گرا اور ناصیۂ حال کو خوب سا رگڑا اور کہا بندہ و آموختہ مومن خان

اے چارہ گر آ جیک کہ دم چارہ گری ہے — مین جان سے مرتا ہون تجھے بیخبری ہے
کیون پہلے ہی درمان یقین بے اثری ہے — اپنی سی تو کر دیکھہ عبث نسخہ دری ہے
ہو جاؤن مین جانبر تو تیری ناموری ہے — یون دعوی بے مرفہ تو بیہودہ گری ہے
گر ہمسے مریضون کی دوا ہوے تو جانین — بیمار محبت کو شفا ہووے تو جانین

اے ہادی سرگشتگان وادی ناکامی **بیت**

عرض حاجت در حریم حضرتت محتاج نیست — راز من مخفی نماند بر فروغ راے تو

اُس مسیح صفات نے یہ کلام سنکر ایک اسم سریع التاثیر مع ترکیب شہزادہ کو بتایا کہ اگر اوسکی مزاولت کریگا تو تو انشاء اللہ تعالی جلد تر شاہد مقصد دلی سے ہم آغوش ہوگا یہ کہکر آپ تو غائب ہوے اور شہزادہ کو کہا کہ فلانی راہ در پیش ہی پس لپذیر بموجب ہدایت اُس رہبر نیک صفات کے رہ نورد ہمت جادۂ مطلب ہوا ایک دن اتفاقاً گذر اُس صحرا نورد جنون کا ایک درخت سایہ دار کے تلے ہوا بیٹھکر اوسکی چھاؤن مین ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین بھر کر یاد محبوبہ پور فریب مین مستغرق ہو کر کچھہ اشعار

عاشقانہ باواز حزین پڑھنے لگے **غزل**

دم آخرین ابھی کوئی رمق باقی ہے — کہ ترے وصل کا دل پر تو قلق باقی ہے
مکتب ظلم مین آغاز یہ بسم اللہ ہے — دیکھیے آگے کو واللہ سبق باقی ہے
خاص اور عام مین عاشق ترے کہلاتے ہین — وے تجھکو تو ابھی ہمسے تتق باقی ہے

جرأت

کیون دلا ہم ہوے پابند غم یار کہ تو — اب اذیت مین بھلا ہم ہین گرفتار کہ تو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہم تو کہتے تھے نہ عاشق ہو اب آنہا تو بتا — جا کے ہم روتے ہین پہروں لبِ دیوار کہ تو
ہم تو کہتے تھے کہ لب سے نہ ملا ساغرِ عشق — مئے اندوہ سے اب ہم ہوئے سرشار کہ تو
دشتِ عشق بری ہوتی ہی دیکھا نادان — ہم چلے چھوڑ کے اب دشت کو گھر بار کہ تو

مریضِ ہجر کو صحت سے اُسکو کام نہین — اگرچہ صبح کو یہ بچ گیا تو شام نہین
رکھو و یا نہ رکھو مرہم اسپہ ہم سمجھے — ہمارے زخمِ جدائی کو التیام نہین
وہی اُٹھائے تجھے جسنے مجکو قتل کیا — کہ تیر اس سے میرے خون کا انتقام نہین
تپ جدائی سے اسطرح اب نزار ہون مین — اجل کے منہ سے بھی غالب ہو شرمسار ہو نہین
کیا ہے رنج جدائی نے ایسا کاہیدہ — نظر مین خلق کے رشکِ خطِ غبار ہو نہین

اور ہاتھونکو زانون پر مار کر کثرت شوق و اضطراب سے مانند بلبل کے چہچہہ پرداز اس بند مسدس کا ہوا بند واسوخت

خواہش نہ دین کی ہے نہ دنیا کی جستجو — دوزخ سے کچھ خطر نہ ہے جنت کی آرزو
دونون جہان مین مجکو مطالب ہے ایک تو — پیارے بقول حافظ مشرب ہے ایک سو
مطلب لامکان سے نہ کچھ کائنات سے — ہے مدعا فقط مجھے تیرے ہی ذات سے
گل صبحدم چمن مین جو میرا ہوا گذار — دیکھا ہر ایک برگ گل لالہ داغدار
پُر داغ تھا ز بسکہ دل و سینہ فگار — مین نے پڑھا یہ مطلع سودا کا آشکار
ای لالہ گو فلک نے دیے تجکو چار داغ — سینہ مرا اہیئے اک دل ہزار داغ

الغرض اشعار پُر سوز و گداز پڑھتے ہوئے اوسی درخت کے تلے سو گیا اور بعد بیداری جو راہ نصیب العین تھی اختیار کی نظم

دے ای ساقی اب بادۂ ارغوان — کہ شہر مطالب کو پہونچون روان
گُل عشق جسکا ہے دل مین کھلا — کہین اوسکا لگ جاے جلدی پتا

داستان بیان مین پہونچنے شاہزادے کے بیچ شہر گلشن آباد کے اور ملاقات ہونا شاہزادی ماہ منیر سے بعد مدت دراز کے

رقم طرازان جادو نگار نقش بندان شاہنچہ اسرار اس داستان نزاکت آگین کو صفحۂ گل برگ قلم غرہ بل سے اسطرح رشتۂ بیان مین کھینچتے ہین کہ جب شاہزادۂ دلپذیر درماندہ راہ تجسس ہو کر جان سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

عارمی آیا اور زخم جگر ناخن بیقراری سے چھیل کر اور بڑھایا لیکن کہین سراغ اُس عنقاے قاف
محبوبی کا نہ پایا تب مضطرب ہو کر یہ مطلع حسرت کا زبان پر لایا شعر

بیتاب کوئی شی نہین سیماب کے مانند
پردہ بھی نہوگا دل بیتاب کے مانند

یہ پڑھتا ہوا پہاڑ کے ڈانگ پر چڑھ گیا اور ایک پاکیزہ دیکھکر جو اور اد کہ پیر مرشد نے واسطے بر آمد
مدعاے قلبی بصفائی نیت وحسن ترکیب بتایا تھا شروع کیا اور بعد ایک ہفتہ کے نسیم فضل
واہب العطیات کے گلشن مقصد پر چلی اور گل مراد قریب شگفتگی آیا یعنے ملہم غیبی نے گلبانگ
بشارت گوش تمنا مین پہونچائی کہ او خود رفتہ تیر دعا تیرا اس چلہ نشینی کمان نومیدی سے نکلکر
ہدف مراد پر بیٹھا اور شاخ تمنا تیری آبیاری فضل آلہی سے سر سبز ہو کر بارور ہوئی اور کشش قلبی
تیری طریق مطلب کے رہبر ہوئی سچ ہے میر حسن

اوسے فضل کرتے نہین لگتی بار
نہو کوئی مایوس امیدوار

رات یہین یاد آلہی مین بسر کر اور علی الصباح فلان راہ کو اختیار کریون عنایت آلہی صحرا نا کامی سے
نکلکر شہرستان مراد کو پہونچیگا شہزادہ عالی وقار یہ مژدہ جان بخش سنکر ایسا شگفتہ خاطر ہوا کہ جامہ
مین پھولا نہ سمایا اور مارے خوشی کے بغلین تمناے شوق ہم آغوشی پری پیکر مین پھڑکنے لگین اور
خود بخود طرف شہر محبوب نیکو صفات کے ٹکٹکی بندھ گئی اور تصور جانان سے مخاطب ہو کر کہنے لگا

غزل جرأت

بشکل مہر ہی گردش ہی ہمکو سارے دن
جو تم پھر آؤ تو پیارے پھرین ہمارے دن

نہین ہے تیرے مریضان ہجر کا چارہ
اب اپنی زیست کے بھرتے ہین یہ بچارے دن

بوصل کیونکہ مبدل ہون ہجر کے ایام
مگر خدا ہی یہ بگڑے ہوے سنوارے دن

کب اوس سے ہوگی ملاقات مین یہ پوچھون ہون
ذرا تو دیکھ نجومی میرے ستارے دن

لگایا روگ جوانی مین کیون میان جرأت
ابھی تو کھیل تماشے کے تھے تمھارے دن

القصہ باقی رات بمنزلہ شب قیامت کے دراز ہو گئی اور نہایت بیقراری اضطرابی و اختر شماری
مین کاٹی جسوقت عابد شب زندہ دار ماہتاب نے تسبیح ستارون کی کہکشان کی تھیلے مین کھکر مصلاے
زرنگار زمردین فلک پر دوگانہ رخصت کو قرأت سورۂ نور سے ختم کر کے ادا کیا اور زاہد مہر نے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مسجد نور آگین صفا تیر صبح مین اذان حی علی النوم باواز بلند کہکر محراب شنگرفی افق چرخ مین قامت کہی ہر ایک متنفس اپنے اپنے کاروبار و حرفہ و پیشہ مین مشغول ہوا دلپذیر بسرعت تیز رفتاری کی ہوا سے قرنون لیکے قطع فرسنگ سمت جادۂ مقاصد ہوا اقتدار اسیوقت آفتاب ذرہ نصف النہار پر پہونچا اور خط استوا کا مضمون پڑھنے لگا ایک جگہ صاف دیکھکے بیٹھ گیا اور چونکہ عرصۂ دراز سے خواب چشم سے ملاقی نہوا تھا بیٹھتے ہی ایسا اونگھ گیا کہ گویا سانپ سونگھ گیا بعد کچھ دیر کے جو آنکھ کھولی کیا نظر آتا ہے کہ نہ وہ صحرا نہ بیابان نہ وہ خارستان ہے ایک باغ شگفتہ و خندان و کش خیابان مین آپ کو کھڑا ہوا پایا نخلبند خامہ گلکاری و صفائی اوس تختۂ نادر سے ہرچند صفحۂ قرطاس پر سر مارتا ہے بجز سیہ کاری کیسہ دوست خالی پاتا ہے میر حسن

زمین کا کرون اوسکے کیا مین بیان — کہ صندل کا ایک پارچہ تھا عیان
بنی سنگ مرمر سے چوپڑ کی نہر — لگی چار طرف اوسکے پانی کی لہر
قرینون سے گرد اوسکے سرو سہی — کچھ ایک دور دور اوس سے سیب بہی

شاخ قلم خشک دست کاتب مین ویسی ادنی وصف سرسبزی و شادابی لکھنے سے مانند شاخ نرگس خرم و شاداب ہوتی ہے اور تختہ سفید کاغذ کا گلکاری فرمان و ریحان سے رشک دہ خط فلک ہوتا ہے عجب نہین کہ قلم سرسبز ہوکر برگ و بار پیدا کرے اور فلک بر زمین کاغذ زنگار پر جان اپنی شیدا کرے تاثیر تازگی سے صفحۂ کاغذ پر طراوت پیدا ہوتی ہے اور بلبل شیدائی شیفتہ ہوکر گلہاے مطلع مضمون پر جان اپنی کھوتی ہے باغبان قضا و قدر نے نونہالان نوخیز کو خلعت زمردین پہنایا اور سلطان گل کو تخت مربع گلبن پر رونق افزا کرکے جلوہ فرما بنایا ہر گل تر رخ جانا سے تازہ تر شاخ سبز پر نمودار اور ریزش گل اشرفی سے زمین باغ کی زردار ہر طرف شبو واسطے اہتمام کے بیک پا استادہ اور سرو خرامان لب جو پر بادب تمام یک قدم نہادہ ہو سراخ برگہاے سبز سے فلک یون نمودار جیسے شب تاریک مین کواکب فلک پر آشکار ہر خیابان مین گلہاے تازہ روزگار جلوہ نما اور ہر شاخ گل پر نسیم تماشا فرما ہر طرف نہرین جاری روشن سبزۂ نودمیدہ سے زنگاری ایک طرف نرگس شوخ چشم چشم واکیے ہوئے کھڑا ہی جیسے کوئی عاشق مضطر انتظار آمد معشوق مین دروازہ سے آ رہا ہے اور ایک طرف سیاہی سپر غم تازہ و خرم ہر سمت موج رنگ گلہاے گوناگون سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اس زور شور سے لطمہ خیز کہ آشیانۂ بلبل اگر غرقاب ہو جائے تو عجب نہین قطرات شبنم سبزۂ مطرا پر
یون نمایان جیسے صانع نادر کار نے تختۂ زمردین پر گوہر جڑے ہون گل انار یہ بہار دکھاتا کہ
کسی مہ جبین کو تماشا سرو چراغان کا خوش نہین آتا ہر شاخ مین بیچ بڑے مرغان خوش الحان کے
آونیان اگر بروز حشر یہ باغ مقابل باغ فردوس لگا یا جاوے کیا عجب کہ رضوان بہشت چھوڑے
اور داؤد نغمہ پردازی سے منہ موڑے کہین بلبل چہچہہ پرداز کہین قمری کی کوکو نیرنگ ساز کسی جا
ڈھیر پپیہا شامہ لٹورہ تلمبر طاؤس گونج رہا ہے کہین مینا طوطی زمردین بکھراج ہزار اشتیاق
ترنم سے نغمہ داؤدی پڑھ رہا ہے اور باغ اپنی صفت وزیب کو دیکھکر اپنے اوپر شیفتہ و فریفتہ
ہو رہا ہے اور درمیان اُس گلستان مینو شان کے ایک تالاب لبریز مانند چشم عشاق بہتا ہوا لطف
پر کنارہ اُسکا سنگ مرمر کا اور بجائے سبزہ کے زمرد وفیروزہ گرداگرد اوسکے تعبیہ کیے ہوے عجب
چشمہ کہ جوش گل آتشین سے ہنگامۂ خلیل کو گرم اور طغیانی سبزۂ دلنشین سے سرسبزی کشتی نوح
مین مشغول ہوا صفائی آب زلال کی اس درجہ کہ اگر سوزن مریم درمیان اوسکے گر پڑے عیسے ا
پاک ذات بے منت نگاہ کے رشتۂ بصیرت مین کھینچ لے اُسکی رطوبت ہوا سے ابر نیسان سرشار
تردماغی اوسکی اور خرمی فضا سے نوبہار خضر سرچشمۂ شگفتگی و شادابی کا تھا جو لہر کہ گلون کے سایہ
مین آتی مانند قوس قزح کے رنگ برنگ دکھلاتی جہانتک قاصد وہم اندیشہ کا پہونچتا ہے ایک آئینہ
حلبی یا حوض بلورین کے سوا کچھ نظر نہین آتا ہے اور صدمۂ طماچہاے امواج سے جو چھینٹین
کہ اُڑتی ہین کیفیت ایک فوارۂ لبریز آبدار کی دکھا رہی ہین اور انواع انواع گل و نسرین
و نسترن موتیا بیلا موگرا سیوتی جائی جوہی خیرو نافرمان ہزارا بنفشہ گل شب بو ریحان ضمیران
چنبیلی چنپہ سورج مکھی گلفرنگ ارغوان عشق پیچہ داؤدی چاندنی وغیرہ جو کنادون پر کھل رہی ہین
نظر آتی ہین کہ کسی اوستاد صنعت نگار نے تختۂ بلورین پر نگینے یاقوت و زمرد و پکھراج
و نیلم و لہسنیا تا مرے مرجان لعل کے ایک صفت عجیب کے ساتھ جڑے ہین حضرت مسیح
ہر صبح واسطے رفع تشنگی کے دلو آفتاب کا رسن شعاع مین باندھ کر پانی اوسکا پیتے ہین اور
خضر علیہ السلام گو سال و ماہ لب آب حیات پر بیٹھے ہین مگر بامید سیرابی زبان اسی کی یاد
مین جیتے ہین کنارہ اوسکا سبزۂ نودمیدہ سے کہ قطرات شبنم سے مطرا ہے ایسا بصارت کو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تازگی دیتا ہے گویا شاخ نورستہ انگورین عقد ثریا سے گہر غلطان کے آویزان کیے ہین اور بیچ مین اوسکے سو دو سو مرغابی کا جہتا شور و غل کرتا ہے ہر طرف تیرتا چہین مارتا پھرتا ہے کیفیت اس تالاب کی دیکھکر شاہزادہ نے جو اور طرف نگاہ کی تو ایک بنگلہ گنگا جمنی اینٹون کا بنا ہوا مانند قصر فردوس اعلی کے نہایت آراستگی و پیراستگی سے درست و مرتب نظر آیا سبحان اللہ کیا بنگلہ کہ زمین سونے چاندی کی اینٹون سے کھرنجہ کی ہوئی ہے اور یاقوت و زمرد و لعل وغیرہ کے نگ جڑے ہوئے ہین اور زری زربفت حریر مشجر و اکسون کے پردے پڑے ہین اوسکی تجلی نور کو سورج تک مانند شعاع خورشید کے پھیل رہی ہے گویا کہ آگ کی حرارت دہک رہی ہے معمار قضا نے تختۂ عالم پر کوئی مکان جنت نشان اس زیب و آرایش کے ساتھ دست قدرت سے نہین تیار کیا ہے فی الواقع اگر رضوان داروغہ بہشت اس باغ نادرہ کار کو عالم خواب مین دیکھ پاوے بہشت برین کو چھوڑ کر یہین کا جاروب کش ہو جاوے یہ کیفیت دیکھکر شاہزادہ نے آنکھون کو ملا کہ یارب یہ عالم خواب ہے یا یا عین بیداری فرد

اگر فردوس بر روے زمین است	ہمین ست و ہمین ست و ہمین ست

یہ کہتا ہوا ایک جگہ جہان کچھ درختان گنجان مانند عاشق و معشوق کے آپسمین لپٹے ہوے کھڑے ہین چھپ کر بیٹھ رہا اور بعد مدت دراز ایسا مکان جو نظر پڑا دلمین ارادہ کیا کہ آجکی رات اپنا بستر یہین جمایئے اور خدا کی قدرت کا تماشا دیکھیے مقرر یہ مکان فرودگاہ کسی پریزاد کا ہے قضاے کار جب وقت غروب برابر آیا اور تمام عالم کی آنکھون مین سرسون پھول گئی ہے حسن

گلابی سا ہو جانا دیوار و در	درختون سے آنا شفق کا نظر
لپیٹے ہوئے پوستون پر تمام	روپہلے چمکتے ہوئے صبح و شام
درختون کی کچھ چھاؤن اور کچھ وہ دھوپ	وہ دھانونکی سبزی وہ سرسون کا روپ
وہ چادر کا چھٹنا وہ پانی کا زور	ہر ایک جانور کا درختون پر شور

غرضکہ ہر ایک طفل پرند خوش لہجہ کتاب گلون کی کھول کھول اپنے اپنے سبق مین مشغول ہوا اور مکتب باغ کو سر پر دھر لیا قصلیون پر مور کا شور سعدی

پیراہن سبز بر درختان	چون جامۂ عید نیک بختان

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

عشرت

نواے طوطیان و عندلیبان | خراش سینۂ آفت نصیبان
نواے کوکلہ وحشت فزا ہے | وہ غلغل قمریان کو کو سرا ہے
فصیلون پر چمن کے رقص طاؤس | ہو رقاص فلک جسکا قد ہوس
وہ سرگرم ترنم فاختہ ہے | غرض اک عالم بے ساختہ ہے

شاہزادہ مثل آئینہ حیران رو بدیوار بیٹھا تھا کہ اس درمیان مین صدا آمد آمد چوبداران لیباولان بلند ہوئی اور آواز طراقوا پیش در کی تا فلک پہونچی یا تو وہ باغ مانند موسم خزان رسیدہ کے باوجود شگفتگی کے نظر آتا تھا یا ایک باغ مانند بہشت برین کے خرم و شاداب ہو گیا اور ہر طرح کا گل اپنی بہار کے ساتھ اور ہی طرح شگفتہ و سیراب ہو گیا اور پتہ پتہ شاخ شاخ روش روش پر ایک چادر نور بچھ گئی اور نسیم ہر طرف چلنے لگی ہر ایک ٹہنی وجد مین آکر ہلنے لگی ہر جانور اور ہی خوش لہجہ سے ساتھ بولنے لگا اور مدرس بلبل واسطے وعظ کے مصحف گل کھولنے لگا گویا ایک شہر نیم جان تھا کہ یکایک زندہ ہو گیا اوس احوال نادر کو دیکھ دیکھکر یہ متاع ہوش از دست دادہ مانند آئینہ کے حیران رہگیا کہ خدایا یہ کیا طلسمات ہے منہ اوپر اوٹھا کے جو دیکھا کیا نظر آیا کہ ایک جمگھٹ نازنینان مہ جبین حور طلعت ملایک صورت طاؤس زیب کا جو اپنے اپنے جوبن کے عالم مین بادۂ ریحانی عنفوان شباب سے مست و مخمور شوخ و چنچل زیب چمن زہرہ پوش دُر در گوش چلا آتا ہے اور ہر ایک ہزار رنگ کا زیور بازوبند جگنو چنپاکلی ہیکل حمائل کڑے چھڑے ٹیکا دولڑی پچ لڑی جوشن نورتن پازیب حلقے زنجیر چھلے فیروزہ کار زمردنگار انوٹ گھنگرو دبچھوے سراسر مرصع کار زیب بدن نازک سے کیے ہوئے عروس سبز پوش بہار خلد برین کو شرماتا ہے اور ہر مہ جبین پوشاک گلنار قرمزی آتشی کاسنی عباسی پیازی سرخ و زرد آفتابی ارغوانی بسنتی کشمشی لاجوردی نیلوفری نافرمانی لاکھی گلابی چنپئی طلائی زنگاری طرح طرح کی سی آرایش تن کی کیے ہوئے حور عین خلد برین کو کنیزک بے درم خریدہ اپنی بناتی ہے جوانی کے عالم مین سرمست سراسر مخمور صراحیان گلاب مے ارغوان دو آتشہ سے بھرے ہوئے اٹکھیلیان کرتی ہوئین شلنگین بھرتی ہوئین چلی آتی ہین اور ان سب کے درمیان ایک نگار قیامت کا نشان سراپا بہار پری پیکر نکو منظر طرفدار خوش رفتار سلیقہ شعار

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تخت ہوا دار پر سوار ع
ہتیارون مین جیسے قمر کی بہار

میر حسن

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن — جوانی کی راتین مرادون کے دن
ادھر آسمان پر درخشندہ مہ — ادھر یہ زمین پہ مہ چاردہ
گریبان مین اک تکمہ الماس کا — ستارہ سا مہتاب کے پاس کا
وہ کرتی وہ انگیا جواہر نگار — نیا باغ اور ابتدا کی بہار
جھلک پائجامہ کی دامن سے یون — نظر آئے آئینہ مین برق جون
وہ آنکھونکی مستی وہ مژگان کی نوک — کرن پھول کی اور بالی کی جھوک
سب اعضا بدن کے موافق درست — ہر ایک اپنے موقع سے چالاک و چست
وہ مکھڑا جسے دیکھہ مہ داغ کھائے — وہ نقشہ کہ تصویر کو حیرت آئے
کرشمہ ادا غمزہ ہر آن مین — غرض دلبری اوسکے فرمان مین
قد و قامت آفت کا ٹکڑا تمام — قیامت کرے جسکو جھک کر سلام
کمر کو کہون اسکے مین کیون کہ ہیچ — نہ آوے نظر تو یہ قسمت کا پیچ
وہ ساعد وہ بازو بھرے گول گول — برابر ہوا الماس کے جنکا مول
وہ ابرو کہ محراب ایوان حسن — جھکے شاخ گل گلستان حسن
نگہ آفت و چشم عین بلا — مژہ دین صفون کو الٹ برملا
وہ بینی کہ جسکی نہین کچھ نظیر — تھی انگشت قدرت کی سیدھی لکیر
وہ رخسار نازک کہ ہوجائین لال — اگر اونپہ بوسہ کا گذرے خیال
وہ زانو کہ آجاے گر اونپہ ہاتھ — رہے عمر بھر ہاتھ زانون کے ساتھ
عجب پشت پا صاف انگشت پا — کف پا دکھا دے سر پشت پا

نہایت چستی و چالاکی کے ساتھ گہے تیز گاہے آہستہ نگاہ کا تیر پھینکتی ہوئی تزک و احتشام سے بنگلہ کی طرف متوجہ ہوئی جسدم نظر شاہزادۂ دلپذیر سوختہ جگر کی اوس بدر کمال کے جمال

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جہان آرا پر پڑی صورت اوسکی مشابہ تصویر پائی جان فتہ قالب افسردہ مین آئی مگر کثرت اشتیاق دیدار سے ضبط نہو سکا نقد جان کف دست پر رکھکر رونمائی دی اور ظہور جلوہ ہوتے ہی رخصت صبر و شکیبائی کے اور بادۂ احمر شوق سے مخمور الست ہو کر آواز بلند کہنے لگا غزل

مؤلف

کسکا عارض پرتو افگن تختۂ گلشن پہ ہے
زر نمایان آج جو ہر ایک گل کے تن پہ ہے

حسن غارتگر کریگا کیا ترا تاراج گل
بلبل شوریدہ جو اسدم سر شیون پہ ہے

عالم علوی سے ہی ہر دم صدا اصل سے علے
ان دنون نام خدا کیا یہ صنم جوبن پہ ہے

تو نے کیا اپنی نزاکت کی دکھائی ہی بہار
گرد خجلت کی جمی جو گل کے پیراہن پہ ہے

وجد مین آئے شب ماہتاب مین دیوار و در
عکس افگن کسکی نیرنگی مرے مسکن پہ ہے

کس دل بیتاب کی آمد ہرا ہی پیک خیال
زلزلہ محشر سے زائد جو ہر مدفن پہ ہے

وصل کی شب مین مجھکو چاہیے مہ کی شعاع
پرتو نور رخ جانان مرے مسکن پہ ہے

تیرے مجنون کو نہو کیون وادی وحشت سے انس
فصل گل کی جوش زن از بس فضا بن پہ ہے

تا نہ اُسنے کسکے رنگ رخ کی دیکھی ہر دمک
جانگدازی بوتہ خجلت مین جو کندن پہ ہے

یہ صداے درد آمیز جو لیسا دلا ادر چوبدار دنکی کان مین پڑی اور متحیر نگاہ جو نیچکان اس برشتہ جگر سے لڑی سب کے سب با ہستگی و آراستگی تمام آگے بڑھی چلی آتی تھین یا یک بیک مثل نقش پا ایک جگہ جم گئین یا در ماندہ مصرع آب دیدہ کے جھجک کر تھم گئین چونکہ وقت غروب مسافر جہان پیماے آفتاب کے برابر آگیا اور گنجانی درختون مین عکس نور سے صبح صادق کا سا عالم ہر طرف چھا گیا تھا ایک نے جو بغور اس طرف دیکھا دوسری سے بولی اری بوا دیکھو تو چاند شرم سے ماند ہو کر ان درختون مین چھپا ہی وہ بولی اری عکس آفتاب شفقی کا درختون پر پڑا ہی تجھے کیا ہوا ہے ایک نے کہا نہین رہی صبح کا ستارہ ہی دوسری نے جواب دیا نہین واللہ آتش طور کا شرارہ ہی کسی نے کہا خدا کیسون یہ کوئی دلدار یوسف ثانی ہی کسی نے کہا آفتاب ٹوٹ پڑا یہ قیامت کی نشانی ہی کوئی بولی یہ کچھ اسرار ہی کسی نے کہا یہ کوئی پریزاد نامدار ہی ایک بولی یہ کوئی چمن رعنائی کا شمشاد ہے دوسری نے کہا دیوانی ہے لب جو یہ کھڑا سرو آزاد ہے ایک نے کہا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

یہ کوئی بلا کا پرکالہ ہے دوسری نے کہا نہیں آتشکدۂ فارس کا شعلہ جوالہ ہے ایک بولی یہ کوئی غلمان ہے
ایک نے کہا یہ کوئی حیوان ہے ایک آئمین سب سے کھلاڑن شوخ چنچل نظرباز تھی تو تاک جھانک
سب کی آنکھون مین خاک ڈال کر کلام شرارت آمیز اڑھ پنے سے زبان پر لائی اری معلوم ہوا
کہ تم سب کی آنکھ چوندھیا گئی شمع آنکھون مین چربی چھا گئی بغور دیکھو ٹھٹھولیان کیون کرتی ہو
مجھے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی ہٹا کٹا بھلا چنگا مرد وا بیٹھا ہے اور راہ کی ماندگی سے عاجز آ کر یہان
ٹھہر رہا ہے کیون باتون مین اوڑاکر اتراتی ہو جھک مارتی ہو باتین بناتی ہو قضا را رفتہ رفتہ یہ
بات شہزادی کے کان پڑی گھبرا کر چونکی ہوئی اور ادھر ادھر دیکھ بھال کر پوچھنے لگی
اری خیر تو ہے یہ کیا گفتگو ہے کہ جسکے مطالب کے عقدۂ سربستہ کا تار سلجھتا ہی نہین ہے سب کی سب نے
دست بستہ ہو پایۂ تخت کو بوسہ دے عرض کی

نظم

الٰہی بخت تو بیدار بادا
ترا دولت ہمیشہ یار بادا
گل اقبال تو دایم شگفتہ
بچشم دشمنانت خار بادا
تیری عمر و دولت ہو یارب مدام
بحق محمد علیہ السلام

قربان و بلاگردان شویم اگر ابان جان یابیم بگوئیم قدیم سے سواری حضور کی اسی باغ مین نکلتی ہے
کوئی طلسم نظر نہین پڑا آج برخلاف بغور دیکھیے تو درختون مین عجب ایک بدار نمایان ہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شعر

سنا یوسف کو حسینان جہان بھی دیکھے — ایسا بے مثل طرحدار نہ دیکھا نہ سنا

بند مخمسہ عیسیٰ بر غزل ترقی

داغ ہر گل کیا بہار اس غیرت گلشن پہ ہے — کیا دمک ہو رنگ کی جو طعنہ زن کندن پہ ہے
ماہ تابان کو بجا رشک اس رخ روشن پہ ہے — کیا شعاع حسن اس خورشید رو کے تن پہ ہے
پرتوا جو نور کا سا سارے پیراہن پہ ہے

شہزادی دریائے حیرت مین غوطہ زن ہو کر بعد ایک لمحہ کے فرمانے لگی ارے کہان ہزاری کہان ہے مین بھی ذری دیکھونگی کسی نے کہا قبلۂ عالم وہ حضور کی نگاہ کے سامنے سہیل مین سا چمک رہا ہے ذرا چتون لڑائیے اپنے جو شہباز نظر اسطرف اڑایا تو ایک جوان پاکیزہ صورت نور کی مورت مکھڑا ابدر کا ٹکڑا رشک یوسف سرو قامت بلکہ خود قیامت دریکتاے بحر حسن و جمال رخ تابان رو کش بدر کمال

میر حسن

برس پندرہ ایک کا سن و سال — نہایت حسین اور صاحب جمال
نئی پشت لب سے مسون کی نمود — نیا آتش لعل شیرین کا دود
عیان چستی و چالاکی گات سے — نمود جوانی ہر ایک بات سے
اکڑ زلف کی اور کاکل کا بل — جوانی شب کا سمان بر محل
قیافہ سے ظاہر سراپا شعور — جبین پر برستا شجاعت کا نور
دلے عشق کی تیغ کھائے ہوئے — کھڑا دل کسی پر لگائے ہوئے

دبلا لاغر ہاتھ پانون مثل سرکی کے رشک تصویر مجنون ہوش و حواس گم ششدر متحیر خاطر شکستہ جگر برشتہ ع فقط پوست باقی تھا یا استخوان ÷ بیٹھا ہوا نظر آیا نازنین نے فرق اشکبار سے تاج شدت کو زانوے غربا پروری پر رکھکر اور کلاہ مسافر نوازی کی زیب سر کر کے مع سواری و تزک و احتشام کے اس طرف چلی جب قریب تر آئی سواری ٹھہرائی دیکھا کہ چہرہ اگرچہ نور جوانی سے تابان مثل شعل طور ہے لیکن غبار ماندگی کی راہ سے دل و جگر کا شیشہ سنگ جفاے چرخ پر چکنا چور ہے گو بظاہر شکل انسان ہے مگر سر سے پانون تک تصویر کے مانند

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بیجان و حیران ہے دل کسی کے دام محبت مین پھنسا چکا ہے دنیا کی عشرت کا جھگڑا اٹھا چکا ہے شوریدگی سر مین چھا رہی ہے طبع رمیدہ قیام سے گھبرا رہی ہے آبلہ پائی کے واسطے خار مغیلان سے کار نشتر لیتا ہے قصور مطلوب مین ایسا غرق ہے کہ بن اجل ملک الموت کو جان دیتا ہے سینہ داغہائے شوریدگی سے غیرت لالہ زار ہو رہا ہے ترشح ابر مدرار اشک چشم سے رشتہ نگاہ مین موتیون کے ہار پرو رہا ہے چاند سی شکل پر گرد و غبار جمع ہے سبزہ نودمیدہ رخسارون پر گویا قرآن خط غبار کا لکھا ہے دیکھتے ہی شاہزادہ کا حال دگرگون ہو گیا اور یکایک دل مین پیدا جنون ہو گیا خدنگ عشق جگر کے پار ہوا داغ تحیر سے سینہ لالہ زار ہوا دل پر وحشت چھا گئی کلی کی طرح طبع مرجھا گئی ادہر شاہزادہ بھی ہزار جان سے اون قدمون پر کہ جنکے اشتیاق قدمبوسی مین خانمان آوارہ ہوا تھا جان نثار ہوا دونون پر حالت غشی طاری ہوئی

عشرت

گیا دل اوسکے پہلو سے نکل کر	جگر بس رہگیا سینہ مین جلکر
چلی رخصت ہو شان میرزائی	کہ آہ سرد پیہم لب پہ آئی
ہوا تیر الم کا دل نشانہ	لگے ہونے سرشک خون روانہ
گیا تمکین نے خاطر سے کنارا	ہوا وحشت کا مجمع آشکارا
کہون کیا حسن نے جلوہ دکھایا	ادھر اسکو ادھر اوسکو غش آیا

غرض شاہزادی تو جون تون آپ کو سنبھال کر تخت ہوادار پر مانند تصویر حیران رہ گئی اور پھر غش کھا کر گر پڑی اور اوسی حالت بیقراری مین ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین بھر کر کہنے لگی

رباعی

جستجو مین دل کے بہلانے کے جی کھونا پڑا	جو ہنسی کی بات تھی سو اُسکا اب رونا پڑا
کوئی دل مانگے تھا تو کہتے تھے ہم منھ دھو رکھو	سو یہ کہتے تھے اب اشکون سے منھ دھونا پڑا

رباعی

دل بھی ہو مجھ سے جدا جا کے ملا جانی مین	ساتھ دیتا نہ کوئی ہائے پریشانی مین
چشم گریان نے کیا خانۂ مردم کو خراب	کیون نہ ویران ہو وہ گھر جو کہ بسے پانی مین

یہ سانحہ ہوش ربا دیکھ کر خواصون نے دوڑ کر گلاب چھڑکا کیوڑہ اور بید مشک کا لخلخہ سنگھایا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سورۂ جن پڑھکر اوسپر پھونکا کسی نے آیۃ الکرسی پانی پر دم کی کسی نے کہا ارے آئینہ لاؤ سکتے کی بیماری ہوگئی کسی نے کہا اجنبی شخص دیکھکر غش کی حالت طاری ہوگئی کسی نے کہا جن کی نظر ہی کوئی بولی یہ شامت اس دن کی ہی جسدم شاہزادی کو ہوش آیا اور دریائے تلاطم موج خیز حیرت کا برسر جوش آیا رنگ چہرہ کا مانند طائر حنا کے اوڑا اور دل مین آہ و فغان کا شور پڑا طاقت و صبر نے کنارہ کیا لاغری و بیطاقتی نے اشارہ کیا آنکھون سے فوارۂ خون کے اوچھلنے لگے سینہ سے شرارۂ آہ کے نکلنے لگے بدن کا ہر رونگٹا کھڑا ہوگیا بخت بیدار دفعتہ سو گیا زبان سے کہتی کچھ نکلتا کچھ جنون نے دل مین تھانہ کیا شحنۂ خرد نے ہوش و حواس کو روانہ کیا چہرہ کا رنگ زعوانی زعفرانی ہوا آہو کا کل بے کشش شانہ سر بسر پریشانی ہوا کلیجہ مین داغون کا باغ پھولا راہبر عقل کا راہ بھولا تسکین خاطر سے جدا ہوئی بیقراری دل مین برپا ہوئی حواس خمسہ مین خلل پیدا ہوا عقل سلیم مین اثر جنون ہویدا ہوا ہردم انگڑائی آنے لگی طبیعت باتون سے گھبرانے لگی آخرکار بعد کچھ دیر کے جب ہوش و حواس بجا ہوے شاہزادہ کے قریب آکر بفصاحت تمام کہنے لگی کیون جی میان مسافر حضور کا آنا اس باغ بیگانہ زمین کسطرح ہوا کون ہو کہان سے آئے کیا مصیبت پڑی کوئی آپکا ساتھی گم ہوگیا کہ جسکی تلاش مین مکان بیگانہ سے یگانہ ہوے اور اس تنہائی مین سوائے ذات خدا کے کوئی سنگی ساتھی مثل گردباد خاک چھانتے ہو آپکی صورت دیکھنے سے ہمارے دل مین وحشت سی سما گئی ہی سچ کہیے آپ کسی نبی نوع انسانی سے ہین یا از قسم جنات و حیوان سے ہین کہ بیخوف و خطر سرشام ان درختون مین مانند چھلاوے کے بیٹھے ہو شاہزادہ کو اسدم مانند ابر و برق کے گریہ و خندہ سے سروکار رکھنا تھا کلام طنز آمیز شرارت انگیز محبوبہ نیکو صفات سنکر جواب دیا شعر

جب مسیحا دشمن جان ہو تو کب ہو زندگی
کون رہ بتلا سکے جب خضر بہکانے لگے

سبحان اللہ معروف

عجب ہی جسکے خاطر ہم ہوے بدنام سو سو کوس
ہمارے نام سے بھاگے ہی وہ خود کام سو سو کوس
عجب تاثیر دیکھی ہمنے اقلیم محبت مین
کوئی لیتا نہین مطلق وفا کا نام سو سو کوس

مصیبت تو بی صاحبہ آپ پر پڑی ہی جو سرشام مانند خانمان آوارون کے مطلق العنان پھرتی ہو نہ کوئی ولی نہ کوئی سرپرست آپکے سرپر کہ جسکا خوف و خطر ہو دل نازپرور پر تقیر کو کسی کے نکالنے سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کیا سرو کار جہان بیٹھے وہین گھر بار مصرعہ درویش ہر کجا کہ شب آمد سرائے اوست ÷ سچ ہی کسی زمانہ مین ہم بھی یسی ہی ٹھوکریان ہر صادر و وارد سے کیا کرتے تھے آخر نتیجہ اسکا یہ نکلا کہ ہر کس و ناکس ہمپر طعن کرتا ہی آپ کے باغ مین دھوکے سے آ گئے ہین جو جی چاہے سو کہہ لو ہوس مٹا لو اور اگر زیادہ قصوروار سمجھو زلف مشکین سے مشکین کسواکر مبتلاے بلا کرو سواے ذات خدا کے کون کسکا مددگار ہی آدمی کا فضل درکار ہی اکیلا ہی آیا اکیلا ہی چلا جائیگا جاہ و حشم پر نہ اتراؤ معلوم ہوا کہ اس ملک وحشی نژاد کی یہی راہ و رسم ہی کہ جو کوئی خانمان آوارہ یہان آتا ہی صاحب ملک عنایت و غور و پرداخت سے دیدہ و دانستہ اغماض کر کے یہی کلام مسافر نوازی اسکو سناتا ہی آپ کا قصور نہین اس ملک کی آب و ہوا یہی ہی افسوس شعر

جہان سمجھے تھے گل وان خار نکلا
بجاے گنج دولت مار نکلا

یہ کلام بلاغت نظام سنکر شہزادی بھڑک گئی اور آتش عشق درونی دل مین بھڑک گئی مگر دلمین پیار بظاہر انکار کہنے لگی واہ واہ صاحب آپ بھی کیا شعلہ رو گرم خو ہین ذرا سی باد تکلم سے بھڑک اوٹھے بہت گرم ہو کر لعل نہو جیے بار بار نہ چیخیے ابھی کوئی لاکر پانی آپ کی گرمی کو سرد کر دیگا دبے ہی رہیئے سر نہ اوٹھائیے دیوانہ ہو جو آپ سے لگائے شہزادہ نے ہنسکر کہا بی صاحب معلوم ہوا کہ پرستاران شکوے معلے اسلطنت کے گھمنڈ پر بھولی رہین آپ مین نہین سماتین ایسی بھولی ہین تاج خسروی کو فرق استکبار سے اوتار لیے لباس عریا پروری سے بدن کو سنوار لیے اور مثل طوطی کے منقار سرخ سے بہت ٹین ٹین نہ کریے والا سر سبز نہو جیے گا ابھی کوئی شہباز تیز پرواز اپنے پنجہ قدرت مین دبوچ لیگا یہ اڑان گھائیان اچھی نہین ہمنے مانا کہ آپ کا طوطی یہان بولتا ہی لیکن مسافرون کے دل پر ٹیے کرنے سے پھل نپاؤ گی تخت معلی پر بیٹھکر بانک پن نہ کرو خدا سے ڈرو شاہزادی یہ کلام بیباکانہ سنکر ہنس پڑی اور بولی سبحان اللہ آپ ترکی تازی نژاد ہین دم بھر کے ہاتھ پانون نہ ہلائیے والا نہ زنجیر سے باندھے جاؤ گے تو بعف عف سے ہمارا مغز کھاؤ گے یہ محض ہمارا ترحم ذاتی ہی والا آپ کون ورنہ منھ لگانا کون یہ وہی مثل ہوئی کہ مان نہ مان مین تیرا مہمان آپ کی اُدھیڑ بن کی باتین ہم خوب سمجھتے ہین یہ کہکر تیوری چڑھائی آنکھین سرخ کین ہزار تیر غمزہ کے ہدف سینہ پر لگائے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شہزادہ اس ترو کھائی سے واقف ہوکر کہنے لگا او ظالم **بند خمسہ**

تیری قتل عام سے اے بے مروت تند خو ۔ چشم ہندوے فلک سے بھی برستا ہے لہو
کل بھی تیری تیغ جاری کر چکی تھی خون کی جو ۔ دیکھیے اب کس مسلمان کو کریگی قتل تو
آج غصہ بے طرح کافر تیری چتون پہ ہے

اسمین ایک انیس جلیس محرم راز بول اٹھی شاہزادی آپ کس ہوکے منہ لگتی ہین یہ کوئی آدمی ہے یا زٹلی ہے گفتار شتر بے مہار نظر آتا ہے اسکی باتین خواب خرگوش سے کم نہین جسکا ٹھکانا نہ زمین نہ آسمان مین بڑا منہ پھٹ ہے آب حیا از دیدہ ریختہ آبرو در خاک بیختہ ہے منہ چڑھتے ہی گال کاٹتا ہے شاہزادی نے کہا اری تم چپ رہو ایسا نہو یہ بدمزاج ہوجاے تجکو ایک زبان مین ہزار سنائے پھر کچھ جیسے بن نہ آئیگا اپنا سا منہ لیکر رہجاؤ گی پھر مخاطب ہوکر آپ شاہزادہ سے کہنے لگی کیون میان صاحب مثل نقش تصویر خاموش ہوگئے اور ناک بھون سمیٹ کر صم بکم پنبہ در گوش ہوگئے آپکے کلام سے ہمارے دماغ مین گونہ محبت آتی ہے مگر تعجب ہے کہ ہم آپسے میٹھی باتین کرتے ہین آپ کڑوے ہوتے ہین اس سے صاف معلوم ہوا کہ آپ کی بود و باش بازاری لوگون مین اکثر رہی ہے منہ سے کچھ فرماؤ سر کو ذری ہلاؤ جو بھوگ چاہو سو پاؤ یہ رمز و کنایہ سنکر خود آسمین آپسمین کہنے لگی دیکھیو بیبیو آفتاب ڈوبتا ہے نظر نہ آت مین سرسون کا کھیت پھولتا ہے یہ غریب الوطن منزل پہ پہونچکر سر شام راہ بھولتا ہے شاہزادہ بولا بی صاحب سر ہلانا اپنا کام نہین بھوگ چاہین یہ دیوی کا یہان نام نہین ہم جانتے ہین تم امیر ہو ہم فقیر ہماری آپکے روبرو کیا توقیر امارت کی نہ لگھاے یہ سا فریدوری کا زیور تن پر سنوارے آپ تخت پر جلوس فرما ہم زمین پر بیٹھے ہین بستر جما ہمارا آپکا کون موقع گفتگو کا آپ سو کہتی ہین ہم سنتے ہین آپکا ملاحظہ کرتے ہین ورالا ابھی پھسل جاؤ گی منہ کی کھاؤ گی ہمارے بیٹھنے سے اگر دقتی ہو تو ہم ابھی اوٹھتے ہین ہاتھ پاؤن نہ مارو ہر دم لئے آتے مت پکارو دل مین درد کو راہ ند و آپ پہ نیچے اوپر یکسان ہین ہم زیر فرمان ہین ہمارے آنے سے اگر تکلیف ہو تو بسم اللہ ہم بار شاطر ہین نہ بار خاطر **شعر**

مثل شبنم آ گئے تھے سیر گلشن کر چلے ۔ دیکھ لے اے باغبان اپنا چمن ہم گھر چلے

تمہارا بڑا دل گردہ بڑی چھاتی بڑی سمائی ہے مگر کسی سے پالا نہین پڑا ابھی کچھ پاؤ گی منہ بناؤ گی

تاک بھون ہٹیو گی بیہوش ہو جاؤ گی شہزادی بولی آپ بھی عجب صاحبزادہ سادہ لوح ہین ہم کیا پوچھتے ہین آپ کیا جواب دیتے ہین کسی وستاد کے روبرو زانو تہ نہین کیا ہے عجب منہ زور گھوڑے ہو کر لگام نہین مانتے ایک کوڑے سے پیٹھ گرم کردونگی کہ اثیران ہو جاؤ گے دم دباؤ گے یہ کہکر سواری کو اودھر سے موڑا اسے نیم بسمل رہین چھوڑا مگر لب پر آہ و فغان سینہ آتش عشق سے سوزان زبان سے یہ خمسہ گویان بند مخمس

گھبرا کے سحر چھوڑ کے سب خویش و یگانے
جاتے بھی کہین کیا نہ رہے ہوش ٹھکانے
گلشن مین گئے آج جو ٹک جی کو لگانے
بربود دلم در چمنے سرو روانے
زرین کمرے سیمبرے موے میانے

جس دل کو وہ دیکھے ہے اسے وصل کی تیری دے
آتا ہے پھر اودھر سے کوئی آس یہی کہدے
جھپٹ یہان سے اگر جا تو کاکل مین گرہ دے
عیسے نفس خضر رسے یوسف عہدے
جم مرتبہ تاجور شاہ نشانے

ایسا نہ ملا کوئی حسین سیکڑون دیکھے
دل کیون نہ پھسے جسکے اجی صف ہون ایسے
عالم مین پڑا شور ہے اب حسن کا جسکے
تنگ شکر مئیہ چو شکر در دل خلقے
شور نمکینے جو نمک شور جہانے

غرض شاہزادی یہ خمسہ زبان سوز بیان سے پڑھتی ہوئی طرف بنگلہ کے آہستہ آہستہ روانہ ہوئی اور شمع رخ اُسکے پر پروانہ ہوئی شاہزادہ نے بھی سوز دل سے رو رو کر یہ خمسہ پڑھا خمسہ

صدقہ مین اس ادا کے ذرا پھر کے دیکھ لو
پچھتاؤ گی نہ سمجھو ہنسی پھر کے دیکھ لو
مین نے نہین کہا تھا کبھی پھر کے دیکھ لو
ہر ہر ٹک اسطرف کو اجی پھر کے دیکھ لو
اک ناتوان کا جاتا ہے جی پھر کے دیکھ لو

ہر چند خاک و خون مین ملا کر چلی ہو تم
مارا نہین ہے اسکو جلا کر چلی ہو تم
چاہت کی اپنی یاد دلا کر چلی ہو تم
خنجر کا جسکو آب پلا کر چلی ہو تم
اک دم تو اوسکی تشنہ لبی پھر کے دیکھ لو

پڑتی نگاہ پیار کی اپنی تھی جد نہ تد
خواہ اسکو جھوٹھ جانیے یا تمکو ہو سند

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آفت ہے آنکھ حشر بپا کر رہا ہے قد — میری نظر مجھی کو لگی دور چشم بد
اسدم تو بن رہی ہو پری پھر کے دیکھ لو

ہر چند شاہزادے نے آہ و فغان کا علم تا بفلک برپا کیا مگر اوس ماہ منیر نے منھ نہ دکھایا اور آکر اس بنگلہ مین کہ جو گنگا جمنی مرصع کار جواہر نگار بنا تھا اور زری زربفت کے سائبان اطلس و دیبائی پردون کی ڈورسے سجا تھا اور بچھا قالین مخمل کے فرش و فروش شاہانہ سے آراستہ تھا اور جواہر نگار سونے کا جڑاؤ پلنگ تا ورڈوریان کھچی ہوئین چادر اوقچہ توشک تکیوں گل تکیوں بغل تکیون سے سجا سجایا تھا اوسکے سامنے ایک مسند مغرق زری کے فرش پہ نہایت تکلف سے بچھی تھی اوسپر آکر بیٹھی مگر آنکھون مین آنسو ڈبڈبائے ہوے اور چتون اوسی طرف لگائے ہوئے خشک لب چشم تر رومال سے ہر دم عرق رخسار سے پونچھ رہی تھی شعر

کچھ نہ اوسدم کسی سے کہتی تھی — مثل تصویر چپکے بیٹھی تھی
کر رہی تھی اوداسی دل مین جوش — مضطرب گرچہ تھی وے نا ہوش
مثل آئینہ بسکہ تھی حیران — شکل تصویر بلبل بےجان
آتش عشق سے کباب تھا دل — تار آہون کے اور رباب تھا دل
عشق نے کی جو خانہ ویرانی — دل نے آباد کی پریشانی
طایر عقل اوڑ گیا دم مین — ہوش کھو کر کے بیٹھی ماتم مین
بارش خون دل تھی اشک کی جا — سرخ چہرہ ہوا جو کاہ ربا
کچھ خبر پانون اور نہ سر کی تھی — نا ادھر کی تھی نا ادھر کی تھی
دیکھکر اوسکے دل کو پر بیتاب — پشت آئینہ مین چھپا سیماب
ہر گھڑی کرکے آسمان پر نظر — اشک خون بیتی جون ساغر احمر
عقدہ ہر بات مین زبان پر عیان — شمع سان سوز تھا جگر مین نہان
عشق کی کیفیت کا زور و شور — کسطرح ہمسے ہوسکے مذکور
ایکدم مین کرے یہ طور کو خاک — کوہکن کو بھی ایک آن مین ہلاک
اسکا اعجاز جس جگہ ہو عیان — آب آتش ہو آتش آب روان

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہر طرف اسکا شور و شر پیدا	اسکی نیرنگی پہ ہر ایک شیدا
ایک ساغر سے دل کو مست کرے	بیگناہون کو دار پست کرے
دامن گل کو چاک کرتا ہے	جان بلبل کو خاک کرتا ہے
شمع ساں دیکے دل کو سوز و گداز	جان پروانہ سے ہے شعبدہ باز

الغرض بظاہر خشم و غضب سے چشم لال اور باطن مین کشت راحت تشنۂ خرم و شگفتہ سے پامال اتنے مین کچھ آپ ہی آپ دل مین سوچکر وزیرزادی سے کہنے لگی اگرچہ شعلہ خشم و غضب کا دل مین ایسا مشتعل نہین کہ آبپاشی ترحم ذاتی سے منطفی ہو اور اوسکی بیہودہ گوئی کی سزا نہ دون لیکن بیچارہ درماندہ تھکا ماندہ خدا جانے کہان سے آرہا ہے ریاست سے بعید ہے کہ تکلیف پاوے شب گذرا نکر صبح چلا جائیگا بقول سعدی

بزرگان مسافر بجان پرورند	کہ نام نکوشان بعالم برند

وزیرزادی نے کہ علامۃ العصر نہایت چست و چالاک رمز فہم کنایہ شناس تھی گفتگو شاہزادی کی قیافہ سے دریافت کرکے چٹ چٹ بلائین لین اور پایۂ تخت کو بوسہ دیکر بولی بلا گردانت شوم کیون نہو اللہ تعالی نے تم لوگون کو عقل رسا و فہم زکا بخشی ہے یہ بات عین صلاح کی ہے ایسا ہی چاہیے کہ جو کوئی غریب مسافر صورت کا پاکیزہ سیرت کا اچھا بہ حسن اتفاق اپنے گھر آجاوے لازمہ خلافت و مقتضاے حکومت یہی ہے کہ اوسکی خاطرداری مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیجیے اور بجان و دل اوسکی خدمت گذاری کیجیے خصوصا ایسے لوگ گرفتار دام بلا کو تو ہرگز نہ چھوڑیے اور اوسکے دامان سوال مین گوہر مراد ضرور بھرنا چاہیے کیونکہ خدا تعالی کلام مجید مین فرماتا ہے واما السائل فلا تنہر غالب کہ اگر تمام عمر دام کاکل بچھا کر دانہ خال چنوگی ایسا طائر ذی ہوش فصاحت کیش بلاغت اندیش ہرگز ہاتھ نہ آئیگا آمیدہ ع صلاح ما ہمہ آنست کان صلاح شما ست × سنکر کلام شرارت التیام وزیرزادی پرکالۂ آتش کا شہزادی سنکر ہنس پڑی اور زبان گوہر بیان سے گویا ہوئی کہ اوشتا مہ قطامہ یہ بھی کوئی موقع چھیڑ چھاڑ کا ہے اگر تیری مرضی نہو تو ابھی اوسکو نکلتی ہون اور اگر خیال نوع دگر ہو تو لے تجھے مبارک ہم ہاتھ اوٹھاتے ہین اور اپنے گھر جاتے ہین تو اپنی آتش

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہوس رات بھر بجھاتی رہو اور لذت زندگی کی اوٹھاتی رہو گو ہم ترسین گے مگر تیری صدف تمنا مین قطرات ابر نیسان خوب برسین گے گر پھر ہماری مجلس کے قابل نہ رہیگی بمصداق قطعہ

دست سلطان دگر کجا بیند — چون بسرگین در اوفتاده ترنج
تشنہ را دل نخواہد آب زلال — کوزہ بگذشتہ ور دہان سانج

کیونکہ غالباً جسوقت وہ بلبل شوریدہ گل خندان تیرے کو دیکھے گا بے چہچہہ پردازی بیٹھے ہی شاخ قامت پر ایسی چیخ مار یگا کہ گریبان چاک ہو کر خون کا نالہ بہائیگا بقول سعدی قطعہ

تشنہ سوختہ بر چشمۂ حیوان چو رسد — تو مپندار کہ از پیل دمان اندیشد
ملحد گرسنہ در خانۂ خالی بر خوان — عقل باور نکند کز رمضان اندیشد

وزیرزادی کھل کھلا کر ہنسی اور بولی قربان شوم آپ بڑی چترا ہو شیار رہو کہ اپنی بلا میرے سر پر دھرتی ہو باز و پروردہ دست شاہی کب سزاوار دست آموزی غلام ہو آپ نے حیا کا پانی شرم کی آنکھ سے ڈھلکا دیا اور یقین ہے کہ جبہہ سلطنت پر تلک لگاؤ گی دیکھی بھالی نہ مکھی کھاؤ گی اور صورت گندمی اس مرد بیگانہ کی ناخن طلب سے زخمی کراؤ گی شاید مین ہی آہ سرد پیہم لیتی ہون اور اوسکے غم مفارقت سے جان دیتی ہون مین ہی خون جگر پیتی ہون میرے ہی لب خشک ہین مین ہی اشک خونی روتی ہون میرا ہی چہرہ زرد ہے مین نے ہی اوس سے کلام بیباکانہ کیے ہین مجھی کو اوسکی طلب ہے آپ بی بی کا دانہ کھاتی ہو ایسی پاکدامن ہین اگر عزازیل وسپر نماز پڑھے بیشک خدا اوسکو بخشے آپ اسکا خیال نہ کیجیے لونڈی کو ہی دیدیجیے کہ مین اوس محرم کے اپنے پانون بھی دھولاؤنگی اور اپنی پاپوش بھی اوٹھواؤنگی یہ مردوا بےحیا بیباک گستاخ چالاک بیہودہ گو کہ جسکا تیر عشق آپ کے جگر کے پار ہو گیا ہے آپ ہی کو مبارک ہو لونڈی ادل ہی گفتگو مین تاڑ گئی آپ کیون اوڑاتی ہین شاہزادی کھسیانی ہو کے بولی اری چھنال جل بھن چلے آسے کیون بر کرتی ہے مصرعہ کہ درتا خیر آفت ہاست سالک از این وارد ✤ اگر تو نہین کرتی تو خیر ع ہرچہ باد اباد ما کشتی در آب انداختیم ✤ وزیرزادی بولی یون راہ پر آئیے اندر [illegible]

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بلا مجھ پر نہ ڈالیے کہ خدا علیم ہے کہ کسکا جگر خنجر عشق سے آگے دو نیم ہے یہ کہکر ہزار غمزہ و انداز سے چلی اُس تشنہ لب سوختہ جان کیطرف اور دور ہی سے با ادب تمام دست بستہ ہو عرض کی کہ چلو میاں صاحب مسافر تمہارے بھاگ کھلے کہ شاہزادی عالم پناہ آپکو یاد فرماتی ہے چلکر گرم بازاری کرو اور ہمارا انعام بخشو شاہزادہ ہنسکر بولا آپ شاک نہ کھائیں آپ اور شاہزادی دونون کے پلے مساوی سمجھونگا اور دونون مین سے جیسے برا معلوم ہو وہی مار سیاہ زلف پیچان سے ڈسوا دو چاہے سو کرے وزیرزادی ہنس پڑی اور کہا معلوم ہوا آپ پیٹ مین اپنی مان سے بھی نخرے کرتے ہونگے پس شاہزادہ اوٹھا اور با آہستگی تمام بنگلہ مین شاہزادی ماہ منیر کے پہلو دبا کر بیٹھا ماہ منیر نے مسکرا کر منھہ پھیر کر کہا اے عزیز یہ موت تو تیری قریب آ پہونچی تھی مگر ہمارے ترحم ذاتی نے بچہوڑا کہ تجھسے گفتگو بیجا کا نہ گستاخانہ کا انتقام مین تا بہار چشم و قہر کی جگہہ مدارات و تواضع کے ساتھہ پیش آتی ہون شاہزادہ وجد کے عالم مین کہنے لگا اجی واہ

غزل

پہلو سے لے گئے دل نخچیر کھینچکر	اچھا سلوک تمنے کیا تمیہ کھینچکر
تھی کب امید یاس تو بہلائیگی سے مجھے	محفل مین میرا ہاتھ تو تیر کھینچکر

سنتے ہی یہ اشعار ماہ منیر عشق مین آئی اور حیا کا پردہ آنکھون سے اوٹھایا اور شاہزادہ کو چھاتی سے لگا کر ماتھے پر بوسہ دیا

داستان ملاقات شاہزادہ دلپذیر و ماہ منیر کی اور باہم خلوتین ہم آغوش ہونا اور تعریف باغ کی

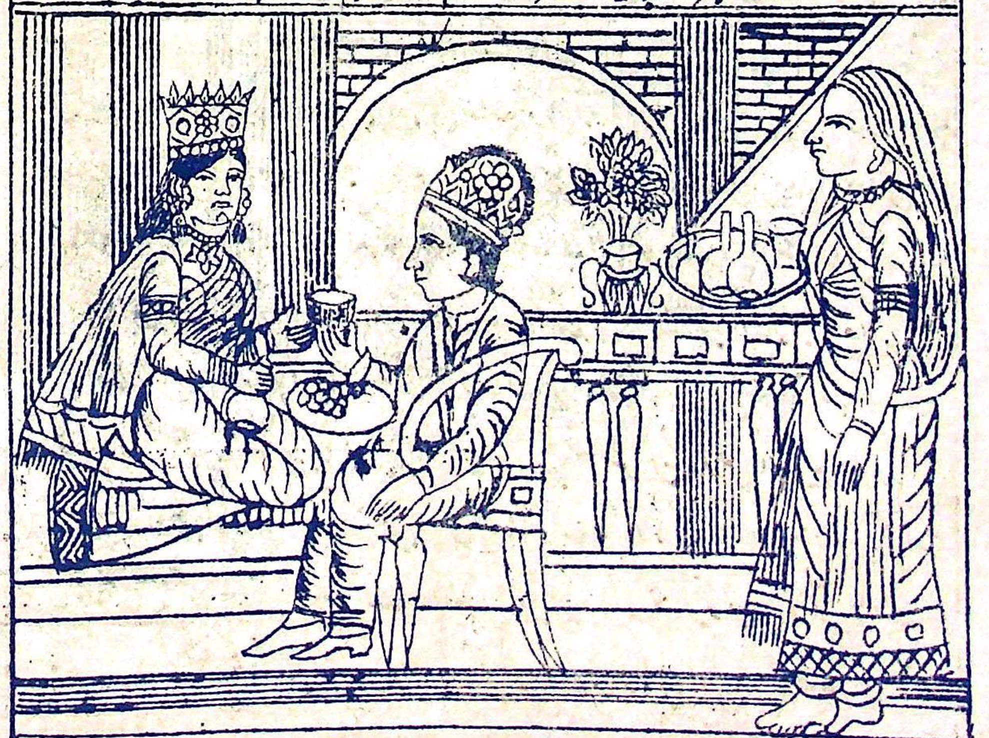

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

یہ ہر وقت خلوت کا بس ساقیا
چھپا کر ذرا جلد شیشے کو لا

مئے وصل سے ہو کے مخمور مین
کرون حال ماضی کو مذکور مین

جسوقت شاہزادہ پروانہ صورت بلبل سیرت اوس شک شمع وغیرت گل کے پاس آکر بیٹھا غنچۂ خاطر اوسکا مانند گل موسم بہار کے شگفتہ وخندان ہوا اور نشۂ بادۂ احمر ہم آغوشی کا پنہان تھا سو عیان ہوا پس بموجب ارشاد وزیرزادی نے جام وصراحی لاکر حاضر کیا اور ایک جام مے گلفام سے لبریز کر شاہزادہ کو دیا اور کہا میر حسن

کہان یہ جوانی کہان یہ بہار
یہ جوبن کا عالم سدا ہے یادگار

سدا عیش دوران دکھاتا نہین
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین

دلپذیر یہ سیفت وزیرزادی کی دیکھکر کلید تکلم سے قفل دہان کھولکر بولا ایسے کسکے نصیب ہین کہ مہمان ہون اور میزبان ورکے ہاتھ سے ناحق اس شک کے داغ سے جگر اپنا کون روکش لالہ کرے ہمارا یہ مذہب نہین اور اسی قول پر اپنا عمل ہر باقی دخل ہر ماہ منیر نے جب دیکھا کہ یہ جانور بڑا وحشی ہر اور اصلا زیب النسا کے پھندے مین نہ پھنسیگا ابھی اوڑ جائیگا اور واقعی پاس خاطر مہمان کی میزبان پر واجب ہی لیکن بظاہر کہنے لگی آپ بھی عجب صاحب ہین اپنی یہ عادت نہین کہ ایک ہی دن مین مرد بیگانہ کے ساتھ کھل کھیلے آپ منھ لگاتے ہی گال کاٹتے ہین آپ کے ہر نخرہ سے ہمارا دم ناک مین آیا ہر جو آدمی کہ ایک دن مین دوست ہو جاوے اوس سے ڈرا چاہیے لیکن کیجیے کیا کہ طریقۂ مسافر نوازی سے لاچار ہین الا ہم آپ کی ایسی وضع سے بہت بیزار ہین یہ وہی مثل ہر مثل کہ منھ لگائی ڈومنی گائے تال بے تال یہ کہکر ایک غمزہ وانداز سے جام ہاتھ مین لیکر چشم مخمور سے خوب اوسے دیکھکر شاہزادہ کو دیا اور یہ شعر پڑھا شعر

چیست دانی بادۂ احمر مصفا جوہری
حسن را ابر درد گاہ عشق را پیغمبری

رباعی

مے خوری مے خور کہ ستوی رستگار
آتش دوزخ نہ گندد بر تو کار

ورنہ کنی بر سخنم اعتبار
دست ز مے ترکن و بر شعلہ دار

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دلپذیر بمانند گلہاے جام مے ارغوانی شگفتہ ہوا اور کہا ہاں اگر اس تکلف کے ساتھ دیجیے تو کچھ مضائقہ نہیں گناہ بالذات اپنے مذہب میں حرام نہیں کیونکہ **شعر**

گر یار مے پلائے تو پھر کیوں نہ پیجیے	زاہد نہیں ہیں شیخ نہیں کچھ ولی نہیں

شعر

میں جو مے پینے پہ آؤں تو سبو پی جاؤں	محتسب منع کرے اسکا لہو پی جاؤں

جام پیا اور گوہر دل رونمائی دیا **مثنوی**

پھر آخر شاہزادہ نے بھی ایک جام	دیا بھر کے کہا اے ماہ گل اندام
ہمارے ہاتھ سے بھی اسکو پیجیے	قسم تمکو نہ کچھ انکار کیجیے
کہا اوسنے تو بس چل دور اب ہو	تیری خاطر پیوں منظور کب ہو
یہ ایسے تجھ سے لاکھوں دیکھے بھالے	ادا و غمزہ اور باتوں میں ٹالے
یہ دیکھا شاہزادہ نے جب احوال	کہ پینے کی نہیں یہ ماہ تمثال
لگا منھ کو دیا ساغر کو اوسکے	تکلف چھوڑیے اور اسکو پیجیے
پیا آخر غرض لیکر وہ ساغر	کہا خاطر تمہاری ہے یہ دلبر
لگا چلنے بہم پھر جام پر جام	تکلف کا نہ واں باقی رہا نام
کھلا ہر ایک کا دل پھر تو جوں گل	نسیم صبح تھی گویا کہ وہ کل

غرض اسی طرح بازار عیش و عشرت کا گرم تھا اور شاہزادہ کوئی بات بے رمز و کنایہ کے یہ کہتا تھا حتی کہ زلف خاتون شب تا بہ کمر پہونچی یعنی آدھی رات کا گجر بجا اور پاسبان چوکیداروں نے آوازہ بیدار باش کا تا بام رفعت آگین چرخ بریں پہونچایا اور بعد تناول خاصہ فواکہ لذیذ سلطان خواب غفلت قافلہ بیداری پر تاخت و تاراج لایا اور اشیاے ہوشیاری کو لوٹ کر ہر ایک کو پا دراز کیا بازار شوق طرفین کی استراحت کا گرم ہوا خواصین انیسین جلیسین و وزیرزادی وغیرہ اپنے اپنے کار و خدمت کو بحسن اہتمام و انجام پہونچا کر بعد اجازت اپنے اپنے خوابگاہوں میں جا کر لیٹ رہیں اور شاہزادہ دلپذیر اور شاہزادی ماہ منیر بھی بنگلہ میں چھپر کھٹ پلنگ پر آرام فرما ہوے اور ناز و انداز کی گفتگو باہم ہونے لگی آخر حجاب غیرت کا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اوٹھ گیا اور شرم وحیا نے کنارہ کیا میر حسن

زبس حوصلے نے جو تنگی سی کی — حیا عشق نے خانہ جنگی سی کی
پکڑ ہاتھ مسند پہ کھینچا اوسے — محبت کے رشتہ مین اینچا اوسے
لگی کہنے ہی ہی میرا چھوڑ ہاتھ — یہ گرمی ہو جسکی رہے آسکے ساتھ
کہا ہاے پیارے جلایا مجھے — رکھائی تیری نے ستایا مجھے
غرض آخرش بعد راز و نیاز — وہ مسند پہ لیٹی بصد امتیاز
لیا ہاتھ سے کھینچ پردہ شتاب — چھپے ایک ہو وہ مہ و آفتاب
لگی ہونے پردہ مین جو چھیڑ چھاڑ — درِ حسن کے کھل گئے دو کیواڑ
لبون سے ملے لب دہن سے دہن — دلون سے ملے دل بدن سے بدن
لگی جا کے چھاتی جو چھاتی کے ساتھ — چلے ناز و غمزون کے آپسمین ہاتھ
کسیکی گئی چولی آگے سے چل — کسیکی گئی چین ساری مسل
غم و درد دامن کشیدہ ہوے — وہ گل نار سیدہ رسیدہ ہوے
اوٹھے پی کے باہم شراب اُمید — کوئی سرخ رو اور کوئی رو سفید

قصہ کوتاہ بعد نوشا نوشی شراب ہم آغوشی و ہم دوشی شاہزادہ نے بموجب اشارے شاہزادی کے تمام سرگذشت اپنے شکار ماہی اور نکلنے تصویر اور بادیہ نوردی طلب وگم ہونے وزیرزادہ خردمند کے اول سے آخر تک مفصل بے کم و کاست بیان کی تب شاہزادی نے مسکرا کر کہا کہ ای شاہزادہ والا گہر ایک رات مین نے تجکو عالم خواب مین دیکھا تھا تب سے تیر عشق تیرے کا نشانہ دل کے پار ہو گیا تھا اور ہر روز دل مین طپش غم کی اوٹھتی تھی اور بیقراری روز بروز ترقی پر تھی مگر ایک رات حالت غنودگی مین ملہم غیبی در القاے لاریبی نے آواز دی کہ ای دُر ناسفتہ درج شہریاری و نیر برج خلافت اکثر اوقات گزاری صید ماہی مین کرتا ہو تو اپنی تصویر پارچہ حریر پر کھینچکر اپنے سرہانے رکھکر شناور دریاے خواب غفلت ہو کر کوئی اس پارچہ کو قلاب مین لپیٹ دیگا مین نے بموجب ہدایت اوس سروش غیبی کے یہ چالاکی کی تھی

مثنوی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

عشق کے تیر جو سینہ مین بھرے تھے اخگر — عیش کے اس سے فسردہ ہوے گل بستر تا سر
زندگی شاق جدائی مین ترے تھی پیارے — دن تو کٹتا تھا مگر رات کو گنتی تارے
فضل ایزد کا ہوا آج مرے شامل حال — بیخطر چنتی ہون یہان بیٹھکے گلہاے وصال
آتش ہجر سے بھنتا تھا جگر شام و سحر — زندگی ہوگئی تھی موت سے مجکو بدتر
نامہ بر کوئی بھی ملتا تھا نہ ایسا زنہار — پاس لیجاتا ترے اپنا یہ غم کا طومار
دیکھکر مجکو ترے عشق مین یہ خاص و عوام — آٹھ آٹھ آنسوؤن سے روتی تھی ہر صبح و شام
زندگی اپنی سے ہر روز مین رہتی تھی بہ تنگ — عقل اور عشق رہا کرتے سدا برسر جنگ
شکر اللہ ترا وصل میسر آیا — ہجر کا روز لبد آج برابر آیا

المختصر ایسے حرف و حکایات و بیان سوز و گداز مین باقی رات بھی آخر ہوئی اور سلطان نیر زرین چہرۂ آفتاب نے نارنجی دوشالہ زیب دوش فرماکر اور تاج شعاعی سر پر رکھکر تخت زمردنگار آسمان پر جلوس فرمایا اور ماہتاب کا قلعہ دار خوف سے رنگ شکستہ ہوکر تحت الثرا کو روانہ ہوا دونون نے خواب استراحت سے اوٹھکر حمام کیا اور گلشن گیتی مین شجر مراد سے گل تمنا چنکر دامن مقاصد مین بھرے ایام دوری و مفارقت کو شب عشرت و روز فرحت سے بدل کر دن کو خوشی عید کی اور رات کو عشرت لیلۃ القدر کی کرنے لگے خدمتگزاری کے واسطے خواصین مہ جبین حور عین شب و روز مستعد و سرگرم تھین اور وزیرزادی ہمیشہ شاہزادی سے ہنسی و خوشی رمز و کنایہ کی باتین کرتی اور ہر بار بعد سلام عرض کرتی ملکہ صاحبہ وہی مسافر ہے یا اور کوئی شخص نووارد ہے کہ جس سے آپ ایسی بے حجاب ہین الحق قطعہ

رنگ عشرت کا جمے کیونکر اے تائب وہان — عاشق و معشوق جام مے بہم پیوین جہان
ہین عجیب بخت خوش اونکے جو سراے دہر مین — وصل سے معشوق کے اپنے ہون رہتے شادمان

قصہ کوتاہ اسی طرح ایک مدت دراز زمانہ کی گردش سے اغماض کرکے بفراغ خاطر ہمراز غوانی ہم آغوشی سے جام خواہش لبریز کرکے پیتے تھے اور چشم بد فلک سے منہ موڑکر فارغ البال جیتے تھے بلبل شاخ پر قصۂ گل کو پرانا سمجھکر اونھین کے ترانۂ وصل مین چہچہے پرداز تھی اور قمری سرو جویبار پر نشیمن بناکر صبح و شام اونھین کے نغمۂ وصف مین کوکو ساز

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

طائران چمن و بستان ریاض مین پیش اتالیق بہار باب پنجم گلستان کا سبق پڑھتے تھے اور اشعار عاشقانہ یاد کرکے باہم اڑتے تھے صبح سے شام تک نوائے خوش مین چہچہاتے تھے اور ہر برگ گل پہ بجائے قطرات شبنم ستارے ٹوٹتے تھے ریزش گل اشرفی سے باغبان نے واسطے جلوس سلطان گل کے فرش اطلس زرد بچھایا تھا اور بنفشہ نے بادائے گل موسم بہار سر عجز اپنا زانوئے ادب پر جھکایا تھا چشم نرگس شہلا بے حیا ہوگئی تھی اور نقدی خواب گرہ سے کھو گئی تھی نسرین و نسترن شاخ سبز پر یون جلوہ نما تھی کہ لوحچۂ زمردین مین نگینے ہیرے کے جڑے ہوت اور سرو و شمشاد آب جو کیفیت دکھا رہے تھے کہ در سکیا و پر جسطرح دوست اکڑے کھڑے ہون شب ماہتاب روش کی کیاریون مین شبو اور داؤدی کا یہ عالم تھا کہ جیسے تختۂ فیروزہ مین ہزارون گل وصل کیے ہین اور گل نار کا شاخ زمردین پر یہ نقشہ نمایان تھا کہ گویا درخت طلسم مین ہزار جگہ انگارے سرخ دہکتے ہین اور سطح زمین پر برگ اشجار سے معلوم ہوتا تھا کہ گویا کسی فراش چالاک دست نے فرش مشجر بچھایا ہی قطرات شبنم گلون پر یون ہویدا کہ گویا در یتیم صدف مین بھرے ہین ہر سحر میر اہتمامی صبا و نسیم کا حسب ارشاد فصل بہار کے آب شبنم سے منھ گلون کا دھوتا اور نہال شادابی و خرمی کو ہر جگہ بڑھاتا آشیانۂ طائران خوش الحان شاخ شجر سے بسبب طغیانی موج رنگ گل بہتا تھا اور سفینۂ فولاد کثرت رطوبت سے ملایم ہو کر راز دروی اپنا زبان حال سے کہتا تھا ارباب بینش کی نظر دوربین مین رنگ و بوئے گل کی یہ کیفیت تھی کہ جیسے عکس آئینہ مین نمایان ہو شاخ گلبن پر ہزار رنگ کا پھول پھولا ہوا یون ڈھیر لگا رہا تھا کہ گویا کسی جوہری صناعت پیشہ نے ایک آراستگی سے دوکان اپنی چنی ہوتی بلبل شیدا ہر شاخ گل پر ایک زبان مین ہزار ترانہ گاتی اور مطرب صبا دف برگ شجر اسطرح بجاتے کہ عقل ورع پیشون کی ایک ہی تان مین لوٹ پوٹ ہو کر وجد مین آجاتی خوشۂ انگور کے حسرت عقد پروین فلک ہشتم پر آویزان ہوا موج زنی سبزہ مطرا کے کنار جویبار کے بادکشی نسیم سے عجب لطف دکھاتی تھی کہ جسکے دیکھنے سے روشنی چشم نظارہ مین آتی تھی لالہ نے جگر اپنا یاسمن مین داغدار کیا تھا اور عشق پیچان نسترن مین پاؤن زنجیر مین دیا تھا ہر روش مین پانی آبشار سے ٹکر کھا کے یون پھیلتا تھا کہ گویا ابر نیسان کا بادشاہ فیل ابر پر سوار ہو کر گوہر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لٹا رہا ہے اور وقت شام کے ہر شاخ پر زنگار رنگ کا جانور اپنی اپنی بولیان بولتا اور طائر ہوش ارباب انش و بینش کا اوڑا آتا تھا اور مشاطۂ صبا ہر سحر زلف خاتون گل و نسترین کو آراستہ کر نکہت بیزی سے دماغ عالم کو رشک صحرائے ختن کرتی تھی اور شبنم گلہائے معطر سے قوت شامہ جہان کا رشک دشت چین کرتی تھی بخت سبزان گلگون قبا کا کثرت رطوبت سے سر سبز بخت سبز پوشان بہشت سے ہو رہا تھا اور ہر فصل پر طاؤس ہر صبح دم عجب نئے انداز سے رقصان تھے اگر رقاص فلک چشم انصاف سے ایک نظر بھی دیکھ لے اپنی گردش بھول کر زانوے تلمذ دبا کر بیٹھے صحن چمن نے گلہائے رنگین فلک مذہب کو شرمندہ کر رکھا تھا ہر شجر کاسۂ آفتاب دریوزہ گری کے واسطے پیش کرتا اور ماہ اقتباس نور کرکے ہر شب اپنی محفل کو آرایش دیتا ہر سحر آفتاب اسکی سورج مکھی کے عشق مین ہرجائی ہو کر مقابل رخ اوسکے سرگردان تھا اور رات کو مشعلچی چرخ فیروزہ خام کا ماہتاب چاندکی روشن کرکے جہان کو روشن کرتا مگر مشعل افروز بہار ہزار ہا ہتابیان شببو وغیرہ کی روشن کرکے رنگا وسکا فرط خجلت سے شکستہ کر دیتا باغ ارم اوسکی شگفتگی کے سامنے خارستان سے کم نہ تھا اور فردوس برین مقابل وسکے ایسا نظر آتا جیسا آفتاب کے روبرو کرم شبتاب الحق شعر

	گلستان سبز تر فیض ہوا سے		قلم کو تازگی اوسکی ثنا سے	

عجب نہین کہ خامۂ خشک زبان دست کاتب مین تاثیر رطوبت سے شاخ نرگس ہوجاے اور ہر حرف ثنا اوسکی صفحۂ قرطاس پر مثل دریحان پھول جاوے اور زاہد خشک مغز اوسکے فیض رطوبت سے راستۂ خلوت بھول جاوے ہر شب مسیحا اوتر کر ہر شاخ پر اوسکے نغمۂ داؤدی گاتے اور داؤد علیہ السلام عالم برزخ کو چھوڑ کر دف برگ کو بجا کر وجد مین آتے القصہ ایک دن شاہزادہ مادمنیر کے ساتھ مع زیب النسا وزیرزادی کے ایک بالاخانۂ مطلا منقش مشبک پر کہ معمار قضا نے ہزار ہزار صنعت سے ایک ایک خشت مرصع اوسمین جڑی تھی اور ہر طرف آئینہ قد آدم نصب کیے تھے بیٹھا تھا رفعت اوسکی کیا بیان کیجیے بقول ناسخ ؏ آفتاب اونچا ہوا آنہا کہ تارا ہوگیا ٭ گویا ہر رات ملائک مقرب انتظام شش جہت کائنات کا اوسی پر بیٹھکر کرتے تھے اور نیچے ایک چشمہ لبریز مانند چشم انتظار عاشق کے بہتا تھا دیکھا تو عجب صنعت صانع ازلی کے جلوہ گر ہی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کہ گویا ایک تختہ نور کا مربع مقطع آب زلال سے بھرا ہوا موج مار رہا ہے اور پانی جوش کھا کے مانند
تند دماغون کے ایک چوڑے نالے مین اسطرح گردش کھا کے سمٹ کر جاتا ہے کہ اگر عکس اسکا
پڑ جاوے چرخ گردش سے ہاتھ اوٹھاوے اور گرداگرد اوسکے سبزۂ نو دمیدہ پر طراوت و
نزاکت باد کشی نسیم سے موج زن ہو رہا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ کسی اوستاد چابک دست نے
ہیرے کے لوچون مین زمرد کے نگینے جڑے ہین اور چادر آبشار کا پانی پہاڑ کی چوٹی سے جو گرتا ہے
تو اوسکے زور و شور سے لاکھ لاکھ من کا پتھر ٹکر کھاتا بہتا چلا جاتا ہے اور پانی کے چھینٹون کی عجب
کیفیت معلوم ہوتی ہے کہ گویا نیسان آبدار کی لڑیان نثار کر رہا ہے کہین سبزۂ
نو دمیدہ کا یہ عالم ہے کہ گویا حوض کوثر کے کنارے بلور سبز کے گلاس رکھے ہین اسکے آب
زلال کے روبرو چشمۂ بہشت بے آبرو معلوم ہوتا اور وقت غروب آفتاب کے درختون کے
پتون پر شام کا پھولنا یہ کیفیت دکھا رہا ہے کہ گویا کھیت سرسون کا پھولا ہوا افق چرخ پر نمودار
ہے قوس قزح دہ بہار دکھا رہی ہے کہ گویا صحاف قدرت نے صفحۂ اقلیدس و مجسطی پر جدول
زنگاری و شنگرفی کھینچی ہے عکس شفق پانی سے یون عیان کہ گویا کان الماس مین کان
یاقوت پیدا ہے اور بدخشان ہزار خون جگر کھا کر اوسکے دیکھنے کا شیدا قسم قسم کے جانورون کا
شور کرنا برق کا خندہ زن ہونا ابر کا رشک سے پھوٹ پھوٹ کر رونا ایک عالم مجموعۂ صنعت
الٰہی کا جلوہ دکھا رہا ہے آتش گلزار ابراہیم اسکی آب حسرت سے پژمردہ اور گلہائے خلد برین اسکے
رشک سے افسردہ قدرت ایزدی سے بعد غروب نیر جہانتاب مطلع صاف ہو گیا اور ہر ستارہ اپنے
اپنے دائرہ مین چشمک زنی کرنے لگا رنگ آسمان اسطرح نکھرا کہ اگر ایک ذرہ زمین پر چمکا
عالم بالا کی نظر مین صاف دکھلائی دیا ماہتاب شب چاردہ نے ایک چادر نور کی سطح زمین پر مشرق
سے مغرب تک بچھا دی ہر ذرہ بیابان دینار قارون کا پہلو دبا کر بیٹھا اور سلطان قمر ستارون کی
فوج لیے کہکشان کی سڑک پر عجب ہی تزک و حشم کے ساتھ واسطے تفرج گلزار زمردین آسمان
کے سریع السیر ہوا چاندنی نہ تھی گویا شیشہ گر قضا نے شیش محل شفاف صنعت غریب کے ساتھ
تیار کیا تھا اور عکس مشرق کا مغرب مین اور جنوب کا شمال مین محسوس ہوتا تھا مضمون اس
غزل کا ایک لطف کے ساتھ جلوہ دکھا رہا تھا۔

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

غزل

چودھوین کا چاند نکلا پھیلی گھر گھر چاندنی
رنج دیگی آج مہجورون کو شب بھر چاندنی

خواب مین جسکو نظر آجاے تو اے رشک بدر
کیا عجب بالش ہو اوسکا چاند بستر چاندنی

سرو قد پر تو سے تیرے سایہ کے وقت خرام
ہر قدم بیٹھی ہو جلباب مشجر چاندنی

دل مرا تیرے تصور سے ہو وہ رشک طلسم
رہتی ہو آنکھون پہر جسمین برابر چاندنی

جب سے تو دل مین بسا منہ پر سفیدی چھاگئی
کیا تماشا ہو کہ باہر چاند اندر چاندنی

منزل جوزا مین ہرگز ماہ کو حاصل نہین
پاتی ہو جو کچھ شرف گھر آکر چاندنی

کیا عجب کرے شعاع مہر کی مقیش چرخ
دیکھیے بیٹھے کنارہ حوض تو گر چاندنی

چاندنی مین تجکو کیا کیا خواب شیرین آئی رات
پھرتی ہو گویا تری آنکھون مین شکر چاندنی

دامن پاکون کو عصیان سے نہو آلودگی
قرب شبنم سے کبھی ہوتی نہین تر چاندنی

گھر کے آنگن پر گمان تختۂ شبو ہوا
کسکے عطر جیب سے شب تھی معطر چاندنی

وصل کی شب کیا نکالون اپنے مین الکا غبار
قوت ہو جسکو نہو جاے مکدر چاندنی

روروکے پڑھتا ہون شہیدی وہ غزل بے اختیار
جب ستاتی ہو مجھے بے رشک دلبر چاندنی

یہ عالم دیکھکر شاہزادۂ عالی تبار کے دل مین یہ بات سمائی کہ آج اسی جگہ استراحت فرمائیے اور مے عیش و عشرت جام تمنا مین بھر بھر کر نوش کیجیے ماہ منیر نے کہا اس سے کیا بہتر اپنا بھی دل یہی چاہتا ہو کہ آج اپنے حسن یوسفی سے چاند کو مقابل کیجیے اور مانند لالہ کے داغ حسرت رخ ماہ چاردہ کو دیجیے قصہ کوتاہ میر اہتمامی کو ارشاد فرمایا کہ تمامی سامان عیش و عشرت کا بدستور معہود موجود ہو اور نام غم و رنج کا صفحۂ عالم سے بالکل نیست و نابود ہو حسب الحکم میر اہتمامی نے تمام اسباب عیش و عشرت بادۂ احمر و ساغر و صراحی و رباب و عود و قانون و طنبور وغیرہ مجیرہ و چنگ ستار و کچھاوج مع ارباب نشاط پری چہرہ مہیا و موجود کیے

داستان سیر کرنا شاہزادہ و شاہزادی کا ماہ شب چاردہ کی اور اڑالیجانا ماہرو پری کا شاہزادہ کو اور ماتم کرنا ماہ منیر کا جدائی شاہزادے مین ابیات

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

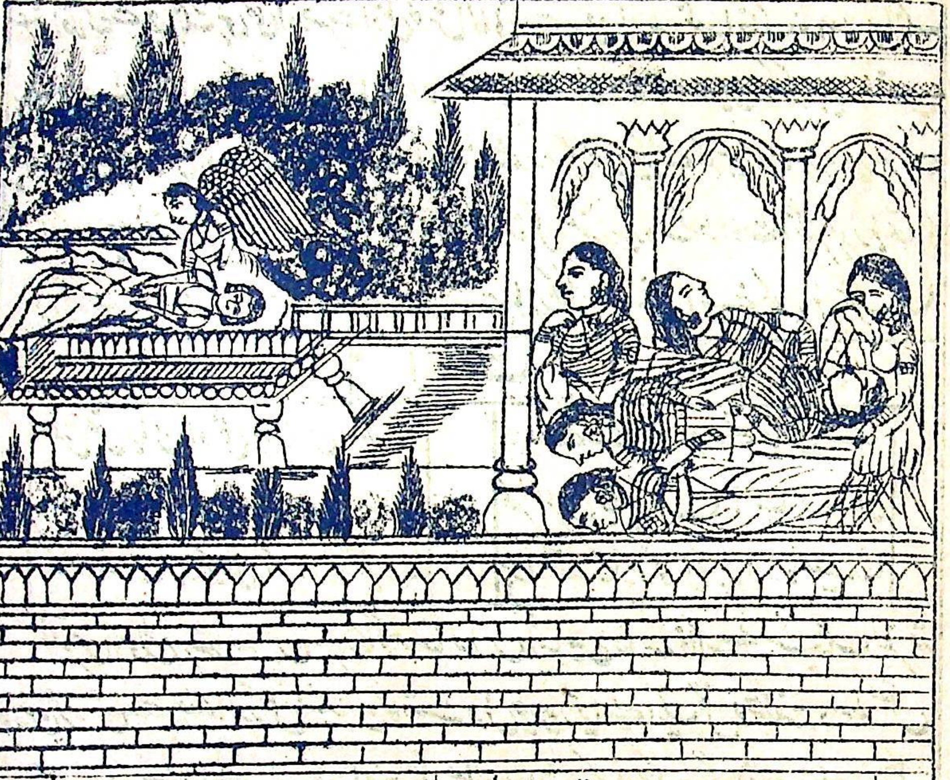

شتابی سے اے ساقی سیمبر
لبون سے مرے جلد آکر لگا
اوٹھا کیفیت میری مے سے ذرا

مۓ ارغوانی سے ساغر کو بھر
کہ ہوتا ہون مین رنج کا مبتلا
مفصل لکھون رنج کا ماجرا

طلسم کشایان گنجنیۂ اسرار نے قفل حجرہ اس داستان حیرت آمود کا کلید تحریر سے کھولکر متاع نشین بالادست حقیقت کو دکان صفحۂ قرطاس پر اسطرح چنا ہے کہ جبدم وہ سامان عیش گزا عشرت افزا موجود ہوا اور پہلے دور جام بادۂ ارغوانی گردش مین آیا غنچۂ خاطر ظرفین کا نسیم نشہ سے مثل گل موسمی کے شگفتہ ہوا اور درد و غم و فکر و اندیشہ دل عیش منزل سے نہفتہ ہوا حسن سحر فریب ساقیان سیم اندام پر خاطر بلبل شیدا فریفتہ تھی اور قمری نگاہ پری طلعتون کے آتشین رخسار پر پروانہ دار شیفتہ تھی ہر ایک کے رشتۂ نگاہ مین سرور پیدا اور مردم دانا بینا کا مرغ دل وحشی شیدا کوئی سرمست الست گوشۂ بساط پر مثل گوہر غلطان کے غلطان تھا اور کوئی مثل صوفی صاف مشرب وجد مین آکر مثل تصویر بیجان حیران تھا اور ہر ایک طرف ارباب نشاط ساز بدست اس خوش لہجگی سے ترنم سرا کہ لولی فلک بیہوش ہوکر سر برہنہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

غرفہ افلاک سے جھانکتی ہی تھی اور حسرت اونکی خوش الحانی سے روح یار بد ونکیسا خاک ندامت پھانک رہی تھی صدائے بلبلان سنکر بلبل ہزار داستان مضراب منقار غلاف خجالت مین رکھکر بیہوش آشیان مین پڑی تھی اور روح تا لنین ناٹک کی ششدر ہوکر کان پکڑے کھڑی تھی تار سرود پر مضراب نہ تھا ایک موج نغمہ تر کی جاری کہ رخ محفل نشینون کا مانند گل شبنم رسیدہ کے طراوت انگیز ہورہا تھا او سنتی فلک حسد کے مارے دست چرخ زنی سے باز رکھکر ہوش اپنے کھورہا تھا

ابیات

نکلتی تھی جان اونکی ہر تان سے	جو سنتے تھے قربان تھے جان سے
پہاڑون کے پتھر ہوے موم سان	کھڑا اپنی جا پر تھا آب روان
کھڑا تھا جو کوئی کھڑا رہ گیا	پڑا تھا جو کوئی پڑا رہ گیا

الغرض اسی طرح ہنگامۂ عیش و سرور کا گرم تھا کہ اس اثنا مین حاسد فلک نے سنگ تفرقہ فلاخن گردش سے پھینکا اور محفل نشینون کا شیشہ دل چورچور کیا یعنے ایک گل نوشگفتہ وسط محفل مین گرا اور ہر ایک نے براہ تعجب بے دریافت عقل صلاح اندیش کے اوسکو سونگھا قوت شامہ بالکل معطر ہوئی تھی کہ قطاع الطریق غفلت نے ہر ایک کی متاع بیداری پر شبخون مارا اور جسطرح جو بیٹھا تھا مثل تصویر ویسا ہی رہ گیا گویا شعبدہ پرداز چرخ نے ہر ایک کی ناک مین دارو بیہوشی سونگھا دی اور بزم عشرت آگین غفلت و بیہوشی سے آراستہ ہوئی افلاطون آکر قبر سے اوٹھکر نبض دیکھنے آتا اصلا جنبش کو محسوس نہ پاتا گویا ایک شہر خاموش آباد ہو ملک الموت کا گذر اگر اوس جا ہوتا دریائے حیرت مین ڈوب کر اپنی جان کھوتا الغرض ایک عرصہ تک یہی

عالم تھا کہ شعر

من از حیرت وے از غیرت نہ ایمائے نہ تقریرے	چنان ماندکہ ہم بزم است تصویرے بہ تصویرے

ناگاہ ایک نسیم باد بہاری چلی اور ایک تخت ہوا سے ماہر پری کا اوترا اوسنے دیکھا کہ بزم عیش و سرور مہیا مگر محفل کو سکتہ ہے اور خصوصا اونمین دو صورتین نور کی مورتین ایک سانچہ مین ڈھلی ہوئین گورے گورے گال گورے گورے رخسار ہم سن

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وہ ہم سال ہم آغوش و ہم کنار ایک تکیہ پر سر جھکائے گلزار خواب غفلت سے گلہائے بہیں و حرکت واماں بیہوشی مین چن رہی ہین اور ہر ایک کے منھ سے گلاس بلورین مے ارغوانی سے لبالب لگے ہین چشم شرمگین کافر کیش اون مہ جبینون کی سحر بابل سے خراج لیتی ہی اور دار منصور تیر مژگان کمان ابرو کشیدہ کو خط غلامی لکھے دیتی ہی ماہتاب شب چاردہ نے دونون کے مکھڑے پر ہالہ ڈال رکھا ہی اور اوس مکان رفیع الشان کے محاذی سے آگے حرکت نہین کرتا ہی ایک دریاے تحیر مین ڈوب کر شاہزادہ دلپذیر پر ہزار جان سے شیفتہ و فریفتہ ہوگئی اور نہایت ذوق و شوق سے پھڑک کر چھاتی سے چمٹ گئی یہی دل مین سمایا کہ دامن ننگ و ناموس چاک کیجیے مگر حیا مانع آئی اور یہ صلاح ٹھہرائی کہ اسکو اوڑائیے اور اوسکو آتش حسرت مین جلائیے ایک نیام مین دو چھریان نہین رہتین شعر

اپنے دل کو کل ہو کل سے دوسرا بیکل ہو گر — عاشق مفتون کو پروا نہین کچھ اسکی ہو
جان و ایمان گو ہر دل کو نثار اسپر کرون — دل مین آتی تاب تمہارے خواستگاری جسکی ہو

یہ کہکر جھٹ پٹ شاہزادہ کو پلنگ پر لٹا کر طرف آسمان مانند ہواے تند کے اڑی اور طرفۃ العین مین اپنے طلسماتی باغ مین اوتار اتفاقاً جسوقت پنجۂ سحر نے پنجۂ خورشید سے گریبان چاک کیا اور ہواے سرد سے شاخ گلبن پر غنچہ چٹخنے لگا مرغ سحر چہچہہ پرداز ہوا یکایک آنکھ اہل محفل کی جو غفلت سے آشنا اور شل نرگس کے دا تھی کھل گئی ماہ منیر نے آنکھ ملکر جو دیکھا تو آغوش حال شاہد غارتگر نقد ایمان سے خالی پایا ہر ایک کے منھ کو حیرت سے تکنے لگی کہ دیکھو رفع احتیاج ضروری کو نیچے تو نہین اوتر گیا ہی خواصین بیگمات و چوبداریان قلماقنیان دوڑین اور ہر طرف گوشہ باغ کو ڈھونڈھنے لگین مگر ع بے نشان کا ملتا ہی کسکو نشان + کہین پتہ نہ چلا تب ہر ایک نے چشم سے سرشک جاری کر دست بستہ عرض کی مثنوی

نہین باغ مین ہی وہ سرو روان — ہوا جانیے کس طرف کو روان
چمن مین ہر اک جا پہ ڈھونڈا مگر — نہ اوس گل کی ہمکو ملی کچھ خبر
چھلاوا سا غائب ہوا دم مین آہ — جہانتک کرے ڈھونڈھتے ہم تباہ
خدا جانے تھا کسطرح کا بشر — کہ آیا نہ مطلق وہ ہمکو نظر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

گوش زد ہوتے ہی اس سانحہ ہوش ربا کے ماہ منیر نے زمین پر بیہوش گر کر ایک ایسی چیخ دردناک ماری کہ آسمان تہ و بالا ہوگیا اور پلنگ پر گر کر ہزار کروٹین لینے لگی اور بے اجل حضرت ملک الموت کو جان دینے لگی تمام ہمرازون انیسون جلیسون و خواصون امیرزادیون و زیرزادیون نے رونا پیٹنا کپڑے پھاڑنا بلبلانا شروع کیا اور باغ کو سر پر دھر لیا اور ایسا کہرام مچایا کہ حادثہ محشر خوف سے کانپنے لگا اور سب کی سب بیقرار و مضطر ہوکر شاخ شاخ پتہ پتہ درخت درخت گوشہ و زاویہ باغ کا ڈھونڈھنے لگین آخر تا دوپہر شور و غل نوحہ و فغان مین گذرا اور یہی ثابت ہوا کہ وہ شخص کوئی مسافر تھا یہان تھک رہگیا تھا جب چلنے کی طاقت پانون مین پائی ہوا ہوا شہزادی کے دل مین آگ جدائی کی لگائی کسی نے کہا آدمی نہ تھا مقرر کوئی فرشتہ ہاروت ماروت کی طرح زمین پر آگیا دل نہ لگا چلا گیا کسی نے کہا تو وہ جوگی تھا اوسکی ہیئت کا کیا اعتبار جبتک موہن بھوگ پایا دھونی رما رہا جب منشیات کا استعمال کم ہوا چلتا دھندھا کیا کوئی بولی وہ پریزاد تھا اتفاقاً آگیا جب اپنے ہمجنسون کی الفت یاد آئی اور طبیعت گھبرائی اپنی راہ لی ہمکو تو غم اپنی ملکہ ماہ منیر کا ہے ورنہ ایسے مفلوک و محتاج یہان ہزار آئے روٹیان کھائین جب مطمئن ہوے چلے گئے دس بیس دن بھی نہ رہے کہ خدمتگذاری کرتے ہیچ ہر ایسے ہرجائی ہر دیگی چمچہ کسکے ہوے ہین مگر شہزادی ہچکیان لیتی اور گل شبنم آلودہ کی طرح پھوٹ پھوٹ کر روتی اور ہر دم کلیجہ کی ٹیس سے بیکل ہوکر ہزارون چیخین مارتی اور صحن باغ کو ماتم سرا بناتی تمانچون سے گل سے گال نیلے ہوگئے تھے کہ گویا لالہ کو نافرمان بنایا تھا اور چھاتی ماتھا کوٹ کوٹ کر یہ اشعار ایسے سوز و گداز سے پڑھتی تھی کہ سننے والون کی چھاتی پھٹتی تھی رباعی

چمن کے تخت پر جس دن شہ گل کا تجمل تھا	ہزارون بلبلون کی فوج تھی اور شور تھا غل تھا
خزان کے دن جو دیکھا کچھ نہ تھا جز خار گلشن مین	بتاتا باغبان رو رو یہان غنچہ یہان گل تھا

انجام کار چونکہ وزیرزادی زیب النسا بڑی عاقلہ ہوشیار دانا فرزانہ زنانا تھی سوچ کر کہنے لگی کہ سفر شاہزادہ کو کوئی دیو جن پری اڑا لیگئی کیونکہ دروازہ پر قفل لگا ہی رہگیا تو کہان سے گیا وہ تو ایک انسان آشنا مزاج و فادار سلیقہ شعار تھا نہ دیوانہ و پریزاد کہ ہوا ہوگیا یہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کہکر آہ وزاری سے قیامت برپا کرنے لگی اور تمام بنگلہ صحن چمن گوشۂ زادیہ تہ خانہ بالاخانہ
دیکھنے بھالنے لگی مگر شہزادۂ دلپذیر کا سراغ کہین مانند عنقا کے نپایا ناچار ناخن غم سے
گریبان صبر چاک کیا اور کثرت غم والم سے عیش و آرام کا جھگڑا پاک کیا اور ہر ذی روح و غیرہ
ذی روح پر ایک عالم رقت و غشی و بیہوشی و ماتم و شیون و نوحہ و بین و قلق و درد و الم کا ایسا
طاری سا رہی تھا کہ اصلا سانس محسوس نہین ہوتی تھی اور تصویر کی صورت بنکر زمین پر گر کے
خاموش ہو رنج و ملال سے گویا جان کھوتی تھی استقامت و شکیبائی نے غلبۂ اضطرابی کا
دیکھکر طبیعت سے کنارہ کیا اور مثل گل شبنم آلود کے خار حسرت سے گریبان تحمل پارہ کیا
خصوصاً حالت شاہزادی ماہ منیر کی عجب بیہوشی کے ساتھ بدل گئی کہ مانند مرغ بسمل کے
تڑپ تڑپ کر ہر طرف لوٹتی تھی اور کہتی تھی

آتش

چال ہے مجھ ناتوان کی مرغ بسمل کی تڑپ ۔ ہر قدم ہے گمان یان رہگیا وان رہگیا

اضطرابی و بیقراری نے اسطرح غلبہ کیا کہ سکون و آرام خود زمین پر گرنے لگا اور پہلو مین دل نے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

عجب زور و شور مچایا مرض عشق کا جسم پر طاری ہوا جس وقت ذرا ہوش آتا ہے مطرب زبان مضراب اضطرابی سے تار قانون غم کا چھیڑکر بے اختیار ترانہ یہ گاتا ہے رباعی

تجھ بن دل کے بہلانے کے جی کھونا پڑا جو ہنسی کی بات تھی سو اوسکا اب رونا پڑا
کوئی دل لاگے تھا تو ہم کہتے تھے منہ دھو رکھو سو یہ کہتے کہتے اب اشکون سے منہ دھونا پڑا

اور کبھی کف افسوس انو پر مار کر کہتی میر

جب اجو پہلو سے وہ دلبر یگانہ ہوا طپش ہے گرمی کی یان تک کہ دردشانہ ہوا
کھلا جو نشہ مین پیچ اسکی پگڑی کا ای میر سمند ناز پر ایک اور تازیانہ ہوا

قطعہ

دل سے مرے بلا نہ ترا دل ہزار حیف یہ شیشہ ایک عمر سے مشتاق سنگ تھا
مت کر عجب جو میر تیرے عشق مین مرا جینے کا اس مریض کے کوئی بھی ڈھنگ تھا

اور کبھی خیال تمثال جانان مین چشم سے خون بہاتی اور پھوٹ پھوٹ کر روتی زبان پر لاتی

رباعی

یہ تصور نے ترے جلوہ گری دکھلائی کہ مری آنکھ مین دوتی ہر پری دکھلائی
مین نے جبشی سے جو پوچھا دل مضطر کا حال ایک صراحی مے گلگون کی بھری دکھلائی

مثنوی

گیا تو کہان میوۂ باغ دل دکھاؤن کسے جاکے مین داغ دل
کدھر ڈھونڈون تجکو مین ای میرے ماہ کہ تجھ بن ہی مجھکو زمانہ سیاہ
خدا جانے پیارے تو کس جا گیا مرے دل پہ داغ الم چھا گیا

ماہ شب چاردہ اسکی صورت دیکھکر خسوف غم سے بالکل سیاہ ہوا اور کاشانۂ عیش و عشرت ترکتاز رنج و الم سے تباہ ہوا تمام باغ و مکان پر اوداسی کا مینہ برسنے لگا اور ہر متنفس عشرت گذشتہ کا خواب بھی دیکھنے کو ترسنے لگا بلبل گل چھوڑ کر صحرا نشین ہوا اور تپش غم سے سینہ رشک نشان انگبین ہوا قصہ کوتاہ زیب النسا وزیرزادی نے جون تون آپ کو سنبھالا اور شاہزادی پر گلاب پاشی کرکے لخلخہ سونگھایا تب اندک افاقہ اسکو ہوا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہر طرف مانند تصویر کے چشم حیران سے نگران تھی دریائے غم مین ڈوبی جاتی تھی ہر ایک سے جھنجھلا کر بات یون کہتی کہ گویا کاٹے کھاتی تھی رخسار گلرنگ کو صدمہ تماچون سے جو نیلا بنایا تھا اسکا یہ عالم تھا کہ صفحۂ زرین پر گویا لاجورد کیا ہو یا تختۂ لالہ مین گل نافرمان شگفتہ ہو تھوڑے عرصہ مین جسم نازک کثرت غم سے ایسا لاغر ہوا کہ فقط پوست و استخوان باقی رہگیا مردنی منھ پر چھاگئی ناخن نیلے ہوگئے اونگلیان سرکی سی ہوگئین پیٹ پیٹھ کو لگ گیا ہونٹھ لٹک پڑے اور ضعف سے قدم ڈگمگانے لگے رخسارون مین گڑھے پڑگئے پنڈلیان جوگا دُم تھین سوکھکر مثل شمع ان ہوگئین طائر بصارت آشیانۂ چشم سے اوڑنے لگا منھ سے کبھی کچھ نکلتا کچھ ضعف بدرجہ غالب تھا کہ متحمل سایہ کی نہ ہوسکتی آہ ہیچ ہے شعر

جدا کسی سے کسی کا غرض حبیب نہ ہو ۔ یہ داغ وہ ہے کہ دشمن کو بھی نصیب نہ ہو

شعر

کبھی دست بر دل کبھی چشم تر ۔ کبھی آہ برلب کبھی نوحہ گر

قصہ کوتاہ قلق و رنج و غم شاہزادی کا لکھتے ہوئے قلم کی آنکھ سے خون جاری ہوتا ہے کیونکہ ہر لحظہ سوزش غم مفارقت سے شمع کے مانند گھلاتی تھی اور آتش درونی سے دل ہی دل مین جلتی تھی رمیدگی سے آشنا ہوئی آرام سے جدا ہوئی جسوقت شدت غم سے آہ بھرتی آسمان پر ایک چادر آتشبار ستارون بھری نمودار ہوتی شرارۂ غم و الم کا ہر بن مو سے نمایان تھا عالم اس شعر کے مضمون کا عیان تھا شعر

راز دل از ہر بن مویم نمایان کردہ اند ۔ این پریزادیان مرا سر و چراغان کردہ اند

کبھی عالم تنہائی مین سوچتی اور کہتی سودا

نہین معلوم کیا اس سینۂ سوزان مین پنہان ہے ۔ کہ ہر تار نفس مانند تار شمع سوزان ہے

رنگ زرد چشم تر آہ سرد برلب ہوش باختہ تھی اور کثرت رقت و حیرت و وحشت سے حیران و پریشان و ششدر کشتی عیش بہ دریائے غم انداختہ تھی

میر حسن

نہ کھانے کی سدھ اور نہ پینے کا ہوش ۔ بھرا دل مین اوسکی محبت کا جوش

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تپ غم سے یون تمتمائے تھے گال	کہ جون رنگ لالہ ہو وقت زوال
جہان بیٹھنا آہ کرنا اوسے	بہانہ نزاکت پہ دھرنا اوسے
تپ ہجر گھر دل مین کرنے لگی	ذرا اشک سے چشم بھرنے لگی
خفا زندگانی سے ہونے لگی	بہانہ سے دن رات سونے لگی

یہ حالت زار شاہزادی جگر افگار کی دیکھکر زیب النسا گلہاے پند و نصایح گلزار فہم سے چنکر دامن شہزادی مین بھرنے لگی کہ اگرچہ تقدیر الٰہی سے کسیکو چارہ نہین اور جو نقش بھرنا کاتب قضا کو خامۂ ارادت سے صفحۂ کائنات پر منظور ہوا ایک دن وہ مربع نشین چار بالش ظہور کا ہوگا مگر انسان کو کہ اشرف المخلوقات و اکمل الموجودات ہی چاہیے کہ ہر حال مین وقت عیش و فرحت کے شاکر اور ہنگام تواردرنج و غم کے صابر رہے اور عروۃ الوثقی تسلیم و رضا و دامن ضبط کو دست استقلال سے خوب مضبوط پکڑے اور کاروبار اپنا بدل و جان مالک حقیقی کے سپرد کرے کہ اسمین مالکیت اوسکی اور مملوکیت اپنی ظاہر ہوتی ہی اسمین کیا عجب ہی کہ وہ باغبان کن فکان شاخ خشک حرمان کو آبیاری لطف و افضال سے سرسبز و شاداب کرکے بارور امید کرے غواص کہ جان کف دست پر رکھکر تہ دریا جاتا ہی البتہ گوہر مراد سے دامن امید بھر کر آتا ہی دیو سیہ شب کا اگرچہ چادر سیاہی کی تان کر عالم کو غم و قلق مین ڈالتا ہی مگر موذن آفتاب چہرۂ نورانی غرفہ مسجد صفا خیز صبح سے نکال کر انس بلا کو بالکل ٹالتا ہے اور ترک خزان اگرچہ قلمرو گلستان پر یلغار کرکے متاع ثمین قافلہ اشجار سے غارت کرلیجاتا ہے مگر سلطان بہار خلعت استبرق نونہالان چمن کی زیب دوش کر فوراً اوسکو بھگاتا ہی ابر غلیظ سطح فلک کو کدورت انگیز کرتا ہی فراش باران دیکھیے کس طرح پاک صاف کر زمین کو رطوبت خیز طراوت آمیز کرتا ہی خلاصہ یہ کہ شادی و غم لبطن مادر مشیت سے توام پیدا ہی آدمی کو چاہیے کہ دنیا کے عیش پر پھولے نہین اور نیش غم جگر سے پار ہونے کے وقت نوش فضل الٰہی کو بھولے نہین جو شر کہ قبضۂ قدرت اپنے سے باہر ہو جاے چندان قلق اوسکا نہ کرے اور فضل الٰہی سے اسکے نعم البدل کا امیدوار رہے لاتقنطوا من رحمۃ اللہ کیا قرآن مین نہین آیا ہی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شعر

اُسے فضل کرتے نہیں لگتی بار	نہو اوس سے مایوس اُمیدوار

اور آپ تو فضل الٰہی سے بڑے دانا بینا فرزانہ یگانۂ زمانہ ذی شعور و عقلمند خردپسند صاحب ذہن رسا با فہم و ذکا ہو یہ کون دانائی و عقل ہے کہ ایک غیر مرد کی مفارقت مین کہ خدا جانے کوئی عالی خاندان تھا یا اُچکہ طرار گرہ بُر قاطع الطریق مجہول خانمان تھا جان کھونا رات دن آنکھون سے خون رونا بلکنا پیہم ہچکیان بھرنا ہر طرف تکنا خواب و خور کو طاق نسیان پر دھرنا نقش بےآرامی کا صفحۂ خاطر پر پھیرنا بعید از عقل صلاح اندیش و دانش صفا کیش ہے خدانخواستہ اگر ہم خدمتگذارون کے دشمنون پر کوئی آفت و بلاے ناگہانی آسمان سے ٹوٹے اور ہم دامن استقلال کو پنجۂ اضطرار سے چاک کرین تو ایسے وقت مین پرستاران بارگاہ معلّے کو چاہیے کہ باب پند و نصایح کو کھول کر بہر نوع ڈھارس دین اور راہ صبر و شکیبائی پر لائین اور جب یہ حال پرستاران عالیہ ہی کا ہوگیا تو آپ ہی انصاف فرمائیے کہ کونسا ناصح آئے جو آپ کو سمجھائے صاحب اُٹھو بیٹھو ہنسو بولو غم کو باتون مین کاٹو ع عبث آپکو تم کرو مت تباہ ❊ دیوار ہم گوش دارد خدانخواستہ اگر بات اعلےٰ حضرت ظل سُبحانی کے گوش گزار ہو تو بڑی قباحت ہے دفعتہً ملکون ملکون پہونچے اور شیشۂ ننگ و ناموس اور گوہر حسب و نسب سنگ مذلت و رُسوائی پر ٹوٹ کر چور چور ہو جاے اور سلاطین روے زمین کو مُنہ دکھلانے کے قابل نہ رہین سکہ سلطنت مین بٹہ لگ جاے ہماری راے بمقتضاے وقت یہ ہے آگے تم اپنے فعل کی مختار ہو مانو یا نمانو یہ کلام مصلحت التیام وزیرزادی زیب النسا کا سُنکر بے اختیار شہزادی کی چشم خون فشان سے اشک رُخ پر ڈھل پڑے اور کہنے لگی اے انیس محرم راز و اے جلیس و ہمساز نکتہ پرداز ہر چند تیرا کہو ہر پند و اندرز ایسا نہین کہ آویزۂ گوش ہوش نہ کیا جاوے لیکن کیا کیجیے

شعر

ہم زبان شمع سے سُنتے ہین ہر شب یہ کلام	شمع سان گُھل گُھل کے مرنا عشق کا آزار ہین

تیری پند و نصیحت نام خدا زخم جگر پر نمک افشانی کرتی ہے اور تیری اندرز مصلحت سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آتش دل کا تون سینہ مین اور بھی بھڑکتی ہی ہاے — مخمس

جو مجھپہ گذرتی ہی سو در نہین سہنا — تون دل ان آنکھون سے دامان تلک بہنا
جو بات کوئی پوچھے منھ دیکھکے تک رہنا — دینا نہ جواب اوسکا کسنا تئین کہنا

کیا کام کیا دل نے دیوانہ سے کیا کہیے

گلشن مین زمانے کے یون عمر کٹی ساری — پھرتے ہوے کوچہ مین کرتے ہوئے میخواری
آزادی پہ میرے تھا سر جسم پہ بھی بھاری — انصاف کرا دل مین مین اور گرفتاری

کیا کام کیا دل نے دیوانہ سے کیا کہیے

مسدس

مجھے نصیحت بیفائدہ سے تو نہ ستا — کہا نہ مانونگا تیرا تو میرا مان کہا
تیرا تو دل ہی تیرے پاس کیا ہی تیرا گیا — تو اپنے کام مین رہ تیرا کام سے تجھے کیا
مین اپنے سوگ مین بیٹھی ہون اپنے جی سی خفا — تو اور شور سے بک بک کے میرا مغز نہ کھا
برو بکار خود ای واعظ این چہ فریادست — مرا فتادہ دل از کف ترا چہ افتادست
ہمین تو رونے کا اپنے یہی ہی رونا آہ — کہ اوسکے ہاتھون سے ہوئیگا ایک جہان تباہ
یہی جو شدت گریہ رہیگی شام و پگاہ — رہیگی یون ہی جو ہر دم فغان و زاری آہ
ہمیشہ ایسے ہی نالے جو ہونگے ہت جانکاہ — تو پھر بقول حکیم ہمین شک نہین واللہ
قرار می برد از خلق آہ و زاری ما — بدین قرار اگر ماند بیقراری ما

محرم راز غمگسار خیرخواہ جان نثار اپنا بجز تیری ذات حق شناس کے کوئی نہین سو تو آتش نہفتہ
دل کو باد نصیحت سے اور بھڑکاتی ہی — شعر

نہ مونسے نہ رفیقے نہ ہمدمے دارم — حدیث دل بکہ گویم عجب غمے دارم

حال پر ملال شاہزادی شنا ور بحر رنج و نکال کا سنکر بجز رونے دھونے کے وزیرزادی سے
کچھ اور نہ بن پڑا آخر سوچکر درپے اس امر کی ہوئی مصرعہ کہ جس سے وہ شیدی کا شیدا
ملے ٭ کوئی تدبیر ایسی کیجیے کہ اوسکے زخم جگر پہ مرہم وصل شاہزادہ رکھا جاے وگرنہ
یہ چندروز کی ہی مہمان ہی کہ از فرط ضعف سے قدم اوٹھتا نہین جب بیٹھے سے اوٹھتی ہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سایہ کے مانند گرپڑتی ہو اور کہتی ہو شعر

اٹھا اے آہ بھی اُٹھتا نہیں اس ضعف پیری سے	یہ منزل طے کروں اللہ کسکی دستگیری سے

الغرض یہ حوال دیکھکر اگر کوئی خواص کہتی کہ صاحب کچھ کھائے پیجیے کہ رمق زندگی کی باقی ہے انسان اناج کا کیڑا ہی سوکھ سوکھ کر مرجاؤگی حاصل کیا ہوگا چشم سے سیلاب اشک بہاکر خشک لبوں سے جواب دیتی ہاں سچ ہی مگر غذاے جگر اور بجاے آب سرد سر شک چشم تر سے دو اٹھوں پہر موجود و مہیا ہی اگر یہ ناشتا کچھ کمی کرے تو البتہ کھانا پینا کسکو برا معلوم ہوتا ہے بے شک و شبہ دو ایک لقمہ کھا ہی لیا جاوے لیکن کیا کیجیے شعر

غم کھاتی ہوں لیکن مری نیت نہیں بھرتی	کیا غم ہی مزے کا کہ طبیعت نہیں بھرتی

قصہ مختصر ہر ایک خواص وغیرہ کی بھی یہ حالت ہوئی کہ جو جہاں بیٹھی نقش پا کی طرح وہیں کی ہو رہی کسیکو خیال مطلق نہیں ہر ایک کے دل میں موج دریاے غم والم کی جوش زن اعلےٰ سے ادنیٰ تک اگرچہ بظاہر زندہ مگر درحقیقت مردہ تمام نہالان چمن حرم گردش زمانہ سے برگریز و پژمردہ ہوگئے اور گلہاے خندان شدت گرمی حادثہ فلک سے افسردہ بلبل نے نغمہ سرائی سے منقار بند کی ہر چند اور طائران ہمصفیر نے پند و نصیحت کی اشجار گلہاے نکہت افزاے آبیاری کے مانند اطفال نوزاد بے شیر مادر کے خشک ہوئے اور ہر شاخ نے مانند برہنگان محشر دست بدعا بدرگاہ ایزد ذوالجلال دراز کیا غارتگران بہمن و دے نے دست تعدی نازک بدنان گلزار پر کھولا اور بیداد گران خزان نے سبزۂ نودمیدہ چمن پر سمند پژمردگی کا انداز کیا آشیانۂ عندلیب خوش لہجہ میں بوم شوم نے قصۂ زاد بوم اپنے کا پڑھا باد صرصر اوراق گل پارہ پارہ کر ہر طرف اڑا لیگئی سرو آزاد لب جو اکڑنا بھول گیا اور گوژپشت ہوا نہریں سوکھ اژدر کی طرح تیرہ رنگ معلوم ہونے لگیں قمریاں سرو و صنوبر کو زار و نزار دیکھکر سر پر خاک اڑانے لگیں صداے مرغان خوش نوا کی گریہ تر صداے طاؤس ہے تھی جس طرف دیکھو آوازسائیں کی آتی تھی مارے دہشت کے جان نکلی جاتی تھی چار دیواری باغ کی ٹوٹ پھوٹ کر برابر ہوگئی اور بنگلہ کی اینٹ سے اینٹ بجنے لگی ہر روش پر جاے سبزۂ نودمیدہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

خاربن بالش نما مثنوی

نہ وہ گل رہا اور نہ وہ بوستان	نہ وہ بزم عشرت نہ وہ دوستان
چھپا دل مین حسرت کا ہر اک کے خار	ہر اک کاہش غم سے زار و نزار
کسی کو کسی کی نہ سدھ تھی وہان	ہر اک خنجر غم سے تھی نیم جان
وہ باغ ایک وداسی سے آباد تھا	کوئی غم سے اوس جا نہ آزاد تھا
جگہ اشک کے کٹ کے لخت جگر	لگے چشم سے گرنے شام و سحر

غرض یہ نوبت پہونچی کہ اعلی وادنی چار ہوئے طوفان بلا خیز اشک مین ڈوبے پوشاک ہر ایک کے تن نازنین کی جزو بدن ہوئی مثال پوست کے جدا نہ ہوتی اور ہر ایک اپنے جسم لاغر کو دیکھکر روتی اور مضمون اس شعر کا سلک اشک مین پروتی

ناسخ

یہ جسم زار ہم یون پیرہن کے پردہ مین	کہ جیسے روح نہان ہو بدن کے پردہ مین

سامان قیامت کا ہر طرف مہیا اور ساز غم و رنج و اندوہ کا ہر جا آمادہ فی الجملہ اگر دیوار قہقہہ کا بھی گذر یہان ہوتا ایسی خاموشی اختیار کرتی کہ آسمان اسکے حال پہ برق و باران سے کبھی ہنستا کبھی روتا

رقم طرازان سحربیان نے اس داستان طلسم انگیز حیرت آمیز کو دفتر کہنہ روزگار سے انتخاب
کرکے سطح صفحۂ قرطاس پر تحریر کیا ہے کہ جسوقت ماہر دیو ی نے پلنگ شاہزادہ دلپذیر کا
اوڑا کر پرستان مین پہونچایا اور باغ طلسماتی مین اوتارا خامۂ دو زبان اسکی مدح پردازی سے
معترف عجز وانکسار اور دریاے تحیر مین ڈوب کر دست کاتب مین نگونسار اشجار طلسم برگ
زمردین اور میوہ گوناگون جواہرات باآب وتاب سے سرسبز اور لدے ہوے واسطے ادا
تشکر باغبان لم یزلی کے سر زمین پر جھکاے ہوئے اور ہر شاخ شاداب پر اقسام اقسام کے
پرند نغمہ پرداز اپنے اپنی بولی مین ہزار زبان سے چہچہہ پرداز اور شور وغل مچاے ہوے
ہر طرف حوضون مین فوارہ چھوٹ رہے تھے اور گوہر آبدار قطرات بہار حسن رخسار سبزۂ
نو دمیدہ لوٹ رہے تھے جواہر زاد ہر قطرات شبنم اوراق گل پر مثل عقد پروین کے نمایان او
جنبش نسیم عنبر شمیم سے دامان سطح روش پر جواہر فشان دیوارین سونے چاندی کی اینٹون سے
بنی ہوئین یہ جھلک رہی تھین کہ خورشید جہانتاب مارے خجالت کے اوس طرف سے کتراکر نکلتا
تھا مگر ہر خشت زرنگار مین سراپا ہزار خورشید نمایان نور افشان اور نور بدیتابان اوسکے نور د
شعشعہ مین پنہان ہر سمت ہزارون برجیان مرصع کار نمودار اور ہزار رنگ کے پرندون کی
تصویر ہر ایک برجی پر آشکار ہر نہر و جوئبار دودھ و شہد سے لبریز اور ہر تختہ مین گوناگون
پھولون سے اشجار رشک بیز عنبر خیز ہر مکان رشک روضۂ رضوان ہر شجر ثمر فشان جس میوہ کو دل
چاہے خود سامنے آجاے نہ گرمی نہ سردی ہمیشہ صبح کا عالم ہر دروازہ پر چوکیدار و پاسبان مسلح
موجود اور نقش قدم غیر اوسکے صفحہ سے مفقود درمیان اوس گلستان جنت نشان کے ایک
بنگلہ مرصع کار زرنگار نہایت باآب وتاب رشک آئینہ حلب شعر عرفی را معنی طلب

شعر

زہے صفاے عمارت کہ در تماشایش	بدیدہ باز نگردد نگاہ از دیوار

جواہر و لعل و یاقوت و زمرد و مروارید و الماس لاجورد و نیلم و پکھراج سے بنا ہوا ایسا
جھلا جھل کر رہا تھا کہ فروغ ہزار خورشید محشر اوسکے روبرو مانند چراغ روز روشن
آفتاب بے نور ہیچ بین اوسکے ایک تخت مرصع آٹھ جواہرات کے ستونون پر رکھا تھا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جسکی محرابین مغرق بہ جواہر اور جڑاؤ زرکاری کی چھت کہ خالص کندن اور اقسام جواہر آبدار سے بنے تھے ایسا جگمگا رہا تھا کہ گویا صانع نادرہ کار نے دست صنعت کشادہ کر ایک بیضۂ مختلف الالوان یا ایک نگینہ نور جڑاؤ انگوٹھی مین رکھا تھا اور ایک درخت طلائی زمرد و الماس و لعل و یاقوت و مروارید سے جڑا ہوا سامنے اوسکے محراب کے کھڑا تھا نگاہ نظارہ اوسکے تماشا سے سبق یکاد البرق یخطف الابصار ہم کا پڑھتے تھے اور کسی جگہ نہ جمتی بلکہ اوکھڑتی تھی ڈالیون پر اوسکے دو طاؤس رنگا رنگ کے جواہرات سے بنے ہوئے چونچون مین سلک مروارید دابے ہوئے ہزار آئینہ دم سے پشت پر رکھے ہوئے گویا ناچنے کو تیار تھے اور ہر گردش مین فوارہ مشک و عنبر و اقسام عطریات کے اونکے منھ سے اوچھلتے تھے اور ہر چہار طرف اوسکے چتر زرنگار مرصع کار موتیون کی جھالرون سے جھلملا رہے تھے اور ہر جانب اپنی اپنی جگہ چوکیدار و پاسبان و نقیب و یساول باادب کھڑے ہوئے اور درون مین دو دو خاص بردار کمخواب کی غلاف دار بندوقین دوش پہ رکھے ہوئے مخمل و بادلہ کی جھنڈیان ہاتھون مین لیے ہوئے خاموش تصویر سان قایم عقب اونکے حبشی سرخ آنکھین سیہ بدن زربفت کی کرتیان پہنے ہوئے گرز فولادی ہاتھون مین صف بصف مثل قطار بقطار جمے ہوئے قصہ مختصر ماہرو پری نے شاہزادۂ دلپذیر کو اس تخت پر جلوس فرما کیا اور ہر دم شوق و ولولہ ذوق سے بیتاب ہو کر کبھی اوسکی بلائین لیتی اور کبھی کھڑا چاند کا ٹکڑا اوسکا چومتی قضارا آنکھ شاہزادۂ بخت خوابیدہ کی جو کھلی نہ باغ پایا نہ شاہزادی ماہ منیر آغوش مین دیکھی نہ وہ سامان عیش و نشاط وہان موجود تھا بلکہ ایک عالم بو العجب نظر آیا کہ نہ بیداری مین آنکھ نے دیکھا نہ گوش نے خواب مین سنا آنکھین ملکر کہنے لگا یارب یہ بیداری ہے یا خواب و خیال یا عالم مثال سامنے جو دیکھے تو ایک نازنین رشک حور عین مہ جبین خورشید لقا عورت موجود ہے اور دست بستہ دو زانو باادب بیٹھی ہوئی ہے گھبراہٹ کے عالم مین جھنجھلا کر کہنے لگا کون ہے تو اور کس عالم سے ہے تو کہ شاید بنی نوع انسان سے نہین ہے اور یہ مکان کس کا ہے اور یہان کون مجھکو لایا ہے یہ کلام سنکر وہ پری مسکرا کر بولی صاحب عالم یہ تقصیر اس کنیز ناچیز سے سرزد ہوئی شعر

پری ہون مین اور یہ پرستان ہی — یہان سب یہ قوم نبی جان ہی

آپ کی آتش عشق نے دل وجگر کو کباب و رشتہ ماہی بے آب بنایا اب کیا خیال اودہ کا چھوڑیے اور رشتۂ الفت یہان چھوڑیے جو کچھ درکار ہو لیجیے اور یہ باغ و مکان از آن خود ہی تصور کیجیے جو کچھ کاتب تقدیر نے خامۂ ارادت سے صفحۂ حال پہ لکھا تھا وہ ظہور مین آیا قصور معاف کیجیے سنوح اس سانحۂ ہوش ربا حیرت زا کے شاہزادہ بیخود ہوگیا اور دریاے تحیر مین ڈوب کر آنکھون مین آنسو بھر لایا اور کہا

شعر

ہاے قسمت نے یہ کیا روز دکھایا مجکو — نظر آتا ہی نہ اپنا نہ پرایا مجکو

عیش و اسباب چھٹا ملک چھٹا یار چھٹے — خویش و بیگانہ چھٹے دوست و غمخوار چھٹے

آخرکار سوچکر کہنے لگا کہ اے دل اب اضطرابی و بیقراری سے کچھ حاصل نہین دامان صبر ہاتھ سے نہ دیجیے اور کمر استقلال مضبوط کیجیے

شعر

بہ تنیم کہ تا کردگار جہان — درین آشکارا چہ دارد نہان

شیرین کلامی سے اسکو دام مین پھانسیے اور رو کھائی کو راہ نہ دیجیے کہ درصورت اغماض نہ معلوم کیا کالی بلا سر پر لاوے یہ سوچکر پری سے مخاطب ہوا کہ خیر اے صاحب ہماری تقدیر مین لکھا تھا کہ ایک دام بلا سے رہا ہوکر آپ کے قبضۂ اختیار مین بلا قصور دائم الحبس ہون ہم آپکے تیجۂ بلا مین گرفتار ہین جسطرح رکھو گی رہین گے اور کبھی منھ سے نہ کہین گے

شعر

حسرت پر اس مسافر بیکس کے روئیے — جو تھک گیا ہو بیٹھ کے منزل کے سامنے

الغرض ماہرو نے ہزار گونہ تسلی و تشفی شاہزادہ کی کر کے تمام پریون و پرستارون و پریزادون و خدمتگذاران ادنی و اعلی کو حکم ناطق سنایا کہ خاطرداری و نازبرداری شاہزادۂ والا جاہ کی سب امور پر مقدم رکھکر کوئی دقیقہ دقائق خدمتگاری و نازبرداری سے فروگذاشت نہو اور جس شے پر طبع نازک اوسکی میل فرماے فورًا موجود و مہیا کر دکھانے کو اقسام اقسام کے میوہ اور طعام مرغوب پینے کو آب سرد سیر کو باغ موجود اور آپ رات دن اوسکی خدمت مین حاضر رہکر مانند گل موسم بہار کے شگفتہ خاطر رہتی تھی اور اوسکی باتین سنتی اور اپنی کہتی تھی دن عید اور رات شب برات تھی اور شاہزادہ بلند ارادہ بھی ہر رات کلام شیرین سے اوسکے دامان خاطر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مین گوہر آبدار بھرتا اور طوعاً و کرہاً بلا وقات کرتا اور بچشم بدگی و دمسازی گرم اختلاطی کے کوئی کلمہ زبان پہ نہ لاتا لیکن باوجود اس گرم اختلاطی و گرم جوشی و ہمکناری و ہم آغوشی کے دامان دل کبھی ہوا جس نفسانی و وساوس شیطانی سے غبار آلود نہ کیا قصہ مختصر جب اسطرح ایک مدت گذر گئی تب باہر و پری کو یہ خیال دامنگیر ہوا کہ شاہزادہ عالی خاندان کو اب کہین جا کے محفوظ و مصئون مین لیجائے کہ جہان اندیشہ کو گذر نہو اور فرشتہ بھی پر نہ مار سکے خدانخواستہ اگر شاہ پریان اللہ بزرگوار کے کان مین یہ بھنک پہونچے تو موجب رسوائی و ذلت کا ہوگا اور جبین سلطنت پر دھبہ لگ جائیگا سلاطین پرستان کے روبرو آنکھ اوٹھانیکی نہ رہینگے اور اپنی زندگی سے ہاتھ دھوئینگے معاندان سلطنت خوش ہونگے خیرخواہان دولت عظمی سر پہ ہاتھ رکھکر روئینگے یہ سوچکر ایک قلعہ معلق آسمان مین کہ مثل قلعہ آسمان کے خلل و زلل سے محفوظ و محروس تھا اور اسکا مکان طلسم انگیز راحت آمیز ہے کہین بہ رشہباد لحسیب پر فضا و فرحت افزا تھا بعد بتر فضا و استمزاج کے شاہزادہ کو لیجا کر اسمین اوتارا اور طفل انداری رنجمہ پردازی تمام و عمامہ سے ایمنی ہوئی اور روز و شب سال و ماہ جام محبت عشق شاہزادہ سے مست و مخمور رہنے لگی —

داستان خواب دیکھنا وزیرزادی زیب النسا کا اور جوگن بنکے نکلنا واسطے تلاش شاہزادۂ دلپذیر کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ابیات

پلایا قیا بادۂ غم گزا — کرون دل سے تا اپنے کچھ مشورا
بنا کرکے جوگن کو بھیجون اودھر — نشان شاہزادہ کا پاؤن جدھر

قضا کار بعد مدت دراز و عرصۂ دیر باز کے وزیرزادی زیبا النسا کے ایک رات خواب کہ فی الحقیقت بیداری تھی دیکھا کہ کوئی سروش خجستہ پیکر آواز بشارت آمود فرماتا ہی کہ اوٹھ اور جوگیانہ لباس زیب تن کرکہ شاہزادۂ دلپذیر یہان مانند ماہ کنعان بے اثبات جرم قید اور طائر دل اوسکا دام کاکل مین گرفتار مثل صید ہی رات دن شمع کے مانند گھٹ گھٹ کر جلتا ہی اور جان دیتا ہی اور ایک پری ماہرو نام کی بدمزاجی کا بار اپنے سر پر لیتا ہی ماہ منیر کا دم بھرتا ہی اگرچہ زندگی یہان بسر کرتا ہی اگر شاہزادی کے دلپر اوسکی مفارقت کا تلق ہی تو اوسکا دل بھی شوق تمنائے وصال مین مانند برگ گل ہزار جا سے شق ہی ہر دم مانند تصویر حیران سے گو دیدہ وا ہی مگر بیجان ہی شاہزادی کو اس حال سے آگاہ کر کہ اپنا ننگ و ناموس اب مت

تباہ کر شعر

رسید مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند — چنان نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند

دیکھتے ہی اس خواب کے وزیرزادی گھبرا کر چونک اوٹھی بے ساختہ منھ سے جاری کہ ع کہان ہی کہان ہی کہان ہی کہان ✣ کہا ع یہان ہی یہان ہی یہان ہی یہان ✣ شہزادی کہ قریب آ سکے کروٹین بدل بدلکر ہچکیان لیکر رو رہی تھی اور مضمون اس شعر کا رشتۂ غم جدائی مین

پرو رہی تھی غزل

رنج جو دلپر گذرتا ہی فراق یار مین — ای خدا دیکھے نہ کوئی وہ کسی آزار مین
ای مسیحا اب بھی آنا ہی تو آکر دیکھ لے — سانس کچھ باقی ابھی تک ہی ترے بیمار مین
زخم تو ظاہر نہین تن ہی مگر مجروح سب — دیکھیے اعجاز کیا ہی چشم کی تلوار مین

اور کبھی ہجوم درد و غم سے بیہوش ہو کر صبا کی طرف مخاطب ہو کر کہتی خمسہ

ای نسیم سحری جا کہو اوس یار سے تی — سبب گریۂ مستی موجب آزار سے تی
بت بیرحم سے تی شوخ ستمگار سے تی — باعث رقت و ہم سوز دل افگار سے تی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شاہزادی تیرے ہجران مین پڑی مرتی ہی
ہر گھڑی یہ تپک شور و فغان کرتی ہی

آواز وزیرزادی کی سنکر گھبرا کر بول اوٹھی ای آوازیب النساخیر تو ہی کون پکارتا ہی کسکی خبر ہی
کس سے تو باتین کرتی ہی وزیرزادی نے ہنسکر کہا شعر

کشایش گرہ مدعا مبارک باد
ثمر نشانی نخل دعا مبارک باد

اول سے آخر تک احوال کہ پرتو افگن آئینہ ضمیر ہوا مفصل بیان کیا اور کہا ملکہ صاحبہ اب آپ مانند گل نیچہ غم سے گریبان دل چاک نہ کیجیے اور بعد کرسی نشینی نقش مراد و حصول تمنا کے انعام لونڈی کا دیجیے جب یہ فسانہ شہزادی کے گوش زد ہوا کچھ یقین ہوا کچھ خواب کا قصہ جھوٹا پایا پر وزیرزادی نے آداب بجالا کر عرض کیا یہان عقل کو دخل نہ دیجیے خدا کے فضل پر نظر کیجیے مگر اب قرین صلاح خرد دور اندیش یہی ہی کہ یہ کنیز بہ لباس جوگیا نہ نکلکر اوسے ڈھونڈے اور مثل صبا ہر شہر و نگر و بستی بلدہ و قصبہ زادیہ کوچہ و گلستان بیابان کوہ و صحرا گانؤن گراؤن مین چلکر دیکھے بھالے اُمید قوی ہی کہ مسبب الاسباب خار رنج و درد کو گل عشرت سے بدل کرے اور کشتی تباہی خوردہ گرداب بحر غم سے ساحل نجات پر لگا دے ان مع العسر یسرا مصداق اسکے ہی جس وقت شاہزادی جگر سوختہ نے اس واقعہ ہوش ربا کو سنا پنبۂ دل کو ندف آہ و فغان سے خوب ہی دھنا اور نگاہ برگ زبان پر قلم تیر تکلم سے یہ مقولہ لکھا کہ ای رفیق طریق اس مصیبت کی حالت مین طائر تیز پرواز ہوش جب اوڑ جاتا ہی مونس و غمخوار اپنا بجز تیرے کوئی نہین نظر آتا ہی کاش اگر تجکو بھی دیدہ و دانستہ ہاتھ سے دون تو تون ہی کہ مجھ خستہ جگر کے ریش پر مرہم تسلی رکھے گا آخر ایک غم پر دوسرا غم زیادہ ہوگا اور آتش حسرت سے پھپک پھپک کر جلنا پڑیگا عالم خواب کا چندان اعتبار نہین ہی کبھی راست کبھی دروغ واقع ہوتا ہے دنیا مین منشی تقدیر نے خامہ مشیت سے کسی کے صفحۂ پیشانی پر حرف عیش جاودانی نہین لکھا اور جو کچھ آدمی کے نامۂ اعمال مین نوشتہ ہونا ثبت ہو گیا کسی مدبر کے ناخن تدبیر سے حل نہین ہوسکتا خون دل پینا گوارا مگر تیری علیحدگی سے چارا نہین گردش بخت سے اپنے حال زار پر روئین گے مگر تجکو ہاتھ سے نہ کھوئینگے قطع نظر اسکے اس نگر اپنا کچھ ٹھکانا معلوم نہین ہے

وہی ارادہ کرے جو نیست و معدوم ہو لازم وقت یہ ہو کہ ایک چلہ خواب آرام سے ہاتھ اوٹھاؤ اور خدا کی بندگی مین سر جھکاؤ اور دعا و زاری بحضور قلب اوسکی درگاہ مین کرو شاید واہب العطیات اپنے فضل و کرم سے تیر مراد کو ہدف حصول مقصد دلی پر پہونچاوے اور اوس یوسف گم گشتہ کی خبر بہم پہونچاوے اسوقت بہر نوع کہ ممکن ہو اسطرف کا قصد کرو تو البتہ مصلحت وقت ہو وزیرزادی بولی یہ جو آپ نے فرمایا بجا و راست مگر جبتک کہ انسان بار صعوبت کا اپنے سر پہ نہ رکھے میوہ شاہد دل پسند راحت کو نہ چکھے اور جبتک خلش خار غم سے پا ارادہ آبلہ نما نہو گل مراد شاخ تمنا مین نسیم عشرت سے شگفتہ نہوے درپس ہر گریہ آخر خندہ ایست ؎ سالک جب اپنی ذات کو ریاضات شدیدہ و شاقہ سے فنا کرتا ہو دامن حال اپنے مین گوہر لقاے مطلق بھرتا ہو دیکھو شاہ بو علی قلندر فرماتے ہین شعر

چون الف در لام میگردد نہان	نوبش را کم ساز تا یابے نشان

اور اسی کے مطابق کسی نے کہا ہو ع کرے کم آپکو جب اوسکو پاوے ؎ جب تک جادۂ حرام منزل نیستی کا نہو شہرستان ہستی مین قدم نہ رکھے اللہ جل شانہ کسی متنفس کی محنت ضایع نہین کرتا ہو کبھی نہ کبھی نقد مراد اوسکے کیسہ مین بھرتا ہو مگر لازم یہی ہو کہ تن برضا و جان بقضا دیجیے اور معاملۂ الٰہی مین چون و چرا کو دخل نہ دیجیے اور فضل خدا پر نظر رکھیے اور لونڈی کے خواب کو اصلا دروغ نہ سمجھیے اس بیان کو وزیرزادی سے سنکر

ابیات

کہا شاہزادی نے سن اے رفیق	ہوئی مین تو اس چاہ غم مین غریق
کہا اوسنے کیا کیجیے پھر بھلا	پڑی اب تو سر پر یہ اپنے بلا
تجھے دیکھنا یون گوارا نہین	اس اندوہ کا مجکو چارا نہین

قصہ کوتاہ بعد رد و کدہ بسیار روش آمد و درآ۔ بشیمار شاہزادی اسیر غم مفارقت اس بات پر راضی ہوئی اور وزیرزادی زیب النساء نے جھٹ پٹ لباس شاہانہ کو خرقہ و مرگ چھالا جوگیانہ سے بدلا اور گریبان کو مثل گل چاک کیا خاک پر ادھر اودھر پھینکدیا اور ایک ساری نفیس کا لنگا پہنا اور سنگی ٹھنگی سیلی تاگہ مندرہ ذخیرہ درست کیے اور خنگری جادر کی گاتی باندھ سر سے لپیٹی اور ڈبا جوگیانہ پر بھبوت ملا اور ساغر چشم کو بے گلگون اشک سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لبریز کیا اور کانون مین مندیسے زمرّدین و گوہرین پہنکر گلستان رخسار کو جگمگا دیا جسنے دیکھا

کہا آتش

سبزہ پر اس گوش کے فیروزہ ہیرا کھائیگا ۔ رشک کے مارے زمرّد خاک مین ملجائیگا

لئین زلفونکی کہ واسطے ماہی دل عاشق کے دام حلقہ دار سے کم نتھین گلے مین ڈالین گویا دو ناگینین پالین اور یاقوت و مرجان کی سمرن ہاتھ مین لیکر ماہ شب چاردہ کو شرمندہ کیا اور لولوے گوش نے لولوے شاہوار کو سر بازار لولو بنایا اور سوز دل سے رال منھہ سے اوڑائی گویا آتش بازی کی ہوائی چھوڑائی اور ایک بین کاندھے پر شل گنگا جلی دھری جسے دیکھکر میزان فلک مین ٹری ہل چل پڑی جو کوئی اوسکو دیکھتا بے اختیار روتا اور کہتا کہ واللہ یہ چہرہ بھبوت آلودہ زیبا لنسا کا نہین بلکہ ورق زرین کو ماواے گوہر آبدار سے حل کیا ہر غرض جب اسطرح بن ٹھن کر تیار ہوئی رو رو کر شاہزادی اور ہمجولیون سے رخصت کی طلبگار ہوئی بدرجہ مجبوری ہر ایک نے رو رو کر کہا ہمنے تجھے خدا کو سونپا ہمارا کہنا سنا معاف کرنا بولی آپ بھی ہماری طرف سے اگر کدورت دل مین ہو صاف کرنا کسی نے سر پر آکر کہا تو ہمین دعاے خیر مین یاد رکھنا کہا نہ بھولونگی مگر اب یاد تلاش اوسکی مقدم ہی جسکے نشتر مفارقت سے رگ جان شاہزادی سے خون جاری دل پر درد و غم طاری ہی یہ کہکر ہر ایک سے بغلگیر ہوئی اور شاہزادی کو کہا دل کو بفضل خدا قوی رکھنا چاہیے غالب ہی کہ شب تاریک فرقت کی صبح روشن وصل سے مبدل ہو اور تو جانتی ہی کہ یہ پیتھہ مین نے فقط تیرے خاطر اختیار کیا ہی شاہزادی نے رو رو کر دھاڑین مارین کہ ای ہمدم شب تنہائی اگرچہ تیری جدائی موت سے کم نہین اور کاش اگر وہ بھی مرگیا ہوتا تو ہمارے دل کو اس قدر رنج و قلق نہوتا مگر رشک تو یہ ہی کہ

شعر

آغوش خالی اپنا عدو تخت وصل پر ۔ ہمسر ہوا ہما کے ہی اختر غراب کا

آہ و افسوس خمسہ غزل

غیرسے اُس شعلہ رو کو وان کنار و بوس ہی ۔ آتش حسرت مرے سینہ مین یہان فانوس ہی
کوئی دم مین آہ جلتا خانۂ ناموس ہی ۔ کرکے نیرنگی یہ برق خاطر مایوس ہی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جو شرر دل سے اوٹھے سو جلوۂ طاوس ہے

کاہش غم سے ایسی نہین کھلی ہون کہ ایکدم شادی کا بھرون اور مفارقت شاہزادہ سے ایسی لاغر ہوئی ہون کہ تصویر قیس پر سبقت نہ لیجاؤن **خمسہ**

ضعف سے تن پر نکل آئی ہین نس کی تیلیان	دشمن جان ہین دل بیدسترس کی تیلیان
کتنی ہی سکین نہ ٹوٹین پیش ویس کی تیلیان	ہم پھڑک کر توڑتے سارے قفس کی تیلیان

پر نہین ای ہم صفیرو اپنے بس کی تیلیان

اور ممکن نہ تھا کہ ساتھ تیرے بروگن نبکر نکل کھڑی ہوتی غرض اسیطرح آپس مین گفتگو رقت آمیز و تحیر انگیز کرکے جوگن بین کاندھے پر دھر کر رخصت ہوئی اور آبادی سے مُنہ موڑ کر سیدھی طرف جنگل کے گئی یہان ماہ منیر کی حالت اور بھی دگرگون ہوئی اور طبع مغموم قرین جنون چندروز مین جو تاب و طاقت باقی تھی بالکل سلب ہوئی اور لاغری تمام بدن پر ایسی مسلط ہوئی کہ سواے مشت استخوان کے کچھ باقی نہ رہا فلک سے مخاطب ہوکر اور اپنی صورت دیکھ کر کہنے لگی

شعر

ہوچکا خنجر بیداد کا بسمل ٹھنڈا کے ہوا اب تو کلیجہ ترا قاتل ٹھنڈا

غرض بنگلہ کے ایک گوشہ مین مثل تصویر بیجان پڑی رہتی اور ہردم گردش چرخ کے ہزار صدمہ دل نازنین پر سہتی اور اکثر اوقات جانب صحراے یاس و نومیدی کی طرف ٹکٹکی باندھتی اور کہتی **بند مثمن**

ناامیدی کی کرون کس سے مین جاکر فریاد	قیس صحرا مین نہ ہی کوہ پہ غمگین فرہاد
دام صیاد سے بلبل نہ ابھی ہی آزاد	اور نہ زندان مین ہی زنجیر کا خانہ آباد

کون غمخوار ہی اپنا کہ جو دے اسدم داد
مرنا بہتر ہی مرے حق مین ہی جینا ناشاد

شرح درماندگی خود بکہ تقریر کنم	عاجزم چارۂ من نیست چہ تدبیر کنم

الغرض یہان کا حال ہرروز بدتر تھا اور وہ جوگن غم کی بروگن جنگل مین **شعر**

لیے بین پھرتی تھی صحرا نورد	تن خاک خاک و رخ زرد زرد

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اتفاقاً بعد کئی مہینے کے گذر اُس جادہ پیمائے بادیہ طلب کا ایک صحرائے خونخوار مین ہوا کہ ہر شجر اوسکا سر بفلک کشیدہ تھا طائران طوبیٰ اگر قصد بلند پروازی کا کرتے اور چاہتے کہ عالم لاہوت کی میدان مین سیر کرین تو ان درختون پر آکر بیٹھتے اور وہان سے میدان لاہوت مین جاتے اور دانہ قدس کھاتے ہر خار دشت ناہنجار کا ایسا نوکدار کہ جب قاصد اندیشہ مرغان اوسے اجنبہ اس طرف گذرتا پائے حال چھنکر خونچکان ہوجاتا جانوران درندہ وگزندہ کا مسکن تھا اور مرغان صحرائے کا نشیمن صحرائے خونخوار نہ تھا مالک سقر نے دوزخ کا نمونہ بنایا تھا ہوائے گرم وتمازت آفتاب سے پائے اندیشہ قاصدان اوہام مین تبخالہ پڑتے تھے اور جانور زبان نکالے فرط تشنگی سے پھڑپھڑایا کرتے تھے کوئی دم بدیر نہ چرند گزند اسمین ایک جا ٹھہر نہ سکتے تھے شل ریگ روان ادہر اودہر مارے مارے پھرتے تھے دیکھا کہ رات قریب ایک پہر کے گذر رہی چونکہ زندگی سے تنگ آگئے تھے اور چاہتی تھی کہ لقمہ کسی دام ودد کا ہوجاؤن تو اوس صعوبت و سختی و رنج والم سے نجات پاؤن یہ سوچکر ایک جگہ جھاڑ کر مرگ چھالا بچھا کر بیٹھی اور دل مین کہنے لگی کہ افسوس محنت ومشقت وسفر کی شدت رایگان گئی اور کہین اوس یوسف گم گشتہ کا پتہ مثال عنقا ہتوا رہی لگا پائے طلب سے جہان بھر چھان ڈالا کہین اوسکا سراغ نہ ملا نہ رہبر ہاتھ آیا کہ اوس تک پہونچاتا نہ کوئی تدبیر بن پڑی کہ ناخن فکر سے گرہ مدعا دلی کھلتی شاہزادی یون چھوٹی کتاب احت وآرام کی طاق پر رکھی اپنے بیگانون کو بیٹھ دی دشت بیابان ویران وآبادی وشہر ونگر بستی وکوہ وصحرا کی خاک چھانی مگر دار الملک حصول تمنائے دلی مین نہ پہونچی

نہ کہین اتبک اُسکا پتہ لگا آئندہ	فرد
نہ بینیم کہ تا کردگار جہان	درین آشکارا چہ دارد نہان

یا مجیب الدعوات یا حل المشکلات یا مسبب الاسباب تیری ذات ارحم الراحمین واکرم الاکرمین ہے مجھے اس بلائے جانستان سے نجات دے اور اوسکا پتہ وسراغ کہین لگا دے کیونکہ شعر

تو گفتی ہر آنکس کہ در رنج وتاب	دعائے کند من کنم مستجاب
چو عاجز ہا بندہ دانم ترا	درین عاجزی چون نخواہم ترا

یہ کہکر دل بہلانے کے واسطے بین بجانے لگی اور سوز وگداز وغم واندوہ کا ترانہ گانے لگی کہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

رفیق و مساز اُسکا اسوقت عالم تنہائی سُنسان جنگل مین سوائے بین نوازی کے کوئی نہ تھا
قدرت ایزدی یون سے تھوڑے عرصہ مین یہ سمان بندھا کہ صدائے واہ واہ مرحبا احسنت خوشباش
کی ہر جڑی بوٹی پتے پتے ذرہ ذرہ کی زبان حال سے نکلنے لگی حتیٰ کہ دور دور سے چرند پرند
گزند گوے وار چوگان شوق ذوق سے دوڑے اور اوسکے گرد پیش حلقہ باندھکر سُننے لگے
اور ایک عالم سناٹے کا ہر طرف جلوہ گر ہوا وحشت و رمیدگی جانوران وحشی سے دور بھاگی اور
دائرہ نشین آرام و سکون کے ہوئے محویت کے عالم مین بیخود پڑے تھے اور ایک دوسرے پر
آگے پیچھے سر دہر کر کوئی بیٹھے کوئی کھڑے تھے آہوان وحشت سرشت سر جھکائے تھے نزدیک
اوسکے آئے تھے پانی چشمون کے مثل او چھلنے لگے اور دریا منجمد آتش نغمہ سے پگھلنے لگے اور
جاری ہوئی پاؤن باد پائے صرصر کے بھاری ہوئے جسنے سُنا دوڑ آیا اور سر دُھنا ماہتاب نے
فرش چاندنی کا بچھا دیا تھا اور صدائے بین نے وحشیان دشتی کو سُلا دیا چاند آسمان پر ٹھٹک کر
رہگیا آب سریع السیری کا اوسکے آنکھ سے بہگیا مُرغان اوسکے اچنبھہ جھوم جھوم کر درختون سے
کرنے لگے مثل طاؤس رقاص آس پاس اوسکے پھرنے لگے جسطرف نظر اوٹھاتی چرند پرند کو مثل
مُرغ بسمل تڑپتا پاتی تار ہائے بین سے دریائے نغمہ یون موج زن ہوا کہ فرط خجلت سے زیر زمین
صاحب ارغن ہوا ورنہ تھا کہ آسمان سے چاند زمین پر آئے اور دف اپنا اُسکے سنگت مین
بجائے مگر چار طرف سے ابر سیہ آیا اور اوسکو پردہ مین چھپایا پانی برسنے لگا گھٹا چھا گئی
فصل بارش کی آگئی پرندون کے مزہ مین خلل آیا پرون کا نمگیرہ بنایا جوگن کو بھیگنے سے بچایا
الغرض عالم ذوق و شوق مین یہانتک بین بجائی کہ خود وجد مین آئی تیغ صدائے بین سے آپ
بھی مرغ بسمل کی طرح لوٹنے لگی اور تڑپ تڑپ کر غلبۂ ربودگی سے ٹھنڈی ہوئی نبض ایسی ساکت
ہوئی کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام آکر دیکھتے اصلا حرکت محسوس نہوتی وحشیان دشت کہ غش مین
پڑے تھے بعد آنے کچھ ہوش چلے گئے کچھ بدستور پڑے رہے اور بعد عرصۂ دراز جوگن
نواز کو بھی افاقہ ہوا اُکلبلا کر بیدار ہوئی اور سنبھل کر بیٹھی مگر چشم آلود غم سے طاری آنکھین
بھاری گویا خمی تڑپ نکال سے سرمست الست تھی قضا کار اوس جنگل کے ایک درخت
بلند پر کہ سر بفلک کشیدہ اور طوبےٰ خلد برین کا نور دیدہ تھا ہر شاخ اوسکی برسون کی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

راہ سایہ انداز اور مثل شاخ سدرۃ المنتہی کے سرفراز تھی ریشہ بیخ اوسکے کا بیخ اشجار عالم
شش جہت سے التیام پذیر وچسپیدہ گی گیر تھا اور اسی کے سبب تمام اشجار سرسبز و شاداب
خشکی اونکی خشکی ریشہ اوسکے سے توام تھی اوس درخت پر آشیانہ سیمرغ تھا دو بچہ اوسکے اوسمین
تھے یہ صدا اے درد آمیز وجد انگیز بین د جوگن کی سُنکر سیمرغ سے کہنے لگی کہ آواز آدم زاد
کی ایک سوز و گداز کے ساتھ آتی ہے دل پھاڑتی ہے جگر جلاتی ہے یقین ہے کوئی بیچارا
خانمان آوارہ ہے آفت رسیدہ رنج والم دیدہ ہے امید شفقت پدری سے یہ ہے کہ اوسکو
ڈھونڈھکر یہان اوڑلاؤ کہ دیکھین صانع مطلق نے ترکیب خلقت انسان کی کس طور سے
کی ہے وقت طلوع آفتاب سیمرغ آشیانہ سے پرواز ہوا تمام عالم اوسکے پرون کے سایہ سے
سیاہ تر از شب یلدا ہوگیا اور روشنی آفتاب کی چھپ گئی بوے آدم سونگتا سونگتا وہان آیا کہ
جہان جوگن غمگین بروگن بیٹھی تھی دیکھکر اس سیہ بلا کو ہول کھاکر بیہوش ہوئی اور وہ اوسکو
اوڑاکر بچون کے پاس لے گیا بچّے ترکیب انسان دیکھکر نہایت متعجب ہوے اور آواز

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مُہیب چین بین کرنے لگے ہوش جوگن کے جاتے رہے اور سکتہ مین آگئی بعد کچھ وقت کے افاقہ ہوا قدرت ایزدی سے بچہ گویا ہوے دست شفقت اُسکے سر پھیر کر کہنے لگے خاطر جمع رکھ اور خوف وہراس کو دل نازک مین راہ نہ دے تو اور حال اپنا مفصل بیان کر حتی الوسع بر آمد کار تیرے مین کوتاہی نہ کیجاویگی جوگن سُننے اس کلمہ غم گزا سے شگفتہ خاطر ہوئی اور گرد تردد و تالم اوسکے صفحۂ دل سے جاروب کشی تسلی بچون سے شُستہ و رفتہ ہوئی احوال رنج و ملال گذشتہ اپنا روبرو بچّون کے گزارش کیا اور بہزار مجبوری چند روز مقام کیا آخر ایک روز نہایت گھبرائی اور شاہزادے کو یاد کرکے بہت چلّائی تب بچّون نے سیمرغ سے کہا کہ اب اسکو منزل مقصود پر پہونچانا عین قرین صلاح عقل صواب اندیش ہے سیمرغ نے کہا تسلی رکھ کل تجکو انشا اللہ تعالی ایسی جگہ پہونچاؤنگا کہ بوے گل سُراغ تیرے دماغ مین پہونچے یہ کہکر بعد چند ساعت اوڑا اور ادھر اودھر منڈلا کر پھر آیا پس جسوقت فیل سیہ چہرہ شب خرطوم ذو ذنب کی دبا کر دندان ستارہاے خندان کے زمین پر گاڑ کر جادہ پیماے بادیہ تحت الثرا کا ہوا اور سیمرغ زرین بال آفتاب کا آشیانہ مشرق سے نکلکر پرہاے شعاع پھیلا کر تیز پرواز کوہ قاف سیما کا ہوا سیمرغ نے جوگن کو اپنے بازو پر بٹھلایا اور پر کھول کر آسمان کی طرف بلند پرواز ہوا اتنا اونچا کیا کہ جوگن کے کانون مین مشورہ امور عالم دُنیا کا زبان ملایک سے آنے لگا احوال بودنی دُنیا کا سُنکر جوگن گھبرائی اور بعد دو پہر کے وہ ایک پہاڑ پر اوترا اور جوگن سے کہا یہان البتہ تیرا مطلب کچھ بر آئیگا اور نقش مُراد کرسی حصول مطالب پر ربع بیٹھے گا پھر آگے خداے تعالی مسبب الاسباب ہے کہین نہ کہین شاہزادۂ گم گشتہ کا سُراغ لگائیگا یہ کہا اور ایک پر اپنا نوچ کر حوالہ کیا کہ جب تجھپر کوئی مُصیبت سخت آئے اور اوسکی تدبیر سے تو ناچار ہو جاے عود کو آگ پر رکھکر پر کو اوسکی خوشبو دنیا مین آسی دم حاضر ہو کر مشکل کشائی تیری کرونگا اور چار موجہ طوفان بلا خیز خرابی سے ساحل مُراد پر پہونچاؤنگا یہ کہکر سیمرغ تو اُڑ گیا اور جوگن بیٹھی رہی

مثنوی

نہ کوئی اوسکے وان پہ تھا ہمراہ — غیر ذات خداے غیب آگاہ
بیٹھی تھی ایک جا پہ وہ حیران — مثل تصویر صورت بیجان
دل مین کرتی تھی سو طرح تدبیر — جس سے آجاے راست تا تقدیر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہر گھڑی لب پہ جاری تھی یہ دعا
جلد امید اے خدا بر لا

جسکی خاطر لیا ہی مین نے جوگ
ہی غذا کی جگہ یہ خون کا بھوگ

جلد اسکا کہین لگادے سراغ
دلیہ اب رکھہ نہ میرے درد کا داغ

اور کبھی خنجر مضمون غزل شہیدی سے شہید ہو کر زبان آتش فشان سے کہتی **غزل**

دل چاک چاک عشق مین ہر سینہ داغ داغ
اس چاک چاک سے ہی خیابان داغ داغ

ہین تیرے دور زلف سے ای شمع تیرہ روز
ہی میرے شب سیہ سے فلک کا چراغ داغ

دل مین ہین ایسے شعلہ کہ شعلہ ہو جلکے راکھہ
سینہ مین ہین وہ داغ کہ ہو جس سے داغ داغ

کیون داغ کو نہو مرے دل کا فضا پسند
صحرا ہی وحشیون سے یہ دل اور کلاغ داغ

دل ہو گیا ہی اپنے سیہ روزیون مین گم
پوچھون اندھیری رات مین کس سے سراغ داغ

چاک دل و جگر مین بسا جب سے سوز عشق
جلتا ہی آگ رشک سے اور ہی ادجاغ داغ

اس شعلہ کا ہی ذکر شہیدی کو رات دن
اوقات سے ہمارے ہین اہل فراغ داغ

اور کبھی سوز درونی سے بھڑک کر بہ آواز دردناک یہ جوگی نامہ میان ولی محمد نظیر اکبرآبادی کا وجد کے عالم دوزانو بیٹھکر گاتی **جوگی نامۂ نظیر**

ہو رقم کس قلم شوق سے ای غنچہ دہن
اشتیاق کہ بدیدار تو دارد دل من

دور جبدن سے ہوا تجھہ چمن حسن سے مین
نہ مجھے باغ خوش آتا ہی نہ گلشن نہ چمن

چشم نمناک جگر چاک پریشان خاطر
چاک پر چاک گریبان سے لگا تا دامن

رات دن ہجر مین جوگی سا بنا رہتا ہون
بیقراری سے تیرے نام کی جپتا سمرن

دوش پر بار الم کانون مین غم کے مندرے
اشک کے تار گلے مین پڑے ہنسلی کے سمن

دمبدم آہ کی تونبی سے بجانا یہ صدا
دیکھیے کون سے دن ہم مین ہمین نیگے درشن

پیرہن گیروا اور تن کے اوپر چھایا بھبوت
سر سے لیا نون تلک خاک ملے سو سومن

گر رہے جیتے تو جینے کی نہین فکر ہمین
اور جو مر جائین تو ہرگز نہین پروا ے کفن

ہم نقیرون کے تئین کام ہی کیا استل سے
وہی استل ہی جہان ہار کے بیٹھے آسن

خاک پر سو رہے رکھہ سر کے تلے ہاتھہ جہان
ہی وہی تخت وہی فرش وہی سنگھاسن

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جا پڑے یاد مین اُس یار کے جس بستی مین — وہین گوکل ہو ہمین اور وہی بندرابن
پیاس لگتی ہو تو پی لیتے ہین آنسو بھر بھر — بھوک لگتی ہو تو ہین یار کے غم کے بھوجن
پھول پھلواری کی اُس دن سے نہین کچھ پروا — جب سے گل کھا کے محبت مین جلایا ہو بدن

قصہ کوتاہ یہ اشعار پڑھتی ہوئی پہاڑ کے ایک طرف چلی اور بعد قطع مسافت دس گیارہ کوس کے ایک قصر عالیشان جنت نشان رشک گلستان ارم طلسم توام نظر آیا معمار خامہ کو اگر مصالح شناطرازی اُسکے کا بہم پہونچتا البتہ کج تحریر سے بنا سخن کو استواری دیکے نقش ادر صاف گوناگون کا پرکار روانگی سے بھر کر دست کجی سے کھینچکر طرح رنگ آمیزی کی اوسکی ڈالتا لیکن بسبب عدم دستیابی کلاہ تقریر کے مجبور ہوکر دائرہ نشین بمقولہ لا یدرک کلہ لا یترک کلہ کے ہوتا سبحان اللہ بنا اوس قصر مینو سواد کا سطح زمین سے اسطرح نقش مربع مین بیٹھا کہ کارنامہ مانی وارژنگ اوسکی تعلیم کو نہ اُٹھے اور نور جہاں اُسکے بام رفعت شان پر ایسا پرتو افگن ہوا کہ آفتاب بے دریوزہ گری دامن صبح اوسکے روبرو نہ پھیلائے و قلعہ صبح نور آگین کے اگرچہ افق مشرق سے پاک وصاف نکلے لیکن چونہ گر چابکدست نے مکدر سمجھکر استر کاری نہ کی اوسکی محراب نگار رنگ کے رشک سے قوس قزح زرد و نیلی اور روشنی آفتاب کے محاذی اسکی آبداری کی حیرت سے پیلی اشتیاق بوسہ لب بام رفعت التیام اسکے مین عرش معلی یہانتک لولا مین آکر جھکا کہ ساق برہنہ ہوا لیکن تمنائے دلی نہ حاصل ہوئی سبز پوشان بہشت برین غرفہ افلاک سے روز و شب جھانکتے تھے کہ شاید کوئی بلا وے مگر نا امید ہو کر خاک حسرت پھانکتے نقاش قضا نے اس آب و تاب و صنعت سے جب خشت کو وصل کیا تھا کہ تیمر ہر چند تلاش کرتا جوڑ بنا تا قصر تنہا گویا ایک بیضۂ مدور رنگین مرغ قضا نے نکالا تھا تمام تہ مین مین کندن جڑا تھا اور در و دیوار پہ ہر طرف لعل و یاقوت و زمرد والماس لاجورد و پکھراج و نیلم ماشاء السنیا فیروزہ گوہر آبدار اپنے اپنے موقع سے بشکل جھاڑ گل و غنچہ و گلبن کے نصب کیا تھا شرم تابندگی اوسکے سے آفتاب لاذین چہرہ جب مقابل اُسکے آتا نقاب ابر منہہ پر ڈالکر شتاب نکل جاتا اور مانند دروازہ بروج افلاک کے ہر برج اوسکا سر بفلک کشیدہ تھا اور نظرات کواکب کا نور دیدہ تعمیر یافتہ انسان کا نہ تھا گویا ملائک رصد طلسم کشا ارتفاع شناس نے عجب ہی صنعت کے ساتھ بنایا تھا اور بمنزلہ سبع سیارۂ فلک نے ہر ستارہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اپنے اپنے تاثیر وقت موعود پر عیان کرتا تھا دن کو تین رنگ بدلتا تھا اور خود آفتاب اُس سے طلوع ہوتا یعنی صبحدم جب آفتاب طلوع ہوتا رنگ وسکا زنگاری ہو جاتا اور جب خورشید خط استوا پر خیمہ زن ہوتا لون اسکا زردی مائل ہوتا اور ہنگام غروب نیر اکبر رنگ وسکا مائل بہ سفیدی ہو کر سرخ مثل لعل بدخشان کے ہو جاتا غرض خواص حرباکے اوس سے عیان اور ہر دم مقابل آفتاب کے رنگ وسکا نوع دیگر نمایان اور رات کو بجاے شمع و چراغ ہزار رنگ کے ستارے اپنے اپنے دائرے مین چشمک زنی کرتے اور مثل مہتاب جہانتاب کے ماہ طلسم کار کی ضیا سے تودہ نور کے ہر کوے و برزن مین پھرتے اور ہر مکان مین گو ہر شب چراغ خود بخود ایسے روشن ہو جاتے کہ اگر موسی علیہ السلام دیکھ پاتے تجلی طور کو چھوڑ کر یہین آتے مثنوی

عاشق خورشید تھا وہ قصر روسا زار م	مثل حرباکے بدلتا رنگ تھا ہر ایک دم
تھا خزان سے ہر فصل مین امین وہ یون	عالم بالا پہ باغ خلد خندان ہوئے جون

صحن صفا آگین کدورت رفتہ مین فوارہ عجب کیفیت سے اوچھلتے تھے کہ اسکے معائنہ سے ساون بھادون کف افسوس ملتے تھے طلسماتی درختونکی شاخون پر طاؤس نے چاندی کے جواہرات کے پکھو سے اپنی اپنی بولی مین ہزار بولیان بولتے تھے گویا نغمات داؤدی میزان صدا مین تولتے تھے اور فصیلون پر طاؤس مرصع ہزار رنگ سے رقصان فلک اونکے عشق مین رات دن تہ و بالا و سرگردان فی الحقیقت اگر سمار اس گلزار بے خزان رشک بہار کو دیکھ پاتا دست صنعت خورنق کی رنگ آمیزی سے اوٹھاتا اور عرق خجلت ناصیہ حال پر پاکر سراپا تر ہو جاتا اور ادریس علیہ السلام اگر دنیا مین اوصاف اوسکے سن پاتے بہشت کو نہ جاتے یہین آتے دروازہ اوسکا مانند چشم بر انتظار عاشق اشکبار کے کشادہ اور پاسبان چوکیدار طلسم کی بندوق و تلوار ہاتھون مین لیے چوکی و پہرہ پر مستعد و آمادہ غرضکہ وہ ایوان جنت نشان صورت دمثال اپنے آئینون مین کہ ہر جا تعبیہ تھے دیکھکر آپ اپنے اوپر شیفتہ تھا اور مانند ماہ طلعتان نہ ہرہ جبین آئینہ پیش نہادہ کے اپنی صورت پر آپ فریفتہ تھا ابیات

پلا ساقیا آب کوثر کا جام	کہ ہون جسکو پیکے مین شاد کام
کرون سیر قصر طلسمات کی	کہ دل مین تمنا ہے اس بات کی
ملے کوئی ہمجنس گر اپنا وان	کرون درد و غم اپنا اُس سے بیان

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سنون بعد ازان اوسکا رازو نیاز — ہم ہوکے پھر با دل جان گداز
کرون دفع دشمن کو تدبیر سے — چھوڑاؤن مین قیدی کو زنجیر سے

داستان جانا جوگن کا اندر محل کے اور ملاقات کرنا وزیرزادۂ خردمند سے اور اپنے
اپنے احوال سے اطلاع کرنا اور تدبیر کرنا وزیرزادہ رہائی کی بذریعہ سیمرغ کے

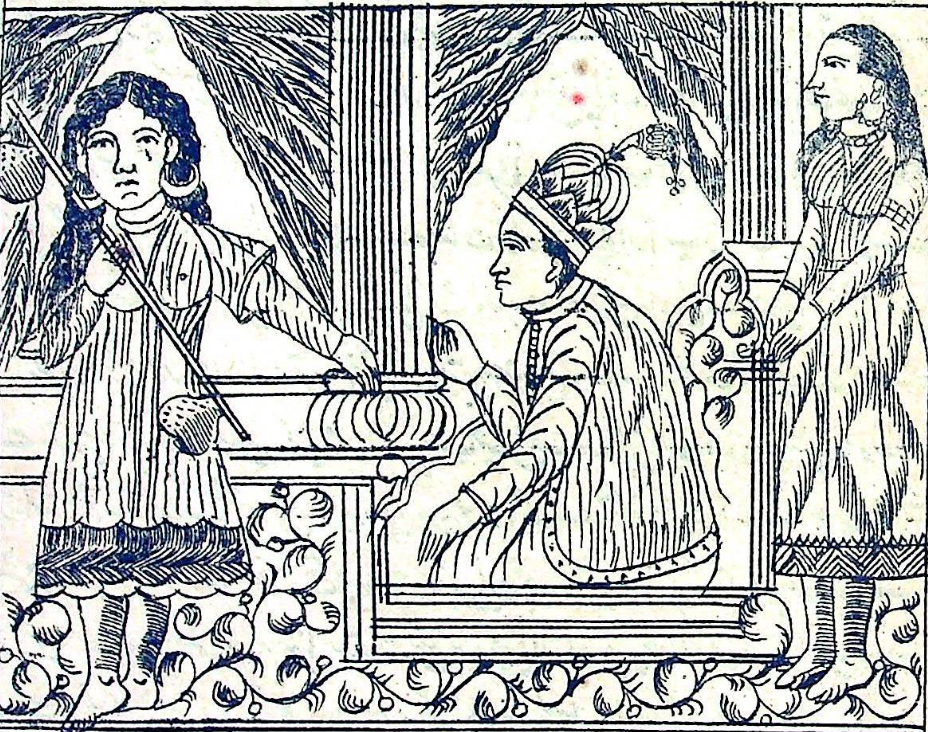

رنگ پردازان ایوان داستان وطرح اندازان کاخ بیان نے اس طاقچہ نیلوفری زنگار گون اخبار کو
رنگ لاجوردی مداد سے اسطرح منقش کیا ہی کہ جسدم جوگن نے اوس مکان طلسماتی کو بچشم غور بنظر
انداز کیا طائر ہوش آشیانہ دماغ سے پرواز کرکے اسیر دام تحیر و تعجب کا ہوا اور دریاے تیز رفتار
اندیشہ کا خار بوالعجبی سے افکار و ابلہ نما ہوا پیمانۂ وہم مین مے قصد گلگشت لبریز سیہ مست ہوئی
اور بباعث عدم دلیر روی کے سب بے پا و دست آخرکار

مثنوی

نہایت سوچ کر دل مین زبان سے — لگی کہنے کہ ای نادان یہان سے
بڑھا کر اب قدم تک اوسکی کرسیر — خدا چاہے تو ہوگی سب طرح خیر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بہت آباد و ویرانہ کو دیکھا ۔ تماشا یہ نہ دیکھا پر کسی جا
مقرر یہ مکان پریون کا ہوگا ۔ ولیکن کھائیو ہرگز نہ دھوکا
جو کچھ کرنا خدا کو ہوگا منظور ۔ وہی ہوگا مین ہون اسجا یہ معذور

غرض یہ کہکر بیدھڑک قدم دہلیز پر رکھا پاسبان و چوکیدارون نے اُسی دم بندوقین سرکین
اور حملہ آور ہوے اور شور و غل مچایا مگر چونکہ طلسم نژاد تھی اُسکے دل مین ذرا خوف نہ آیا اور بیخوف
و خطر اندر چلی دیکھا کہ رنگ برنگ کے مکان مینو نشان ہر طرف بنے ہین اور فرش فروش اطلس
و مشجر اور کمخواب کے بہ تکلف بچھے ہوے اور ہر جا موقع موقع پر اقسام گلاس جام و ساغر و ساتگین
و صراحی و شیشہ ہمہ گل رنگ دو آتشہ ارغوانی زعفرانی سے لبالب و لبریز ہین گویا انتظار
میخوارگان ہی اور بس ہر سطح سطح فلک سے صاف تر اور در و دیوار آب و تاب مین آئینہ
خورشید سے شفاف تر عکس گلہاے رنگین ایک دوسرے سے یون نمایان کہ آئینہ مین تمثال
اور محراب مرصع کار کج ادلے قوس قزح سے بہتر بہمنوال وسط قصر مین سات گنبد چھوٹے چھوٹے
سے مانند ہفت طبقہ آسمان کے پُر زیب گوہر شب چراغ سے روشنی لیلۃ القدر پوشیدہ اونکے
رشک داغ سے گلہاے طلسم اشجار زمردین مین عجب تاب سے شگفتہ کہ گلہاے باغ جنان مارے
شرم کے چشم نظارہ سے نہفتہ تھے جسوقت سحر گریبان نیچہ خورشید سے چاک کرتا ہر گنبد جلاے
روشنی سے صبح روشن ضمیر کا دم بھرتا سقف مرصع کار رفیع الشان مین جھالردار پنکھا آویزان صدمہ
باد سے اگر کچھ بھی جنبش پاتے گلہاے طلسم برنگ گلہاے فصل بہار شگفتہ و خندان ہوتے اور
لہراتے اور درمیان اون گنبدون کے ایک چھوٹا سا بنگلہ گنگا جمنی انیٹون سے تعمیر رفتہ عجب ہی
خوبی کی موج مار رہا تھا اور وہ لاجوردی تحریر ہر طرف کھچی ہی کیا ہی لطف و زیب و زینت دے رہی
ہی کہ گویا کسی استاد چابکدست نے صفحۂ اول مطلاے مصحف مجید پر جدول لاجوردی و زنگاری
و شنجرفی کھینچکر مذہب کیا چھت اُسکی سونے کی کڑیون اور چاندی کے تختون سے پٹی ہوئی
اور ہر طرف آئینہ وصل کیے ہوئے وہ صفائی کا جلوہ دے رہی ہی کہ راز پنہان ازلی و
ابدی اس سے بالکل عیان اور ایک کلس سنہرا خوبی و تکلف کے ساتھ رصدبند نے بلند
کیا تھا کہ ارتفاع آفتاب سمت بیت اسکو دیا تھا جو کوئی اوسکو دیکھتا بے شائبہ تکلف کہتا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

گلشن نہین ہی مرغ زرین پر وبال خورشید جہانتاب نے چونچ بیضہ سے نکالی ہی فی الواقع اگر بانی روم زندہ ہوتا دیکھکر اوسکی رنگ آمیزی کو تختۂ ارژنگ بحر ندامت مین ڈبوتا قصر فردوس برین کو روبرو اوسکے رفعت نہین اور گلزار ارم شداد کو مقابل اوسکے بجز پوشیدگی منزلت نہین اور پیش صحن اوسکے ایک حوض مربع دہ در دہ عطریات سے لبریز جسدم پانی اوسکا جوش کھاکر اچھلتا باران نکہت ارباب نظارہ پر ترشح پذیر ہوتا اور تر کرتا اور قوت شامہ سبقت صحرائے ختن پر لیجاتی اندر اوسکے ایک پلنگ جڑاؤ ایسا بچھا تھا کہ پٹیان مرجان کی تراشی اور ہر پایہ زرین پر جواہر ہر قسم کے نقاشی اور بناوٹ مین اوسکے ہزار رنگ کے گل شگفتہ و خندان چشم نظارہ کو شمیم فراوان رنگینی بداماں فرش مکلف بچھا ہوا اسپر اور ہر پایہ بر بالاے دو دو گز ایک ایک درخت طلسم بیکیا کھڑا ہوا اور ہر شاخ پر ایک طاؤس مرصع دم صراحی گردن بیٹھا ہوا اور شکم اوسکا مشک اذفر و عنبر و عطر سے بھرا ہوا جسوقت ذرا صدمہ باد شجر کو ہلاتا طاؤس رقص کرتا فوارے خوشبو کے ایسے اسکے منہ سے اچھلتے کہ صحراے تاتار و چین و ختن فرط شرم سے سبزہ کو خشک کرتے تا غزالان مشکین اسمین آوین اور لب چرا کے واسطے نہ کھولین جوگن نے دیکھا کہ مکان مکین سے ایسا خالی ہی جیسے جسم روح سے مگر پلنگ پر ایک جوان سترہ اٹھارہ برس کا سن و سال طرحدار صاحب جمال لاغر و نزار خاکسار و بیقرار و درماندہ از خویش و تبار مہجور از یاران غمگسار سیماب دار پر اضطرار گل رخسار و سینہ لالہ سان داغدار بہ جگر خلیدہ حسرت خار سخت برگشتہ اختر سر گشتہ ناشاد کام کم کردہ گوہر مراد پر و بال سوختہ تر مثل سمندر لب ساں ابر چشم تر لیٹا ہوا مثل نشتر ہر رگ و پے خلیدہ کے ہزار بیقراری و اضطرابی کے کروٹین بدل رہا ہی اور اوسکا شرارۂ آہ پلنگ پر یون جاتا ہی کہ جیسے چرخ سے شہاب ثاقب زمین پر آتا ہی ہر دم لب پر آہ سرد جاری اور ہر بن مو سے سیلاب خون طاری فوارۂ خون آنکھون سے اوچھلتے ہین اور ہر دم ترانۂ غم و الم لب سے نکلتے ہین فرش مکلف پر گویا ریزہاے الماس ڈالے ہین ہر لحظہ بیقرار ہو کر کروٹین لیتے ہین آپکو سنبھالے ہین دمبدم آسمان کی طرف نظر کرتا ہی اور گھٹ گھٹ روتا ہی اور سر رشتۂ سرشک مین گوہر مضمون غزل شہیدی کا پروتا ہی

غزل

خورشید ہو گر دل کی میری ایک شرر آتش
ہر ذرہ ہو کانون ہزاران سقر آتش

بے سوز محبت نہ مٹے دل کی سیاہی
آہن کو بنا دیتی ہی ہر سنگ زر آتش

گلزار محبت مین ہون ایک شجر نار
بیخ و تنہ و شاخ و گل و برگ و بر آتش

داغون کو تھا اشک سے ہر طرفہ طراوت
گرمی کے دنون جیسے ہو شاداب تر آتش

آتشکدہ میرے سے سمندر کو ہو تسکین
پروانہ تری شمع مین ہی کس قدر آتش

نالان رہی ہم غیر کی اُلفت سے شہیدی
کب آپ کے چھینٹون سے نہو نوحہ گر آتش

اور جب موج غم و الم کی طغیانی کرتی کشتی صبر و قرار غرقہ گرداب درد و اندوہ ہوتی ساحل نجات کیطرف تکتا اور کہتا خمسہ

کس کشمکش مین غم کے پھنسے آہ ناگہان
وہ بے غمی وہ چین وہ آسائشین کہان

ہم دل لگا کے تنگ یہ آئے ہین بیگیان
لکھدیوین ہم تو خط غلامی اُسے میان

جو عشق کی بلا سے ہمارا چھوڑا اے دل

شادی و غم جہان مین سنا کرتے تھے ہم
اگر ایک دم غمی ہی تو دل شاد ایک دم

پر ایسے بھی نصیب ہوے ہین کسی کے کم
او ترانہ آکے یان کوئی جز کاروان غم

ماتم سرا سے کم نہین یار و سرا اے دل

اور کبھی گھبرا گھبرا کر اُٹھتا ہی اور ہر طرف مایوسانہ نظر کرکے ہاے شہزادی کہکر لیٹ رہتا ہی اور کہتا ہی بند مسدّس

ہزار حیف کہ ہم تم سے تم چھٹے ہم سے
شگفتہ تر نہوے مثل غنچہ شبنم سے

روان ہین بحر بہا ہے تو چشم پر نم سے
تمہارا حال خدا جانے کیسا ہی غم سے

ہمین تو زیست سے امید ہی نہ اب باقی
حیات اپنی کا خورشید ہی نہ اب باقی

گذرنا حال ہی کیا تجھپہ اے میرے جانی
ہی مثل کاکل مشکین سے مجھے پریشانی

وطن کو چھوڑا یہ کی تمنے عین نادانی
تیری تلاش مین جنگل کی خاک مین چھانی

نشان پایا نہ سیمرغ وار یہ تیرا
رہا نہ باقی مگر اختیار یہان میرا

اے تاج سلطنت دارائی و اے سراج بزم خلافت و کشور آرائی خدا جانے تو پاے طلب سے خارستان بلا خیز طی کر شہرستان مُراد مین پہونچکر شاہد حصول مُراد دلی سے ہم آغوش ہوا یا نہین ہمین تو گردش فلک نے فلاخن رنج و اندوہ سے ہزار بار گھما کر پھینک مارا نہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مثنوی

سوائے ذات خدا کے نہ کوئی ہی غم خوار — کرون مین کس سے بیان غم اے پری رخسار
یہان مین آتش حسرت سے جلکے خاک ہوا — جلا وطن ہوا آوارہ و ہلاک ہوا
امید کب تھی کہ تم سے جدا مین ہوؤن گا — سرشک چشم سے دن رات یہان پہ روؤن گا
اگرچہ عیش میسر ہی ہر طرح اس جا — پہ میری دل کو نہ واللہ اسکی ہی پروا
بلا وصال تیرے اگر تو زندگانی ہی — وگر ہی ہجر تو پھر مرگ کی نشانی ہی

یہ کہکر پلنگ پر سر مارا اور تڑپ کر در و دیوار سے ٹکرانے لگا زیب النسا یہ حال پر ملال دیکھکر دل مین نہایت متعجب ہوئی کہ خدایا یہ کون بیچارا آوارہ جگر پارا چشم خونچکان اشک انگار رہی کہ اوسکے کلام پر سوز و گداز سے آتش مشتعل سینہ اور بھی بھڑک اوٹھی اور کون شہزادہ ہی کہ جسکے مفارقت سے یہ آتش غم بجگر افتادہ ہی مقرر یہ آدم زاد میری طرح گرفتار دام مصیبت ہی اور کس دیو پری نے اوڑا کر اوس مکان طلسمات مین قید صید کر رکھا ہی اوسکے پاس چلیے اور حال زار کما حقہ دریافت کیجیے شاید سراغ منزل مقصود کا ہاتھ لگے یہ سوچکر بیدھڑک اسکے روبرو آئی اور بآواز حزین و درد آمیز زبان پر لائی حضرت کو میری بندگی وہ اسکی صورت کو دیکھکر ٹھٹک گیا اور مانند مصرع آب دیدہ کے جھجک گیا اور چشم گوہر بار کو کھولکر جو دیکھا تو بشکل آدم زاد نظر آئی نہایت طبیعت گھبرائی کہ ناحق یہ بیچاری خنجر بیداد اوس ظالمۂ خونخوار سے بیجان اور مثل ذبیحۂ عید قربان قربان ہو گئی پوچھا اے اجل رسیدہ تو کون ہی کہ آپ اجل کے پنجہ مین آیا چاہتی ہی اور گل رخسار نازک پر بے آمد وقت موعود خنگل گربہ موت کا کھایا چاہتی ہی رنگ عارض ارغوانی کیون زعفرانی ہی اور پنڈے پر راکھ بھبوت جوگیانہ ملا کیا دل مین ٹھانی ہی کسکے اوپر جوگ کیا کسکے غم مین بروگ لیا کسکے پنجۂ غم سے چاک جگر ہی کسکی مفارقت مین ہر اشک رشک گوہر ہی کس گم گشتہ کی تلاش ہی کسکے خار درد سے سینہ خراش ہی

مثنوی

کہان سے آئی تو گھر مین اجل کے اے نادان — رخ تجکو دیکھنے سے تصویر سان ہوئمین حیران
وہ کون جسکے لیے جوگ تو نے سر پہ لیا — بتا مجھے کہ یہ غم کس لیے جگر پہ لیا
ہر اشک چشم سے کیونکر یہ تیرے جاری ہی — تمام جسم پہ رقت یہ کیونکہ طاری ہی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

یہان نہ کوئی بھی مدت سے آکے ٹھہرا ہے
تو ٹھنڈی سانسین بھرا ایک دم ہو کس لیے لیتی
یہ کچھ سرا نہین ایک دیونی کا ٹھہرا ہے
تو جان اپنی عبث موت کو ہے کیون دیتی

برخیز برخیز تا پاہی داری بگریز کلام دردالتیام اسیر دام رنج والم کا سنکر جوگن ہنسے سرشک چشم خونفشان سے چہرہ کو گلناری کیا اور خامہ تکلم سے بمداد تقریر صفحۂ بیان پر اس باجی کو لکھا رہا جی

اس دل کو نہ کچھ سوز نہ کچھ درد ملا ہے
ہم سخت گرفتار مصیبت ہین الٰہی
ناحق ہمین دکھ دینے کو بیدرد ملا ہے
دوزخ بھی ملا ہے تو ہمین سرد ملا ہے

صاحب من اولاً آپ اپنی سرگذشت و حقیقت حالات رنج و مصیبت و قلق و غم والم و صعوبت و شدت اندوہ درونی خستہ جگری اسیری گرفتاری قیدی صیدی بیکسی و درماندگی کی بیان فرمایئے بعد ازان ماجرائے غم افزا و حال جانگزا اس شکستہ خاطر برشتہ جگر کا مفصل سنیئے دیکھا دوستے کہ غنچہ دہن دل اپنی سرگذشت بیان کرنے سے پریشان ہوکر بکسی جاتی ہے اور پہلے سر مخفی اپنا زبان پر نہین لاتی ہے ناچار او بیرا اسیر دام مصیبت نے پہلے بند مثمن لف کا پڑھا کہ گوش دل سے سن

بند مثمن

سوزش سینۂ افکار رقم کرتا ہون
بیوفائی جفا کار رقم کرتا ہون
ستم و ظلم یار رقم کرتا ہون
دلبرا شرح پریشانی من گوش کنی
ریزش دیدۂ خونبار رقم کرتا ہون
ضربت تیغ ستمگار رقم کرتا ہون
یعنی بے مہری دلدار رقم کرتا ہون
داستان غم تنہائی من گوش کنی

مجملاً حال حیرت مآل اس شکستہ بال خانمان آوارہ گریبان صبر و طاقت از بخیہ گردش چرخ دوپارہ مغموم مظلوم گرفتار دام تحیر پابند کمند تحیر بیکس و بے یار و مہجور از یاران غمگسار عشرت جدا عسرت دوچار سینہ از داغ رنج والم شل لالہ داغدار خاطر سیماب وار بیقرار برگشتہ اختر خاکستر بستر جگر پر افگار ناچار زار و نزار بر لب آہ سوزان چشم گریان دل بریان سوختہ آتش فراق اندوختہ متاع افتراق آرمیدہ یا بیگانہ رمیدہ از یگانہ روی راحت ندیدہ جان بلب رسیدہ خار رنج بہ جگر خلیدہ بوے عشرت نشنیدہ برق وش خاطر طپیدہ شاخ تاک فرحت بریدہ قامت از بار صعوبت ہلال آسا خمیدہ رنگ آرام از چہرہ پریدہ نشو و نما یافتہ وطن جادۂ پیمایے بادیۂ محن اجل طلبگار از زندگی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بیزار دل بستہ ہمچو غنچہ پریشان خاطر چون گل نعمدان شل مرغ گم کردۂ آشیان ہر سو نعرہ زنان کلاہ رنج ہر روزہ بر سر نہادہ تیغ غم فرسا پاپیادہ ہوش و حواس از دست دادہ خواب و خور فراموش بار زندگی بردوش بے مونس و بے یار بیلے خاطر از خار ہجران افگار اسیر دام بلاے ناگہانی غذا خوار غذان جانفشانی کا اوپر اس طرح کے ہے کہ بیچ حسن آباد ولایت کے ایک بادشاہ جہان پناہ دادگر خدیو کامگار خسرو عالی مقدار کیوان طارم خورشید علم برجیس حشم ناہید خدم ساتھ عدل و انصاف کے حکمران تھا عہد اسکے مین گرگ گوسپند کا پاسبان اور شیر بڑہ نگہبان تھا پروانہ کو اگر شمع جلاتی تیغ گلگیر سے اپنا سر بھی نہ سلامت پاتی اللہ تعالی جلشانہ نے بعد مدت دراز خانہ اُمید کا اُسکی ایک شمع شبستان خلافت سے روشن کیا نام اوسکا شاہزادہ دلپذیر رکھا چونکہ حسن و جمال مین شہرہ آفاق تھا لہذا دلپذیر ہر صغیر و کبیر و برنا و پیر کا تھا اور یہ گرفتار دام بلا اس شاہزادہ والا تبار کا ہم عمر اور وزیرزادہ المسمی بہ خردمند ہے باہم ایک جا نشو و نما یافتہ اور دونون مثل بادام دو مغز کے زندگی بسر کرتے تھے چونکہ طبع مبارک شاہزادہ عالیجاہ کی اکثر ماہی دست پڑی تھی قضا کار ایکروز قالب شست مین پارچہ حریر کہ اسپر ایک پری پیکر زہرہ جبین رشک حور عین کی قلم مصور ثانی بہزاد سے کھچی تھی لپٹا ہوا نکلا دیکھتے ہی اُسکے شاہزادہ ہزار جان سے شیفتہ و فریفتہ ہوا اور مثل مجنون بے خانمان جادہ نورد بادیہ و کوہسار ہوکر ہر جا مثل گردباد گھومنے لگا اور یہ برگشتہ بخت سایہ کے مانند اُسکے ہمراہ تھا سمند عزم میدان طلب مین ہرچند دوڑایا مگر کنارۂ اُمید کہین نظر نہ آیا حدت خار بیابان سے پانؤن نے کار نشتر لیا اور خاکستر گرم پر بستر کیا اتفاقاً ایک رات ایک صحراے ناپیدا کنار مین اتفاق شب باشی کا ہوا اور عیش گذشتہ اور رنج و غم ہر روزہ پر نظر کرکے پیمانۂ چشم مے گلگون اشک سے لبریز کر شاہزادہ نے غش غش پیا اور کہا ناسخ

قسمت کیا ہر ایک کو قسّام ازل نے	جس شخص کو جس چیز کے قابل نظر آیا
بلبل کو دیا نالہ تو پروانہ کو جلنا	غم ہمکو دیا سب مین جو مشکل نظر آیا

شنکر اس اشعار درد بار کو یہ خدمتگذار مرہم تسلی و دلاسا زخم جگر افگار اُسکے پر رکھنے لگا کہ اے شاہزادۂ دلپذیر فضل خدا پر نظر رکھ اور ہر لحظہ درد تلخی آمیز سے رنج واندوہ کو نہ چکھ کوئی شام غم نہین کہ صبح شادی اُسکے ساتھ نہو اور باغ دنیا مین کوئی خزان کہ دامان بہار اوسکے ہاتھ نہ ہو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

یہ کلمہ منہ سے نکلا تھا کہ ناگاہ چارون طرف سے اندھیری چھا گئی اور آندھی اس زور وشور سے
چل کھڑی ہوئی کہ بڑے بڑے درخت بیخ وبن سے اکھڑ کر مثال تنکون کے ہوا پر اوڑنے لگے
ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھتا تھا اور معنی اس بلاے ناگہانی کو کوئی نہ پوچھتا تھا بعد اندک فرو ہونے اسکے
ایک صورت مہیب کریہ منظر دراز بالا مثل بلاے سیاہ نظر آئی اور دفعتاً میرا ہاتھ پکڑا اور اوڑا لایا
اور اس قصر عالی شان جنت نشان مین لاکر بٹھایا اور عشق اپنا جتایا چونکہ یہ دل بستہ محبت
شاہزادہ خانمان عیش از دست دادہ کا تھا اصلاً اسکی طرف متوجہ وملتفت نہوا چنانچہ مدت
گذری کہ صدف امید اسکی گوہر شاہوار مراد سے لبریز نہوئی اور باوجود ہزار غنج ودلال وعشوہ وآن
وناز وادا اسکی طبیعت اپنی ہرگز ہوش انگیز نہوئی ہی مین اسکا شکار نہین گو دام بلا مین گرفتار ہون
مین اسکا خواستگار نہین گو یہان لیل ونہار رہون مین آدم زاد نازک خاطر یہ دیونی غیر جنس کریہ منظر
الحق مصرعہ روح را صحبت ناجنس عذابیست الیم + ہر روز وقت شام کے آکر واہی تباہی باتین
ہانکتی ہی بک بک کر مغز کھاتی ہی خاک نومیدی پھانکتی ہی صبح منہ پھلا کر چلی جاتی ہی ہرچند انواع
جادہ تملق وخوشامد سماجت پر چلتی ہی مگر ناآشنا مزاجی وکم التفاتی میرے سے رات دن آتش
مین جلتی ہی اور چونکہ نیچہ بلا اسکے مین اسیر پا بزنجیر ہون سخنہاے شیرین ارتباط آگین سے کبھی کبھی
دل خوش کر دیتا ہون جب مطلب پر آتی ہی لطائف الحیل سے صاف ٹال دیتا ہون اس سبب سے
اور بھی جلتی ہی بھکتی ہی مرتی ہی ہر شب نہال تمنا کو آپ کلام محبت التیام سے سرسبز کرکے ہزار
رنگ گلہاے ہوس شگفتہ کرتی ہی مگر تیشہ بے پروائی وبے توجہی میری کا بیخ وبن سے اکھاڑتا ہی
ناچار بہزار حرمان ویاس دم سحر خاک چھانکر چلی جاتی ہی اور نہ معلوم کس سحر ونیرنگ وطلسم وشعبدہ
مین پھانس رکھا ہی مجکو کہ جب قصد کرتا ہون کہ مانند مرغ قفس در کشادہ کے نکل کر تیز پرواز ہواے
بیرون خرامی کا ہون مگر کیا کیجیے کہ تقدیر ایزدی گوہر بصارت درج چشم سے بالکل بے آب کر دیتی ہی
اور اصلا کچھ نظر نہین آتا ہی ناچار ہوان آشوب رکاسہ اسی بنگلہ مین پلنگ پر سر مارتا ہون اور دشنہ نا امیدی
سے بار سر حال کو اوتارتا ہون کھانے کو اگرچہ نعماے جہان میسر لیکن غذا اپنی لخت جگر جب کثرت
تشنگی سے زبان منہ مین خشک ہوتی ہی ساغر چشم تر سے آب گرم اشک پیتا ہون فراق شاہزادہ
مین نہ مرتا ہون نہ جیتا ہون اگرچہ بود وباش کو قصر جنت نظیر ملا ہی مگر دوزخ سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بدتر رنج وغم افزا ہی مفارقت شاہزادہ دلپذیر سے گھٹ گھٹ کر مرتا ہون مجبورانہ زیست بسر کرتا ہون خدا جانے کہ نقاش قضانے صفحہ پیشانی اوسکی پر نقش حصول مراد مربع بھرا ہی یا وہ بھی مجھہ اسیر دام بلا کی طرح کسی کے قید صید مین پڑا ہی جیتا ہی کہ مرا ہی نہ معلوم کیا قصور سرزد ہوا کہ جسکے پاداش مین نصیب یہ روز بد ہوا

مثنوی

یار سے ہو کر جدا اگر ہم جیے تو کیا جیے
زخم کو دل کے بھلا سوزن سیے تو کیا سیے
کیا ہی عشرت کے تھے جو مثل بادام دو مغز
ایک قالب مین بسر کرتے تھے دن بیخوف مغز
جانئے جیتا ہی یا اب مرگیا وہ غم زدہ
جسکے غم مین ہی نہ جیتا مرتا یہ ماتم زدہ

شعر

کاش گریان سے کسی طور رہائی ہوتی
پھر مری اس سے بھلا کیونکہ جدائی ہوتی
اے صبا تجکو کہین اوسکا نشان گر ملتا
مجکو اس گل کی خبر کچھہ تو سنائی ہوتی

سنکر اس حال پر ملال کو چشم خونفشان جوگن سے دو فوارے خون کے جاری ہوئے اور داغ گفتگوے اسیر کمند بلاے جانستان سے ہرے زخم کاری ہوگئے منہ بند ہوگئے سانس رک گئی ہچکیان پیہم لینے لگی لخت جگر چشم سے گرنے لگا لشکر غم واندوہ کا میدان خاطر مین پھرنے لگا چیخ مار کر چلائی آسمان سر پر لیا زمین ہلائی مثل ماہی بے آب بیتاب ہو کر خاک مین لوٹنے لگی در مانند مرغ نو گرفتار بے آب ودانہ بال و پر کھسوٹنے لگی علم آہ تا عرش معلی بلند کیا استقامت پر اضطرابی کو پسند کیا کلیجہ مین درد و غم کی ٹیس اوٹھی ہاے ہاے کہکر دانتون کو پیس اوٹھی شور وغل سے کہرام مچایا تمام مکان سر پر اوٹھایا تماچون سے رخسار نیلا کیا آسمان کو دیکھکر غٹ غٹ خون دل پیا در و دیوار سے سر پھوڑنے زمام اختیار ہاتھہ سے چھوٹنے لگی تمام جسم پر عرق آگیا گل شبنم رسیدہ کو شرما گیا لشکر رنج والم نے علم نالہ برپا کیا مرغ دل بسمل تڑپا کیا دل پہلو مین دھڑ دھڑ کانپنے لگا سر شام پیدا ہوا خفقان نے غلبہ کیا کوس شور وفغان ایسا بجایا کہ صاعقہ تھر تھرایا دیکھکر یہ ماجراے حیرت افزا خردمند وزیرزادہ نہایت ششدر ہوا اور مانند سیماب مضطرب اور مانند آئینہ حیران و مثل تصویر بیجان ہوا انجام کار آپ کو سنبھال کر دست شفقت جوگن کے سر پر رکھکر کہنے لگا کہ ہمارے حال حیرت مآل کو سنکے آپکا حال دگرگون کیون ہوا اپنی کیفیت سے ہمین آگاہ کیجیے راز خفا کو دل مین

راہ نہ دیجیے تمنے بھی کیا شاہزادہ دلپذیر ہی کے تیر مژہ کا زخم کھائے اسکی بازغم سر پہ اٹھائے ہو خیر تو ہو کچھ تو منھ سے بولو ہنسے جاتا تھا ہم جنس کے ملنے سے وحشت تنہائی رخصت ہو گئی یہ نہ جانا کہ زخم جگر تازہ ہوگا زیادہ اور آفت و مصیبت ہوگی غزل

خدا کے واسطے ہوا سقدر نہ تو بیہوش ۔۔۔ یہ کیسی مے تھی کہ تو بے پیے ہوئی مدہوش

یہ ایسا کسکے غم و درد کا سحاب آمڈا ۔۔۔ کہ بحر غم ہوا اپنا بھی دیکھکر پر جوش

مثال گل کے ذرا ہنس کے بول اے ہمدرد ۔۔۔ ہوئی ہے کس لیے مانند غنچہ تو خاموش

شرارہ آہ کا دل سے نہ کھینچ تا بہ فلک ۔۔۔ رکھ اب شکیب کا اسکے دہان پہ سرپوش

بھلا نہ کیونکہ وہ خمیازہ کش ہو اے تائب ۔۔۔ کہ جسکا شاہد مطلب سے خالی ہو آغوش

الغرض جب دم چوگن کو ذری افاقہ آیا رو رو کر وزیرزادہ کو سنایا شعر

ہیں تو فرط عیش اور حسرت سے دشمن مر گیا ۔۔۔ لو ہوے دو مرغ بسمل ایک ہی لگتا پر

اے مونس غمخوار آشنا رو بیگانہ خو ہمجنس و ہمدرد معلوم ہوا کہ طباخ ازل نے خوان زندگانی ہماری تمھاری پر ایک ہی طعام غم و الم کا چنا ہے اور طبیب روزگار تجربہ کار نے شش جہت سے کائنات میں ہمیں تمھیں ایک ہی مرض کا مبتلا دیکھکر نسخہ جادہ پیمائے صحرا نوردی جلا وطنی و سرگردانی کا تجویز کیا ہے یعنی جبکے تیر مفارقت سے تیرا سینہ افگار ہے اسی کی تلاش و جستجو میں میرا بھی دل داغدار ہے شعر

تجھسے کیا حال کہون اپنی پریشانی کا ۔۔۔ تپش ظاہری و شورش پنہانی کا

ماجرائے گذشتہ کو بحر طویل سمجھکر احوال خفیف بیان کرتی ہوں لب لباب سکا یہ ہے کہ تیرا احوال ہمکو زبانی شاہزادہ دلپذیر کے معلوم ہوا تھا اور وہ عالی خاندان تجھسے جدا ہو کر ہزاروں مصیبتیں اور لاکھوں آفتیں اٹھاکر مع تصویر شاہزادی ماہ منیر بستان سرا میں وارد ہوا اتفاق زمانہ سے ہماری شاہزادی بھی واسطے گلگشت چمن مینو سرشت اسی دم رونق افزا و تشریف فرما ہوئی دیکھا کہ ایک جوان غم مردہ بیگانہ باغ میں مثل سرو خوش خرام ٹہل رہا ہے دیکھکر شکل مرد غیر نامحرم بہت ہی گھبرائی آخر بعد گفتگوے رمز و کنایہ و فہمایش ہم خواصوں انیسوں جلیسوں کے براہ مسافر نوازی پیش آئی اور بازار مہر و محبت طرفین گرم ہوا چنانچہ مدت دراز تک وہ گوہر تاج خلافت آوازہ کوشش شاہزادی ماہ منیر کا رہا اور ناز و نیاز کی خلوت نے گرم بازاری پائی مثل دام دو مغز ایک قالب

مین زندگانی بسر کرنے لگی اور شیشہ دل دادہ گل رنگ اختلاطی دائمی سے بھرنے لگی ہر روز سیر باغ و بوستان نصیب دوستان اور ہر رات وصال باہمی سے گل بداماں نہال گلشن مراد طرفین آبیاری وصال سے سرسبز و خندان اور چمن مقاصد دلی ہمدیگر صدمۂ مفارقت سے محفوظ و بیہ ارمان

مثنوی

شگفتہ تھے خاطر ہر ایک مثل گل	بہم وصل کی ملکے پیتے تھے مل
غم و درد کا دھیان دل مین نہ تھا	کسیکی قلق آب و گل مین نہ تھا
اونھین دیکھکر بلبل نغمہ زن	گئے بھاگ صحرا کو چھوڑ چمن
نہ لیتا کوئی نام غم کا وہان	شب و روز رہتے تھے خندہ زنان
مین ہون دخت دستور ماہ منیر	میرا نام زیب النساء ہے شہیر
سدا اونکی خدمت مین سرگرم تھی	نہ مجھسے حیا اونکو اور شرم تھی
ہر ایک طرح تھی محرم راز مین	خواصون مین سب سے سرافراز مین

قضا کار بعد عرصۂ دراز ایک روز وقت شام کے شاہزادہ و شاہزادی نے بالاے بنگلہ وسیع الفضا محفل عیش و عشرت آراستہ کی اور ہر طرح کا ساز و سامان موجود و مہیا کیا جام سے ارغوانی گردش مین آیا اور ہزار داستان نغمہ نے شور مچایا ہر ایک مخمور و بدمست ہوا اور گرد تشنہ لبان اربابِ نشاط سے مست الست ناگاہ بعد کچھ دیر کے عالم بالا سے ایک گل نوشگفتہ درمیان محفل عشرت کے گرا جسنے سونگھا متاع ہوش کو ہاتھ سے کھویا گل نہ تھا گویا نیا شگوفہ بزم مین گمست ہی سے قوت شامہ کو بیکر کرکے دارو بیہوشی سونگھا گیا بعد گذرنے تین پہر رات کے شہزادی کو جو کچھ ہوش آیا شاہزادہ کو نہ پایا دریاے حیرت مین ڈوبی تمام باغ و مکان ڈھونڈا کہین نہ پایا خواصین ہر طرف دوڑین مگر اوس یوسف گم گشتہ کا سراغ نہ ملا اگرچہ دیدۂ یعقوب علیہ السلام کے دیدہ سے مقابل ہوا

مگر پیک صبا بشارت رسان نے کچھ خبر اسکی نہ سنائی

شعر

کہین لگا نہ پتا اسکا مثل یوسف کے	اگرچہ ڈھونڈا ہر ایک جا بہت کنوئین جھانکے

غرضکہ جو احوال شاہزادی ماہ منیر پر گذرا قابل تقریر نہین ورنہ سزاوار تحریر مثنوی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

موج زن بحر اشک تھا ہر دم — غیر غم کے نہ تھا کوئی ہمدم
داغ سے سینہ اوسکا تھا معمور — آتش غم سے شکل صورت طور
کچھ نہ کھاتی تھی اور نہ پیتی تھی — قدرت حق سے بسکہ جیتی تھی
رنگ رخ رشک ارغوانی تھا — تھوڑے عرصہ مین زعفرانی تھا
غم دلبر ستاتا تھا اوسکو — آسمان خون رولاتا تھا اوسکو
عقل اور عشق مین لڑائی تھی — لشکر رنج کی چڑھائی تھی
شجر طور قد بالا تھا — روز روشن بھی روز کالا تھا
دل مین ہر دم بھرا تھا درد کا جوش — مثل تصویر رہتی تھی خاموش

القصہ جب نوبت یہ پہونچی کہ کھانا پینا چھوٹ گیا شاہد آرام روٹھ گیا حرکات و سکنات مین فرق آیا جہان بیٹھی مثل نقش پا پھر نہ اٹھی خوشی کا دن گھٹا مصیبت کی رات بڑھی شمع سان سوز و گداز سے کام پڑا بیقراری کے دائرہ مین آرام کا نام پڑا بستان سرا بے آبیاری خوش ہو کر جل گئے نہال سوکھے نہرین بند ہوئین طائر دستان زن نکل گئے مکانات ریختہ ہو کر گھس گئے مکین دام غم و اندوہ مین پھنس گئے اشجار شاداب خلعت استبرق اوراق سے خالی ہو کر مانند برہنگان روز محشر بالا نگران ہوے اسباب محفل آرائے درہم برہم ہو گیا طالع بیدار ہر بشر کا سو گیا پردہ ہاے کمخواب مشجر کرم خوردہ ہوئے گلہاے خندان بساط دست خزان بردہ ہوے کہ ایک دل مین بحر غم کا جوش اور دریاے صبر و تحمل پر حسرت کا سرپوش باغ نہ تھا گویا کسی مصور و نقاش تر دست نے ماتم سرا کا نقشہ و مرقع کھینچا تھا کہ ہر فرد بشر ایک دوسرے کی شکل دیکھنے سے مثل تصویر حیران تھا اور مثل طائر قبلہ نما کے روز و شب سرگردان جہان کوئی درویش مستجاب الدعوات خدا رسیدہ سنا اوسکے آستانہ پر سر دھنا مسجدون مین چراغ جلائے ختم خواجگان پڑھا اور اوراد و وظائف آغاز کیے درگاہ مجیب الدعوات مین دست خواہش دراز کیے مگر شاہزادہ کا پتہ کہین نہ ملنا تھا نہ ملا سچ ہے ع بے نشان کا کسکو ملتا ہے

نشان مثنوی

گئی اس طرح ایک مدت گذر — کہ آیا کسی کو نہ وہ مہ نظر
جگر خون ہو بہنے لگا چشم سے — ہر ایک سوختہ آتش خشم سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

غرضکہ اعلی ادنی پرستاران و خواصان جلیس و انیس پر یہ نوبت پہونچی کہ غم و درد شاہزادی سے گریبان صبر و شکیبائی ہر ایک کا مثل گل دامن تک چاک ہوا اور تیغ رنج و غم سے بے اجل ہلاک آتش سوزان جگر سے اشجار سر سبز جلکر کوئلہ ہو گئے بخت بیدار سب کے سو گئے کہ وہ منہ نے زندگی سے ہاتھ دھوکر لباس سیاہ زیب تن کیا اور شہرستان آرام و راحت سے نکلکر دشت پُر خار مصیبت مین وطن کیا اتفاقاً ایک رات مین پلنگ پر لیٹی ہوئی ہزار طرح تدبیر و اندیشہ کرتی تھی اور جو تدبیر کہ پسند خاطر ہوتی یاور ہونے کے واسطے فکر کرتی تھی اس درمیان مین خواب آ گیا اور اوس عالم مین ملہم غیبی نے یہ مژدہ سُنایا کہ بلباس جوگیانہ واسطے تلاش شاہزادہ مفقود الخبر کے جادہ پیمائے طلب ہوا اور کچھ دنون عیش و آرام سے ہاتھ اوٹھا صعوبت سفر اختیار کر قدم بادیہ نوردی سے پُر خار کر تبخالون کو خوشۂ انگور شمار کر چشم بیمار سے جاری اشک خونبار کر البتہ تیری محبت و شفقت راحت سے بدل ہو کے شاہزادہ بیگا دل ماہ منیر کو کل ہوگی خدا فریادرس ہر کس و ناکس کا دادرس ہے دامن شب تاریک مفارقت پنجہ صبح روشن جبین وصل چاک کریگا اقلیم رنج و محن کو لشکر عیش آ جاڑ کر خاک کریگا اٹھ اور قدم میدان سعی و جستجو مین بڑھا ع کہ در نا خیر آفتہا ست سالک از زبان ارد * مین اس مژدۂ جان بخش کو سُنکر ٹھر ٹرا کر اوٹھی اور کھل کھلا کر ہنسی شاہزادی نے تُنّا احوال پوچھا مین نے واقعہ خوب بیان کیا اوسکو حیران کیا ہر چند سمجھایا میرے خیال مین کچھ نہ آیا جوگن کا لباس پہنا تن سے آثار گہنا صحرا کی راہ لی خاک کی پناہ لی ویرانہ سے انس کیا آبادی کو چھوڑ دیا خار بیابان فرش گل سمجھا رخ انور پر بھبوت لگایا فلک پر چاند کو شرمایا مرگ چھالا دوش پر ڈالا اس کا سنبھالا خویش و بیگانہ سے منہ موڑا چراگاہ بیگانگی مین اسپ طلب چھوڑا خاندان سے رشتہ تعلق توڑا محبت بیگانہ سے رسیمان ہمت جوڑا وادی دشت مین جہان نظر آیا دوڑا اسرا سلامتی وہین چھوڑا جب عرصہ دراز گذرا سیمرغ نے اوڑایا یہان پہونچایا تسے بخت نے ملایا خلاصہ حال یہ تھا کہ سُنایا آہ

شعر

بپایان آمد این دفتر حکایت ہمچنان باقی	بصد دفتر نشاید گفت حسب حال مشتاقی

خدا اب وہ دن نصیب کرے کہ شاہزادہ بھی ملے محنت ٹھکانے لگے ماہ منیر کوس عشرت بجانے لگے گلستان سر نو سے تازہ ہو رخ اندوہ پر خوشی کا غازہ ملا ہو دوستون کو خوشی نصیب ہو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دشمنون کی اجل قریب ہو گل کا باغ مین خانہ ہو بلبل کا شاخ گلبن پر آشیانہ ہو زاغ و زغن جانب ویرانہ روانہ ہو بزم مین دور پیمانہ ہو آغوش مین شاہد مستانہ ہو کاکل مشکین زہرہ جبین مین پنجہ عاشق کا شانہ ہو رشک سے سنبل دیوانہ ہو لب پر لب دھرے ہو بوسہ کا بہانہ ہو دن صحبت مین کٹے رات کو وصل کا فسانہ ہو باغ مین بہار آوے آغوش مین یار آوے آنکھون مین خمار آوے دل مین پیار آوے مگر یہ دن جب خدا دکھاوے

مثنوی

یہ باتین جو مین نے تمسے کین میان — یہ ہین وہم و خیال کے درمیان
نصیب اپنے ایسے بیدار نہین — کہ جسکے بدولت ملے وہ دلدار نہین
مگر کچھ نہین اوسکی قدرت سے دور — وہ ظلمت کو کرتا ہی ایکدم مین نور
وہ محنت کسی کی نہ ضایع کرے — وہ اخفا کو لحظہ مین شایع کرے

سُنکر یہ حال زار وزیرزادۂ خردمند نے رو دیا اور کہا

خمسہ

چشم نے خون یہ بہایا ہی کہ جی جانے ہی — سوز دل نے یہ جلایا ہی کہ جی جانے ہی
غم نے اسدرجہ ستایا ہی کہ جی جانے ہی — یہ قلق ہمنے اُٹھایا ہی کہ جی جانے ہی
جی اب ایسا کہین آیا ہی کہ جی جانے ہی

چشم سے اشک گرے دیکھتے ہی آب روان — جیب کو چاک کیا دیکھ کے گل تا دامان
نغمۂ مرغ سحر سُن کے ہوا مین نالان — سیر گلشن نے مجھے داغ گل تر خار رتبان
رنگ ایسا ہی دکھایا ہی کہ جی جانے ہی

بی صاحبہ تم بڑی لسّان طرّار ہو اور فقرہ بندی مین چالاک و ہوشیار کاش کسی صورت یہان سے رہائی ہو اور بامدد گر جادہ پیمائی ہو تو البتہ کبھی نہ کبھی شاہزادہ تک رسائی ہو وزیرزادی بولی خاطر جمع رکھ اگر خدا یار ہی تو بیڑا پار ہی بروقت رخصت سیمرغ زرین بال نے ایک پر مجکو عنایت کیا ہی کہ جب کوئی مشکل پیش آوے اور عود آگ پر سُلگا کر رکھے مجکو وہین حاضر پاوے جس طرح ممکن ہو بر لاؤن تیری مراد کو آج صبر کر کل خدا پر نظر رکھ وزیرزادہ بولا بہتر آج تو فلانی کوٹھری مین بیٹھ رہو مین جتنی لوسع دیونی خبیثہ سے تجکو بچاؤنگا سر شام وہ آئیگی تیری بو سونگھ کر گھبرائیگی شور مچائے گی تو چپکی بیٹھی رہیو منھ سے کچھ نہ کہیو خوشی کی باتون سے اُسکو بہلاؤنگا پس جسوقت آفتاب گیتی افروز

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بیابان فلک سے راہ قطع کر کے سرا ے مغرب مین داخل ہوا اور دیو سیہ چہرہ شب کا ستارون کے دانتون کو چمکاتا باخرطوم کہکشان ہلاتا ہوا قاف ظلمت سے نکلکر طرف مشرق کے مائل ہو وزیرزادی سنکر بولی واہ صاحب خوب ہی دم دیتے ہو ہم مسافر نووارد ہین پاسداری مہمان کی آپ کے وسعت آباد مشرب خلاق مین یہی ہی کہ مہمان یک وزہ سے کنارہ کشی کیجاوے اپنی عیش کا بازار گرم کرد ہمکو علیحدہ کوٹھری دیجاوے معلوم ہوا کہ ہم خلل انداز خلوت شبینہ آپ کے ہوے لو جاتے ہین آپ اُس سے گرم اختلاط ہوجیے اور شعر تائب پر عمل کیجیے شعر

اک پری رخسار ہووے اور کنج تنگ و شمع	بادشاہ وقت وہ ہی جسکی بر مین رات کو

یہ کہکر ایک کوٹھری مین کہ دور اور علیحدہ تھی جا کر مثل روح کے دن مین پوشیدہ ہوئی وزیرزادہ اُٹھا اور قفل طلسم ہفتادمنی کو اڑون مین لگایا اور بنگلہ مین آیا

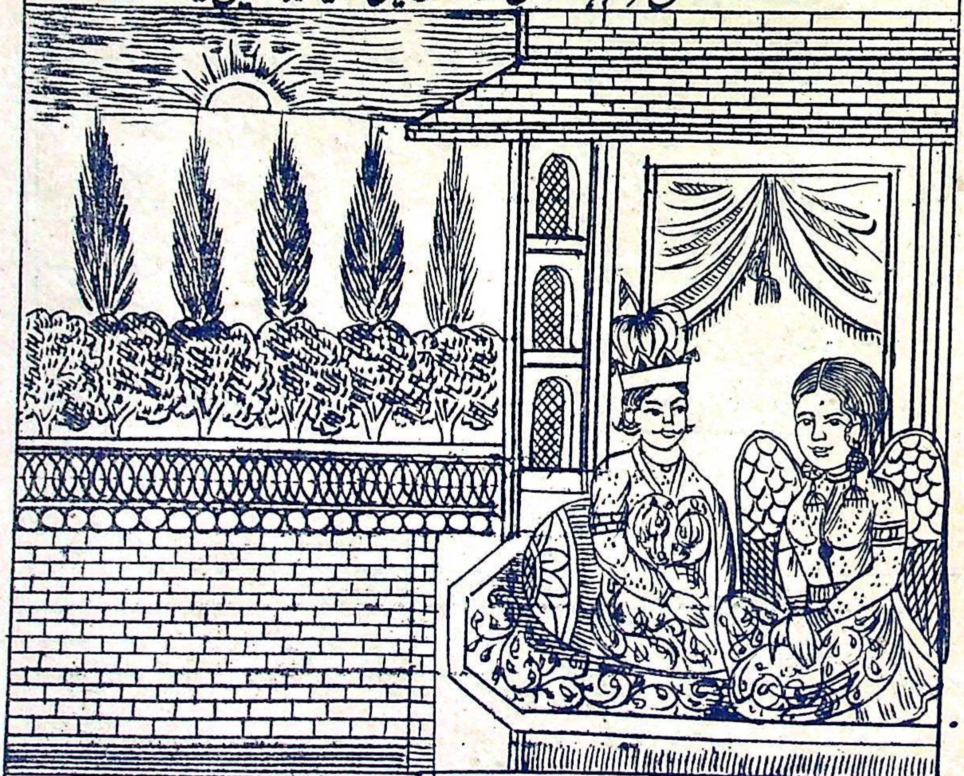

آنا دیوانی کا سر شام باغ مین اور بند رکھنا سیمرغ کے وزیرزادہ کا رہائی پانا اور جانا جوگن کا ساتھ وزیرزادہ کے واسطے تلاش شہزادہ دلپذیر کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ابیات

کدھر ہی تو اے ساقی ماہرو
ادے پی کے ہوجاؤن مخمور مین

ذرا می کو شیشہ سے دے بھر کے تو
کرون پھر عجائب رہی ذکور مین

غواصان دریا معانی نے گوہر مضمون اس داستان کا رشتہ تحریر مین کھینچکر حمائل گلوے عروس تحریر کیا ہی کہ جسدم آفتاب غروب ہوا دو ایک گھڑی رات گذری اور فرش اکسون ظلمت میدان شش جہت مین بچھایا گیا ایک طرف سے آندھی بشدّت آئی درختان کہن سالہ اکھڑ کر زمین پہ گرے وار غلطان ہوے اور آسیاے سنگ پچاس پچاس سو سو من کے قلعۂ کوہسار سے گر گر افتان و خیزان ہوے چارون طرف شامیانہ ابر سیاہ تن گیا تمام عالم عالم ہو کا ہوکر صحراے ظلمت بنگیا برق درخشان کلیجہ ہلانے لگی ہر ذی روح کی آنکھ چوندھیانے لگی صداے مہیب صبا عقہ رشک نفخ صور اسرافیل ہوئی ہر ذی حیات کی جان لینے کو سرگرم آمد آمد عزرائیل ہوئی بعد کچھ دیر کے مطلع صاف ہوا اُرخ فلک سے دور سیاہی کا غلاف ہوا ناگاہ دیونی کی آمد ہوئی پاسبانان طلسم کے دروازہ پر بلند خوشامد ہوئی ہر ایک نے سر جھکایا مجرا کیا لب عا ہلایا مکان مین شور و غل مچایا تو وہان کوئی نہ تھا ہر گوشہ سے دوڑا چھوٹا بڑا شمع و چراغ و قمقمے جھاڑ فانوس خود بخود روشن ہوگئے تمام مکان جگمگایا شگفتگی گل غنچہ سے در و دیوار رشک گلشن ہوگئے الغرض بنگلہ مین آکر روبرو وزیرزادہ کے دست بستہ کھڑی ہوئی جب وزیرزادہ نے کچھ التفات طرف اسکے نہ کی پیشانی کو پایہ پلنگ پر رگڑا اور

کہا شعر

عجب نصیب اور ہماری قسمت خفا جو ہمسے تو بے سبب ہے
یہ کیا غضب ہی کہ تو غضب ہی تیرا غضب تو بڑا غضب ہے

وزیرزادہ نے قہر و غضب سے آنکھونکو لال کیا اور بولا اے بے ادب اپنے قرینہ سے رہو اور بہت خرافاتین نہ کہو کہ دماغ نازک ہمارا متحمل اور دل بیکل ہوتا ہی یہ کہکر دوپٹہ منھ پر تانا دیونی آس پاس صدقے ہوکر کہنے لگی واہ جی بند خمسہ

تا کے غم فراق کے صدمے اٹھاے دل
آخر یہ دل ہی سنگ نہین ہی بجاے دل

اس درد سے وفا کرے کب تک وفاے دل
گر ایک شب بھی وصل کی لذت نپاے دل

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پھر تمسے کس امید پہ کوئی لگائے دل

اور کبھی حوضۂ چشم سے اشک کی دھارین فوارہ سان بہاکر آہ و فغان کرتی اور رشتۂ گویائی مین گوہر مضمون اس بند مخمس کے دامان حال مین بھرتی بند مخمسہ

جاؤن اسکے پاس تو کہتا ہی میان سے چل بے
بات کرتا نہین وہ مجھسے کبھو بے تے
کیا تیرا نام ہر آیا ہو کہان سے تو ارے
حرف الفت نہین اب منہ سے نکلتا اسکے
مدعی نے یہ پڑھایا ہو کہ جی جانے ہو

تیرے بن میری غذا کچھ نہین جز غم واللہ
لیکن اب اوسکے سوا اور ہوا حال تباہ
خون دل ہائی کی جا پیتی ہون ہر شام و پگاہ
تری دیدار کا بھوکا دل نالان ہو تو آہ
یہ کلیجہ میرا کھایا ہو کہ جی جانے ہو

کوئی سونس مجھے کہتا ہو کہ سودا ہو اسے
پوچھنے آتے ہین آسیب سمجھنے والے
ڈھونڈتے پھرتے ہین سب سام کے اکثر نسخے
ایک پریزاد کے یون ہہ گیا جانے سے
ایسا دیوانہ بنایا ہو کہ جی جانے ہو

میرحسن

ہمارے نالے نے پتھر کو آب کر جانا
فغان نے لیکے زمین آسمان تلک چھانا
نہو جو دل کو اثر تیرے کیا کرین جانا
رسید بر فلک آواز آہ و زاری ما
جہان کو آہ نے اپنے کیا سیہ خانہ
جو کچھ کہ تھا ہمین مقدور ہمنے پہچانا
کیا نہ آہون نے ورنہ کہان کہان تھانا
فلک بہ چرخ در آمد ز بیقراری ما

ہر چند یہ چلاتی بلبلاتی رہی وزیر زادے نے کچھ جواب دیا نا چار مرکز دار دائرہ نشین قنوطو یاس ہو کر پاس پلنگ کے لیٹ رہی اور آہ مار کر کہنے لگی مصحفی

کسیکی شب ہجر روتے گئے ہے
کسیکی شب وصل سوتے گئے ہے
ہماری یہ شب کیسی شب ہے الٰہی
نہ روتے کٹے ہو نہ سوتے کٹے ہے

یہ رباعی پڑھکر اور باتین خوشامد و تملق کی کرکے منہ لپیٹ کر پڑ رہی بعد کچھ دیر کے چشم کو خشم آلودہ کر بولی ارے آج میرے دماغ مین بو آدم زاد نووارد کی آتی ہو سچ بتا کون آیا ہو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وزیرزادہ بولا ادقطامہ شطامہ مردم خوار کھانا ہو تو ویسے ہی کھالے سوکھی ناؤمین کیون ڈھول اوڑاتی ہی ہمکو خدا نے تیرا قید ہی کیا ہی اور دام آفت و مصیبت کا صید ہی یہان فرشتہ بھی پر نہین مار سکتا ہی آدم زاد کا کیا ذکر ہی ہمارا دل گردش چرخ سے خود پارہ پارہ ہو رہا ہی اور سینہ آتش حسرت و غم سے پرشرارہ تو واہی تباہی باتون سے اور کا ہیکو مغز کھاتی ہی اور رات دن اقسام اقسام غذاب سے ستاتی ہی ردلاتی ہی کہا آسنے نہین قسم حضرت سلیمان علیہ السلام کی یہان کوئی آدم زاد وارد ہوا ہی سچ بتا ورنہ بہت برائی سے پیش آؤنگی اور تیری صورت خاک مین ملاؤنگی ہر مکان ڈھونڈتی ہون اگر نکلا تو اس دغ کا کیا انتقام وزیرزادہ ہنسکر بولا دیوانی ہوئی ہی یا عقل دماغ سے جاتی رہی ہی ہمارے کہنے کا اعتبار نہین کرتی ہی ستاے ہوے کو ستاتی ہی خدا سے نہین ڈرتی ہی بند خمسہ

تیرے قتل عام ای بے مروت تند خو ۔۔۔ چشم ہندسے فلک سے بھی ٹپکتا ہی لہو
کل بھی تیری تیغ جاری کرچکی ہی خون کی جو ۔۔۔ دیکھیے کس بیگنہ کو اب کرے گی قتل تو
آج غصہ بے طرح کافر تری چتون پہ ہے

بیوفا پھر یاد ہی تجھکو سوا ے جور بھی ۔۔۔ حال پر میرے نظر کی تو نے کرکے غور بھی
عشق کی نیرنگ سازی کا یہ دیکھا طور بھی ۔۔۔ آتش دل اشک سے سینہ مین بھڑکے اور بھی
اب تو آب چشم کو میرے شرف روغن پہ ہی

اگر کوئی مطلب و غرض ہو تو بیان کر ان باتون سے ہمارے طرح طرح پریشان کر کلیجہ کٹ کر منھ کو آتا ہی لشکر غم ستاتا ہی دل مانند مرغ نوگرفتار گھبراتا ہی دیوتی سنکر کھل کھلا کر ہنس پڑی اور بلائین لیکر

کہنے لگی واہ جی بعد مدت انتشاء

کیا مین اوڑھون کیا بچھاؤن کیا کرون ۔۔۔ ایسی سوکھی پھیکی روکھی مہربانی آپ کی

کاش اگر کبھی کبھی ہمیشہ سے ایسے کلام کیا کرتے تو ہم سنگ نومیدی کا ہمکو سینہ پر دھرتے آج سر نو زندگی پائی آپکے لب پر جو اتنی بات آئی سچ کہا آپ نے میرا گمان غلط تھا قصور ہوا معاف کرو کدورت دل سے صاف کرو تمھاری خوشی مدار زندگی ہی ورنہ زندگی شرمندگی آپ کے نسیم کلام سے آج غنچہ خاطر اپنا شگفتہ و خندان ہوا اور داغ حسرت جگر سے نہفتہ و نہان یہ کہکر جھٹ پٹ اسکے گھڑیکی بلائین لیکے پلنگ پر با ادب لیٹی اور چھیڑ چھاڑ شروع کی اور کبھی سرہانے اور کبھی پائینتی اور کبھی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چار دن طرف صدقہ ہو کر با ادب کھڑی تی اور پھر صبر نہو تا چمٹ جاتی اور پھر اوسکو چھاتی کر دیتی شہوت نفسانی چڑھا اُسکے سر پر اور فرشتہ صبر قرار دوش دل اوسکے سے اُترا دونون ہاتھ بغلون مین ڈالکر چاہا کہ گلزار ہمبا شرت سے گل مراد دلی چنے اور نوبت ناز و ادا و چھیڑ چھاڑ کی وگرم اختلاطی نے حد اعتدال سے تجاوز کیا ناچار وزیرزادہ ہنسکر بولا ذری دیکھ اسقدر گستاخ و بے ادب نہو مین صدف ہوس مین تیرے نامقدور نیسان مراد نہ برساؤنگا اور شمع تمنا تیری کو صرصر استغنا سے نہ بجھاؤنگا یہ سنکر بیچاری مایوس اور آمادہ مالش کف پائے افسوس ہوئی اور چپ بیٹھ گئی اور فتنہ کھڑا ہوا یعنی جس وقت متاع بیداری و ہوشیاری وزیرزادہ پر لشکر غفلت نے یلغار کرکے یک لخت تاخت و تاراج کیا اور چوکی جسم سے تھانہ دار بیداری کو اخراج کیا دیونی سنے دیدہ گاؤ دیدہ مین کو ملون کا سُرمہ کھینچا او قیامت زشت علامت کو ہزار گونہ ناز و نخرہ مین اینچا اور بہزار بیتابی وزیرزادہ سے پھر چپٹ گئی اور جھپٹ ڈوپٹہ کا رخ انور سے اوٹھا کر پیہم بوسہ لینے لگی اور معنی اس رباعی پر جان دینے لگی

رباعی

جدا جو منھ سے تیرے ای صنم نقاب کردن | قسم خدا کی کر دل صدقے بے حجاب کردن
تیری جبین و رخ و گردن مصفا سے | ہزار بوسہ گلوسوز انتخاب کردن

قضا کار اس حرکات گستاخانہ اُسکی سے آنکھ بند خردمند کی کھل گئی اور یہ بے ادب فرط خوف سہمکر مثل شمع سوختہ کے کھل گئی خردمند نے آتش خشم سے خشم کو سرخ کرکہا آج یہ کیا خلاف عادت حرکات ناشایستہ پیہم سرزد ہوتی ہین تجھسے کلیجہ کھاتے ہین دل کو ستاتی ہین ہزار بار کہا کہ تمنائے دلی تیری ہمسے نبر آئیگی گو ہزار بار تو ایسے رٹئے رد لائیگی مرغ بسمل کی طرح پھڑ پھڑائیگی ماہی بے آب بیان بلبلائیگی گل نمط کملائیگی آنکھون سے ساون کی جھڑن برسائیگی مثل مار سیاہ پیچ و تاب کھائیگی رعد کی طرح کڑکڑائیگی نقش حیات صفحۂ ہستی سے مٹائیگی خوشامد کی باتین سنائیگی سمند ہوس میدان تمنا مین دوڑائیگی ناز و نخرے جتائیگی کیونکر کہ ناسخ

وطن مجھ بقیر ار عشق سے چھوٹا تو بس چھوٹا | نکلکر جا نہین سکتا ہے پھر سیماب معدن کو
فلک کی سرد مہری سے ہوا ہے انقلاب ایسا | بنا تا ہے زمستان شکل گلشن جیسے گلخن کو

کلام استغنا التیام وزیرزادۂ خردمند کا سنکر دیونی نے آہ کا نعرہ مارا اور کہا او قاتل بے مروت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نا آشنا ہزار ناسخ

اے لیلی سوسجدہ یہ تیرے حضور ہر — سر میرا ورنہ یار بہت پرغرور ہر
خورشید کی تلاش ہر نصف النہار مین — وہ ہر حضور تو ہر وسلے بے حضور ہر

آہ ناسخ

کر گیا ہر میری آغوش کو جانان خالی — اس مہینے کو بجا کہتے ہین انسان خالی
بارہا ہوگئے لالے سے بیابان خالی — نہ کبھی داغ سے پایا دل نالان خالی
باغ مین سنکے میری زمزمہ پردازی کو — آشیان کر گئے مرغان خوش الحان خالی
ہوگیا وصل سے لبریز مرا ساغر عمر — شیشۂ مر تہوا تھا ابھی چندان خالی

یہ کہنا تھا کہ اوسی دم پہر اوسکے دماغ مین بوے انسان نو وارد آئی چارون طرف دیکھکر زبس جھنجھلائی بے ساختہ زبان پر لائی البتہ اس جگہ آج کوئی گل تازہ شگفتہ ہر کہ جسکی نکہت سے تمام مکان مہک رہا ہر چاہا کہ خود اوٹھکر ہر ایک مکان و گوشۂ گلشن و خیابان مین تلاش کرے وزیرزادے نے قیافہ سے دریافت کیا اور سوچا کہ ایسا نہو کہین یہ خبیثہ وزیرزادی کو دیکھے اور ناحق میرے اور آسکے سر پر کالی بلا لاوے مکھی کی طرح تکلیف سے ہنسکر کہنے لگا آج کیا باعث ہر کہ اس طرح چوکنّی ہوکر ہر طرف نظر بازی کرتی ہو اور دمبدم سمند خیال سے میدان ہوس مین ترکتازی معلوم ہوا دل اور کہین لگا یا غیر کا نقشۂ عشق صفحۂ خاطر مین جمایا ہماری محبت بھولائی اسلیے کرتی ہو ہر گھڑی روکھائی یہ باتین محض مکاری سے بناتی ہو محبت جتاتی ہو بڑی چاتر ہو عورتون کا مکر بہت بڑا ہر مصحف مجید مین پڑھا ہر کسی طائر کو دام مین پہنسا نا ہر کہ جسکے واسطے یہ بیقراری و اضطرابی ہر اگر اور ہی کی طرف دل لگانا تھا تو ہمین کاہیکو اوڑا کر یہان لانا تھا شعر

کوئی بھی کام کرتا ہے گا ایسا — کیا اے بے مروت تونے جیسا

جسطرف دل لگا ہر پہیرک جائیے شعر

جیسے چپ چپکے تو باتون کو کدھر جاتی ہر — نہ کہون گو یہ سمجھتا ہون جدھر جاتی ہر

یہ کلام درد التیام وزیرزادہ کا سنکر دیونی لوٹ پوٹ ہوگئی اور اصلا خیال دل مین انسان نو وارد کا نہ لائی تو یہ ذکر زبان پر لائی بس بس صاحب چپ ہو شعر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تمھاری سمجھ نے تو مارا ہمین
یہ باتین نہین اب گوارا ہمین

آپ دل لگی نہ کرینگے تو اور کون کریگا ان باتون سے کلیجہ پکاتے ہو داغ کھاتے ہو خرمن طاقت مین آتش حسرت لگاتے ہو شربت وصل کی جا زہر مفارقت پلاتے ہو ترچھی نگاہ دکھاتے ہو ناحق رولاتے ہو شعر

شربت وصل نہ پینے دو نہ سم کھانے دو
کیا غضب ہے کہ نہ جینے دو نہ مرجانے دو

تیری بے پروائی سے جگر سوراخ سوراخ ہی کون سی شب ہے کہ شمع کے مانند سوز و گداز نہین اور کونسا روز کہ رنج و غم اپنا برگ و ساز نہین ہم آپکے قدم پر نقد جان نثار کر چکے آپ کو وہی اغماض وہی حجاب ہے شعر

دوست سے دشمن ہوے اپنا یگانہ پھر گیا
تیری چتون کیا پھری سارا زمانہ پھر گیا

غزل

صید گہ سے جو ترے تیر نے منھ پھیر لیا
راحت زیست سے نخچیر نے منھ پھیر لیا

خواب مین شب کو تری زلف پریشان جو پڑی
صبحدم دولت تعبیر نے منھ پھیر لیا

تیرا بیمار نہ اچھا ہو دم عیسے سے
کہ ہر اعجاز سے تاثیر نے منھ پھیر لیا

بیٹھون جس بزم مین وان پانو نسے ٹکراتی ہین
کیا مرے بخت سے توقیر نے منھ پھیر لیا

بر سر کینہ ہوا مجھسے جو وہ شوخ تو پھر
مہر سے بھی فلک پیر نے منھ پھیر لیا

عقدۂ تقدیر کی وا کرنے سے تائب ہو ہے
کس طرح ناخن تدبیر نے منھ پھیر لیا

اگر ایسی ہی بے پروائی ہے تو ایک دن اپنی جان لبون پر آئی ہے سنگ قضا پر شیشہ عمر چور کرونگی ننگ و ناموس دور کرونگی حشر کے روز ہاتھ مرا اور دامان آپ کا اور قاضی خداوند جلّ و علا آہ شعر

بتون کی سنگدلی نے ہمین ستایا ہے
خدا بُرے سے نہ ڈالے معاملہ دل کا

الٰہی خیر ہو کچھ آج رنگ بیڈھب ہے
تپک رہا ہی کئی دن سے آبلہ دل کا

وزیرزادہ بولا مطلب دل کہیے کیا ہے رو رو کر کہا شعر

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلا دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کہا اوسنے کہ ای نادان انسان کو لازم ہے کہ گلشن شش جہت مین گل حیات کو صرصر جرم و معصیت سے بچاوے اور دل کو تعلقات سے قطع کر کے رات دن یاد خدا مین لگاوے اجل بر سر کار حیات مستعار ناپائدار آخر مرنا خدا کے روبرو سر دھرنا ہے چشم عبرت مضمون اس شعر کا دیکھنا چاہیے

عباس علی گویاموہی

جھلملاتی ہے چراغ عمر کو باد فنا
کس بھروسے پر تجھے پھولون کا زیور چاہیے

شیطان درپے آزار اللہ جل شانہ قہار ہر دم یہی اندیشہ دامنگیر حال کہ ایسا نہو بے یاد خدا دم نکلجاے کچھ ہاتھ نہ آئے ورنہ نسبت تیرے اپنا یہ مقولہ ہے

شعر

چھپ جا تجھ حسن کا گر عالم علوی پہ نہیں
آفتاب حشر غیرت سے چھپے گا زیر ابر
مہر و مہ چھپانگے ہین کیون پردۂ زنگاری سے
جسگھڑی دیکھیگا تیرے روی انور کی جھلک

ان باتون کو سنکر دیونی مارے خوشی کے پھولی نہ سمائی اور بے اختیار زبان پر لائی

غزل

ایسی وحشت نہین دل کو کہ سنبھل جاؤنگی
صورت پیرہن تنگ نکل جاؤن گی

وہ نہین ہون کہ رکھائی سے جو ٹل جاؤنگی
آج جاتی تھی تو ضد سے ترے کل جاؤن گی

شام ہجران کسی صورت نہین ہوتی ہے صبح
منہ چھپا کر مین اندھیری نکل جاؤن گی

کھینچکر تیغ کمر سے کیسے دکھلاتے ہو
ناز معشوق نہین ہون کہ مین ٹل جاؤنگی

ایسے فقرہ بندی سے بندی کے دل کو قرار نہین کونسادن ہے کہ آپ کے لب پر یہی تکرار نہین ہمنے گو ہر حیات تمھارے عشق مین خاک مین ملایا دل سنگین تمھارے کو رحم نہ آیا موہن

افسوس مرے غم نے نہ کی تجھ مین سرایت
بیفائدہ سی آئی نظر حرف و حکایت

آئی وہی درپیش جو تھی عشق کی غایت
بیجا ہین گلہ سب مرے بیوجہ شکایت

بھولے سے جو ملجاتے ہو یہ بھی ہے عنایت
لیتی مین ہون اس بات مین شرمندہ نہایت

ہے رنج بجا بات یہ بھائی مرے دل کو
سچ کہتے ہو دل مین نے دیا اور کسی کو

کوئی نہ کہے یہ کہ سکھایا ہے کسی نے
[illegible] لگایا ہے کسی نے

بے جرم یہ طوفان اوٹھایا ہے کسی نے
ایسا مجھے دیوانہ بنایا ہے کسی نے

یہ جھوٹھ نہین سچ ہے جتایا ہے کسی نے
کیا کیا نہین آنکھونسے دکھایا ہے کسی نے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

یون مان لے ایسا کوئی نادان نہین ہے
تم غیر سے ملتے ہو یہ طوفان نہین ہے

مدت دراز گذری کبھی آپ نے دل پُر درد کی خبر نہ پوچھی خوف خدا دل مین نہین بوے وفا
آپ کے آب و گل مین نہین افسوس ہند ہشمن

آتش غم سے تن زار جلاؤن کب تک
آب دیدہ سے اس آتش کو بجھاؤن کب تک
غم کے دریا مین دل اپنے کو ڈباؤن کب تک
سر کو پھر سامنے ہر اک کے جھکاؤن کب تک
حرف شکوہ کا زبان اپنی پہ لاؤن کب تک
قصهٔ رشک عدو دل کو سناؤن کب تک

دیگران راحت وصل این همه غم مے بینم
همه کس خرم و من درد و الم مے بینم

تو یہ سمجھے ہی کہ اب یوسف ثانی ہون مین
مہ جبین زلف سیہ موے میانی ہون مین
جوہر تیغ جفا ظلم کا بانی ہون مین
غنچه گلشن خوبی دُر معنی ہون مین
بس غلط ہے کہ کہے تو زہر کانی ہون مین
میوهٔ نورس گلزار جوانی ہون مین

جان من ہیچو تو غارت گر جان بسیارست
ترک زرین کمر و موے میان بسیارست

جی خدا تجھپہ کیا جب سے کہ ای ماہ جبین
رحم دشمن نے کیا خویش ہوے چین بجبین
حالت زار یہ میری ہوئی بُلبُل غمگین
طوق قمری نے گلے بیچ لیا ڈال وہین
حیف آتا ہے کہ پر تجھکو ذرا رحم نہین
یہ نہ معلوم کیا کس نے تجھے یہ تلقین

فارغ از عاشق غمناک نمے باید بود
جان من این همه بیباک نمے باید بود

یہ کلام سنکر دل وزیرزادہ کا بھر آیا اور ہزار لائمت سے زبان پر لایا خیر اگر مرضی تیری ایسی پر ہے تو کیا مضائقہ کل سے ہر رات کو کلام گرم اختلاطی سے تیرے دل کو تسلی کر دیا کرونگا اور کچھ باتین پیار کی سُنا دیا کرونگا جسمین تیری مرضی ہوگی وہی کام ہوگا گو اسمین نام بدنام ہوگا گل رخ تیرے پر برنگ بلبل جھپہ پرواز ہونگا شل قمری اِس شاخ سرو تمنا تیری پر ترنم ساز ہون گا خاطر جمع رکھ دل کو تسلی دے بست نہ گھبرا کلیجہ کو نہ کھا آنکھون سے سرشک نہ بہا مشیت ایزدی سے

چارہ نہین ہے بے استرضا تیرے گذارا نہین اپنا کہین سہارا نہین ہمارے غم سے کسکا جگر پارہ نہین الغرض اسی حرف و حکایت و شکوہ و شکایت مین رات بسر ہوئی اور صبحدم فلک صفا خیز آفتاب جہانتاب نے رخ نورانی پردۂ زنگاری آسمان سے نکالکر انگارے شعاعون کے ہر طرف پھیلانا شروع کیے اور دیو سیہ شب کا کہ تہ و بالا محیط ہو کر واسطے سرقت کلام ملائکہ کے تا فلک عروج کر گیا تھا کان پکڑکر بھاگا چار طرف چادر نور گسترده ہوئی اور خاطر ظلمت و ظلام کی افسردہ و پژمردہ دیونی وزیرزادہ سے جدا ہو کر طرف صحرائے ناپیدا کنار روانہ ہوئی اور جان اوسکی شعلہ زن فراق سے جلکر پر پروانہ اوٹھا ہاتھ منھ دھوے قفل دروازہ کا کھولا جوگن نکلی دونون باہم پلنگ پر لیٹے کمیت اندیشہ کو گام مہمیز کرکے میدان ارادہ مین دوڑانے لگے اخیر یہی صلاح ٹھہری کہ پر سیمرغ آگ پر رکھے اور اوسکو بلاے یہ کہکر آگ آتش زنہ سے نکالی ڈلی عود کی اوسپر ڈالی پر کو بخور دی دیر نہ گذری تھی کہ ایک سیہ بادل چارون طرف نمودار ہوا روشنی آفتاب کی چھپ گئی تاریکی ہر طرف چھاگئی یکایک سیمرغ آیا وزیرزادی کو چھاتی سے لگایا کہ کیا مشکل درپیش آئی کہ جسکے تحمل کی نہو سکی سمائی- میری یاد فرمائی جوگن نے دست بستہ ہو کر آداب بجالایا اور مقصد دلی اپنا جتایا اور وزیرزادہ اسیر پنجۂ بلاے دیونی کا قصہ سنایا سیمرغ بولا اگرچہ یہ کام چندان دشوار نہین ممکن ہے کہ ایک چنگل مارکر جان اوسکی نکال لون اور جان اوسکی نظرمین سیاہ کرون مگر مآل کار کو سوچتا ہون کہ مبادا لشکر دیونی کا نہ آجاوے اور تنہا اونسے مقابل ہونا غیر ممکن ہے لیکن صلاح یہ ہے کہ تم دونون کو یہان سے اوڑاکر اور کسی مکان محفوظ و مامون مین پہونچا دون دیونی کے کلیجہ مین آتش حسرت لگادون وزیرزادی وزیرزادہ سے مخاطب ہوئی کہ کہیے کیا ارادہ ہے وہ بولا

شعر

روز مرگ آرزوے تا بکی غم کیجیے	تا کجا دست دعا کو وقف ماتم کیجیے
دوستی وہ ہے نہو جسمین غرض کا شائبہ	روز روشن مین چراغ مردہ کا غم کیجیے

اب آگے آپکو اختیار ہے بہرحال خلاص درکار ہے یہان ایکدم رہنا دشوار ہے پر کیا کیجیے نہ کوئی یار نہ غمخوار ہے دن کو مانند شمع کے ڈھلنا پڑتا ہے رات کو جلنا سیمرغ بولا ہاں محتاج یہان سے اوٹھاو اور بستر سنبھالو جو کچھ درکار تھا وزیرزادہ نے لے لیا طائر زرین بال نے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پرون پر دون کو ٹھایا اور اوڑا ایا بلند اتنا اوڑا کہ مشورہ ملائکہ کا نون مین آنے لگا مارے دہشت کے جی جانے لگا رونگٹا تھرانے لگا بعد ایک پہر کے مرغ بلند پروازی سے مائل پستی کا ہوا اونکو آسرا اپنی ہستی کا ہوا ایک پہاڑ پر اوترا دونون کو پشت سے اوتارا اور کہا یہ سبزہ زار جو آتا ہے تم یہان ٹھہرو اور جب چاہو قطع فرسائے منزل مقصود ہو یہان کچھ خوف و خطر نہین ہے مجھے اتنی ہی طاقت تھی آگے خدا مالک ہے دیونی کا مکان ہزارون کوس یہان سے ہے یہان نہ آسکیگی اور وہین جان دیگی یہ کہکر سیمرغ رخصت ہوا اور یہ دونون ششدر متحیر ہراسان حیران پریشان بے سر و سامان وہان رہ گئے بعد دو ایک گھڑی کے پہاڑ سے نیچے اوترے اور طائر نظر کو ہر طرف بلند پرواز کیا ایک طرف دیکھا کہ ایک چھوٹا سا باغچہ رنگ برنگ کے پھولون سے کھلا ہوا رشک باغ رضوان ہے اور ہزار رنگ کا میوہ پختہ و خام شاخ اشجار پر آویزان درمیان اوسکے ایک نہر جاری پانی اوسکا دودھ سے سفید اور شہد سے شیرین تر قدم اوٹھا کر اودھر گئے حواس باختہ بجا آئے کچھ میوہ ہر قسم کے توڑ کر کھائے نظارہ سبزہ سے چشم طراوت حاصل ہوئی شکم سیر ہوے طرف عدم گرسنگی کے منزل ہوے چونکہ عرصہ دراز سے چشم آشنائے خواب و آسایش نہوئی تھی بیٹھتے ہی سو گئی جب مسافر آفتاب خط استوا سے تجاوز کر گیا دونون نے اوٹھکر وضو کیا اور نماز پیشین ادا کی دامان میوہ جات سے بھر کر ایک طرف کی راہ لی اور عنان اختیار دست توکل علی اللہ فہو حسبہ کے اقتدار کے پنجہ مین چھوڑ دی اور بولے **شعر**

کارساز ما بہ فکر کار ما	فکر ما در کار ما آزار ما

کبھی باد صرصر کی طرح تیز رفتار بیابان و کوہسار ہوتے اور گاہ بگولہ آسا جادہ پیمائے صحرائے پر آزار ہوتے زبان پر یہ غزل جاری اور دیدہ سے اشکباری **آتش**

وحشت دل نے کیا ہے وہ بیابان پیدا	سیکڑون کوس نہین صورت انسان پیدا
سحر وصل کریگی شب ہجران پیدا	صلب کافر ہی سے ہوتا ہی مسلمان پیدا
دل کے آئینہ مین کر جوہر پنہان پیدا	در و دیوار سے ہی صورت جانان پیدا
خار دامن سے اولجھتے ہین بہار آئی ہے	چاک کرنے کو کیا گل نے گریبان پیدا
باغ سنسان نہ کر انکو پکڑ کر صیاد	بعد مدت کے ہوے مرغ خوش الحان پیدا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ایک گل ایسا نہین ہو نہ خزان جسکی بہار موجد اسکی ہے سیہ بختی ہماری آتش	کون سے وقت ہوا تھا یہ گلستان پیدا ہم نہوتے تو نہ ہوتی شب ہجران پیدا

غرض اسی طرح ایک مدت دراز پاے طلب سے بیابان وکوہسار طے کرتے تھے اور ساغر چشم بادۂ گلرنگ سرشک سے بھرتے تھے لیکن کہین اوس یوسف گم گشتہ کا پتہ نہ چلا اتفاقاً ایک دن ایک کوہ وشت پژوہ کے قریب پہونچی قضارا وہان ایک مادۂ گورپشت مالیدہ خط مشکین از سرتا دم کشیدہ خال ارتیز تنگ سبک ساق سوسن گوش ہلالین سُم مرصع دم رفتار برق کردار نہایت زار ونزار دور سے نمودار ہوئی اور آہستہ آہستہ سر نیچے کیے ہوے روبرو اونکے آئی اور دیکھکر چلائی وزیرزادہ نے اوسکے سر پر ہاتھ پھیرا اور سوچا یہ بات خالی اسرار سے نہین ظاہرا کوئی آفت اس پر آئی ہے اور کوئی غرض اوسکی ہے ورنہ یہ وحشی رم سرشت انسان کے پاس کب آتا ہے پوچھا کیا مصیبت ہے کہ جس سے یہ دہشت اوس نے سر اوسکے پانون پر جھکایا اور منہ پھیر کر طرف پہاڑ کے اشارہ کیا وزیرزادہ اوٹھا اور جوگن وہین بیٹھی رہی غرض مادہ گور آگے وزیرزادہ پیچھے **نظامی**

تا بغارے رسید دور از دشت چون درآمد شکار زن بہ شکار چون درختے درونہ بار ونہ برگ	کہ برو پاے آدمی نہ گذشت اژدہا خفتہ دیدہ در بن غار مالک دوزخ و میانجی مرگ

ایک کوہ سیاہ گون وہین چون تابدان سقر بچۂ گور دابے ہے دیکھکر اس بلاے ناگہانی کو رنگ چہرہ وزیرزادہ کا مانند حربا آفتاب دیدہ کے متغیر ہوگیا کہ آلہی یہ کیا آفت آئی اگر کنارہ کیجیے جانور نا امید جاتا ہے اور جو قصد مارنے کا کرون خورشید عمر بزوال آتا ہے قول سعدی بھی مصداق اسکے ہے **شعر**

گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد	تو مرو در دہان اژدرہا

آخر سوچا کہ اگر صفحۂ حیات پر نقش ممات سے اژدر کے ہاتھ سے لکھا ہے تو

شعر

کوئی صورت کوئی عنوان نہین بچنے کی	اس ستمگر سے ہر اب جان نہین بچنے کی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور اگر زندگی باقی ہے تو بیشک یہ بلاے مہیب تیرے ہاتھ سے منزل گزین راہ عدم ہوویگی راہ خدا مین سر دینا مفت ثواب لینا ہے زندگی سے ناچار موت کا طلبگار ہون کسی کے سر ہو مرے شیشہ حیات ہے حمات سے بھر لیے یہ کہکر گور کو وہین چھوڑا اور وزیرزادی کے طرف منھ موڑا تمام حال بیان کیا خاطر نازنین کو پریشان کیا سر پیٹ کر بولی کہ مفت جان نہ کھو مجھے تنہا نہ چھوڑ اوسنے نہ مانا اور کہا اگر چراغ زیست شبستان بدن مین چندے صرصر فنا سے محفوظ و منور ہے تو البتہ ہمارے ہاتھ اسکی موت ہے تن سے جدا سر ہے گور کیا یاد کریگا یہ کہکر طرف اژدہا کے تیز گام ہوا اور تیر دوشاخہ خدنگ پیکان فراخ آہنگ مین لیا قبضہ کمان زیب دوش کیا اسماے الٰہی پڑھتا ہوا چلا دل دھڑکتا گوشت پھڑکتا قدم ڈگمگاتا رونگٹا تھراتا تھا لیکن آخر کو کمر استقلال میان ہمت پہ باندھا موت کے دریا مین دیدہ و دانستہ پھاندا دیکھا کہ فاصلہ تیر پرتاب سے خس و خاشاک سنگ و ریزہ وغیرہ بہنگام دم کشی اژدر کے منھ مین کھنچا جاتا ہے اور ایک کوہ سیاہ پڑا ہوا نظر آتا ہے اوسنے ایک [illegible] اچایا نام خدا زبان پر لایا اور لیس ہو کر تیر دوشاخہ چلۂ کمان مین جوڑا اور شست باندھ کر و ستی ابہام کا حلقہ کر راست گوشۂ ابرو سے ملا کر دو چشم اژدر پر چھوڑا ہفت پیکر

هر دو چشمه دران دو چشم نشست | راه بنیش بر آفرینش بست

دونون آنکھین اوسکی اندھی ہوگئین اور جہان نظر مین سیاہ ہوا خانہ حیات سیل ممات سے تباہ ہوا اژدر پر میدان تنگ ہوا وزیرزادہ آگے تیز آہنگ ہوا ایک ناچخ ہشت ہشت شش پہلو اوسکے گلے پر چلائی ضرب زخم ناچخ سے روح جثہ اوسکے سے پرواز کر گئی ایک آواز ہولناک ایسی نکالی کہ زمین ہل گئی آسمان کے پردہ پھٹ کر سات ہوگئے خردمند نے خوف نہ کھایا بمزید احتیاط ایک زخم تیغ برق دم کا گردن پر ایسا مارا کہ سر دوش سے صاف اوتارا گور کے دادی بچہ کو رہا کیا خوش و خرم وزیرزادی کے پاس آیا مژدہ مرگ اژدر سنایا دوگانہ شکرانہ بجا لایا شہزادہ کے ملنے کی دعا مانگی دو ایک دن وہا آرام کر آگے چل دیے جب سطح زمین پر سراغ شہزادہ کا نہ لگا ایک پہاڑ ناپیدا کنار پر چڑھے قدم آگے بڑھایا اکثر خوراک اونکی بناس پتی تھی اور بجاے بستر خاک اور مٹی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

گاہ و بیگاہ غم شہزادہ ... تنگ آکر زیست سے بیزار ہوتے گل مضمون اس غزل کے رشتہ فکر مین پروتے

غزل

رہے کیونکر نہ ہر دم دل نشانہ ناوک غم کا
کہ ہے اپنا تولد ہفتم ماہ محرم کا

گیا جو اوسکے کوچہ مین وہ با چشم پر آب آیا
حرم سے لاتے ہین جسطرح زایر آب زمزم کا

جلا جاتا ہون مین دنرات لیکن مر نہین جاتا
اثر سوز غم فرقت مین ہے نار جہنم کا

برنگ گل جگر ہوتا ہے ٹکڑی سیر گلشن سے
ہوا ہی تیغ غم بے یار نظارہ سپر غم کا

ازل سی جو کہ باہم ہین جدا ہوتے ہین دنیا مین
دلیل اسپر جدا ہوتا ہی یہان طفلان توام کا

مری آنکھو نہین پڑ جائین نہ کیونکر اسقدر حلقے
تصور رات دن رہتا ہے اوسکے زلف پر خم کا

محب ہین سایہ رہ بہ وعدہ ہین خار رہ ناسخ
مسافر وادی امکان ہون گویا کوئی دم کا

اتفاقاً چلتے چلتے تنگ آئے عیش زندگی بسر نا کام آئے ایک جگہ مقام کیا پاے فرو ماندہ کو آرام دیا تبحانون نے خوشہ انگور سے کام لیا دست دعا درگاہ خدا مین بلند کیا ان فقرون کو پسند کیا ای مجیب الدعوات وایے قاضی الحاجات وایے کافی المہمات وایے حل المشکلات ہماری کشت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

خشک خزان رسیدہ تمنا کو آب فضل و کرم اپنے سے سرسبز و شاداب کر اور بوستان پژمردہ صرصر دیدہ کو بہار عنایت و ترحم سے خرم و شاداب کر نہال آرزو کو برومند کر گل مقصد کو لب خندہ کر شیشۂ دل خمار غوانی مطلب سے سرشار ہو جاے دیدۂ منتظر نشہ آرزو سے پرخمار ہو جاے بلبل خاطر گل تمنا پر چہچہہ پرداز ہو مضراب عشرت رباب راحت پر کوک ساز ہو اختر طالع کا نظرات تربیع سے درگذر کر مثلث نشین ہو قرعۂ بخت کا فرح بخش لحیان گزین ہو ویرانہ سے آبادی نصیب کر خنظل ناکامی کو رشک زیب کر شب تاریک مصیبت کی صبح عشرت سے بدل جاوے خار رنج و الم پاے طلب سے نکل جاوے دریاے دوندگی سے نجات پاوین شہرستان نشست مین پہونچ جاوین تحمل بار سرگردانی سے عاجز ہوے راہ طلب مین یہانتک دوڑے کہ آخر سوے تیری جناب سے کوئی نا امید نہین کونسا مجرم کہ بعد توبہ روسفید نہین ہاتھ پانوٗن ٹوٹ گئے چھکے ہوش و حواس کے چھوٹ گئے اب بیابان سے دل گھبراتا ہے آبادی کی طرف جی للچاتا ہے اگر ہمین دنیا مین پیدا کرنا تھا تو یہ آفت ہمارے سر پر نہ دھرنا تھا جیتے جی مردہ ہین خاطر افسردہ ہین شاہزادہ دلپذیر کا سراغ ملاوے شبستان دل مین امید کی شمع جلاوے سرِ مثال چرخ برسر دوران ہے دل مثال فانوس خیالی سرگردان ہے آہ شعر

یارب شتاب روز بد ہجر شام ہو
ابتر ہے کار زیست کسی ڈھب تمام ہو
اس طائر زبون کی افسوس زندگی
جو لائق چمن نہ سزاوار دام ہو

اے خدا اسنے تو فریاد گنہگارون کی غرض اسی طرح دعا کرتے کرتے شام ہوئی رنج و ملال ہوا راحت حرام ہوئی شاہ زرین قبا نورانی رخ ماہتاب نے سر غرفۂ افلاک سے باہر نکالا ایک عالم پر چادرہ سفید نور کا ڈالا گلستان فلک مین ستارے شگفتہ نہ تھے گویا اثمار نور کے پھولے پھلے تھے کہکشان کی نہر جاری تھی عجب ہی شگفتہ پھلواری تھی چاندنی کا یہ عالم تھا کہ ایک شامیانہ نور کا تنا صحیح و سالم تھا نابیناے ازل حروف لوح محفوظ کے پڑھ لیتا کو رمکڑی روزن سوزن مین تار عنکبوت ڈال دینا جلوہ ماہ منیر کا دیکھکر روشنی شب قدر ایسی غائب ہوئی کہ اگر کوئی برسون تلاش کرے حاضر نہ آئے ظلمت آبحیات یون نمایان تھی کہ جیسے رخ آئینہ مین عیان ہو ہر ذرہ ریگ بیابانی مثل کرمک شب تاب کے چمکنے لگا نظر برق کو اچکنے لگا تجلی طور کی اگر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اوسکے روبرو آتی سیاہ تر دکھلاتی ہر برگ شجر رشک سپر زر تھا فلک سے زمین تک منور تھا عکس نور کا برگ اشجار سے یون نمایان تھا کہ گویا فراش قضا نے ایک فرش مشجر بچھایا تھا ستارون کی چشمک زنی آنکھون کو چوندلاتی تھی اسرار الامکان کے دیکھتا وہ کر جسکی آنکھ ڈھوندلاتی تھی گلگون کے زخم تاثیر ماہتاب سے پھٹ گئے بلبلون کی مداوا سے ہٹ گئی **قطعہ**

جلوۂ نور ہر ایک سمت نمایان یون تھا	لیلۃ القدر نمایان ہو جہان مین جیسے
نام ظلمت کا مٹا تختۂ امکان سے یون	کفر روپوش جہان بیچ ہوا اسلام سے جون

لشکر شعاع ہر سمت متعین تھا اور ظلمات ظلام کو جس جا ظلمت آگین مین پاجاتا بے سر اوڑھائے قتل کرتا اور منزل عدم مین پٹھاتا سایۂ شخص سے سفیدہ تر تھا سنگ موسی روکش سنگ مرمر تھا دیکھکر یہ عالم نور کا وزیرزادہ اور جوگن ایک پاکیزہ و صاف چٹان پر بیٹھے اور نماز عشا سے فراغت حاصل کرکے کچھ ورد و ظائف شروع کیے اور کچھ میوہ وغیرہ نوش جان فرماکر اپنے اپنے بستر جما کر لیٹے ہاتھ پانون تعلقات سے سمیٹے بعد کچھ عرصہ کے وزیرزادی نے کچھ چھیڑ چھاڑ وزیرزادہ سے آغاز کی کہ آپ ایسے سبز قدم بوم سرشت ہمارے ہمراہ ہوے کہ جہان بیٹھین بجز ویران کرنیکے نہ اوٹھین خاک پڑے تمہارے سر پر چلو اپنی راہ لو اب سے ہمارا تمھارا ساتھ نہوگا خردمند نے ہنسکر کہا آپ بھی بڑی شتابہ ہو کون سے جگہ اسے تلاش نہ کیا مگر جب تک منظور خدا نہین ہوا ان باتون سے کیا فائدہ نظر آتا ہے اگر آتش نفسانی آپکی آتشکدۂ خاطر مین صرصر خواہش سے مشتعل ہوئی ہے تو چندے توقف کیجیے بھڑک نہ اوٹھے آب ہوس سے بجھادونگا اور جو غنچۂ دل آپ کا گلزار پہلو مین نسیم تمنائے قلبی سے شگفتہ نہین ہوتا ہے چندے دل بستہ رکھیے قطرات مقاصد سے تر و تازہ کر ایسی منقار ونگا کہ پنکھڑی پنکھڑی اوڑادونگا مسبب الاسباب سبب پیدا کرے کہ وہ گم گشتہ کہین ملجاوے دل بیکل کو کل آوے تب دیکھنا کہ تمھارا بوستان خشک مقاصد دل کا آبیاری تمنا سے کس طرح سرسبز و شاداب کرونگا اور شجر پژمردہ و خزان رسیدہ آرزو تمھاری کا گل مقاصد سے شگفتہ اور آبپاشی مراد سے خرم و سیراب کرونگا تھوڑے دنون صبر کے دامن مین پاے ہوس کو لپیٹیے یہ کلام گستاخ سنکر جوگن نے ناک سمیٹی اور تیوری چڑھائی نتھنے پھولائے پشت پھیری جواب تلخ دیا کہ چل رے مادر بخطا بیغیرت

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بے حیا اولاً آئینہ مین مُنہ دیکھ تب یہ بات زبان پر لا وہ یہ شل ہوئی گھوڑون کے نعل مین بندے مینڈکی نے پانوُن پھیلائے تیرا مُنہ جو مجھسے کلام کرے وہ دن بھول گیا کہ ایک غیبشنی کے پھندے مین پھنسا تھا اور رات دن کوہ در کوہ بیسے سرد کار تھا غم سے تمام جسم زار و نزار تھا ہم اپنی بیزار بھی تو تجھسے نہ اوٹھواین گے چہ جائے اس گفتگو کے کیا کرین پردیس مین یہ باتین سُنتے ہین جہان نہ ہمارا کوئی دادی نہ فریادی والا ابھی مُنہ بگڑ جاتا ایسی مُنہ زوریان اپنے ہوتے سو تون سے کر تو کون ہم کون وزیر زادہ مسکرا کر کہنے لگا سبحان اللہ

اول تو شہیدی

در پردہ ستم ہمپہ وہ کر جاتے ہین کیسے	گر کیجے گلہ صاف مکر جاتے ہین کیسے
رنجش کا میرے پاس نہین آپکو مطلق	برہم تھین ہم دیکھ کے ڈر جاتے ہین کیسے
غصہ مین عجب رنگ بدلتے ہین پریرو	جون جون یہ بگڑتے ہین سنور جاتی ہین کیسے
اس صاحب عصمت کو یہی سوچ ہے ہر صبح	بیوجہ مرے بال بکھر جاتے ہین کیسے
ایام مصیبت کے تو کاٹے نہین کٹتے	دن عیش کے گھڑیون مین گذر جاتی ہین کیسے

وہ وقت تو آنے دے سُنا دینگے شہیدی
بن آئے کسی شخص پر مرجاتے ہین کیسے

بی صاحب خفا نہو جیے غصہ کو تھامیے زبان کو لگام دیجئے ذرا سوچ کے کلام کیجئے ہم جانتے ہین آپ بڑی پارسا با عصمت ہو تمام ملک دیکھا ہے مگر نظر کہین نہین ڈالی ہے آپ کی چال زمانہ سے نرالی ہے گوہر عصمت آپکا ابھی تک تہ دریا صدف ہی مین ہے صدمہ الماس کا نہ دیکھا ہے کسی نے رشتہ مین پرو کر آویزۂ گوش نہ کیا ہے رطب و یابس خرچ سے خوب آگاہ ہو حیا پرور عصمت پناہ ہو بی بی کا دانہ بے وضو نہین کھاتی ہو تمھارے دامن بہ تحاز گزر اس تا باعث نجات کا ہے سخن دراز کو کوتاہ کیجئے اگر ہمسے کوئی بات بے ادبی کی سرزد ہو گئی معاف کیجئے کہ العفو عند کرام الناس واقع ہے ہم نجانتے تھے کہ آپ کا شعلہ خو تند رہ ذراسی کبھی ہمائی نہ رکھتی ہین ہر ایک بات سے بھڑک اوٹھتے ہین بدن کو آتش غضب سے جلاتے ہین چھوٹا سا پیٹ ہے لقمہ کلان کھاتی ہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مثنوی

معاف کیجے ہمارا قصور اے بی بی	کجی زمانہ سے ہے راہ آپ کی سیدھی
نہ جانا ہنسے کہ تم اسطرح کی ہو ٹھیر کیل	کہ پھیندا دیکھے سے پرواز کا ہوکرتی میل

وزیرزادی بولی چل نچے پرے بیٹھ ہمین بھی خدا جانتا ہے تجھے بھی جانتا ہے غرض ایسے کلام تلخی آمیز شیرین انگیز باہم ہوکر عبادت حق مین مشغول ہوے اور دست استدعا درگاہ خدا مین اوٹھاکر باواز بلند کیا کہ اے مالک شعر

تو گفتی ہر آنکس کہ در رنج وتاب	دعاے کند من کنم مستجاب
چہ عاجز رہا ندہ وانم ترا	درین عاجزی چون نخوانم ترا

نظم

لگے سراغ کہین دلپذیر کا مالک مولا	کہ تنگ زیست سے اپنی ہون بسکہ مین آیا
یہ بات ہے نہین قدرت سے تیری کچھ بھی بعید	ہمارا رنج مبدل ہو کر بعیش جو عید
تیری جناب سے امید رکھتا ہون نزات	کہ کامیاب ہون مطلب سے قاضی الحاجات
تو سیری کشت تمنا پر آب رحمت کا	سحاب فضل سے اپنے شتاب دی برسا
نسیم فضل وکرم کی کہین تیرے چلجاے	توکل امید کا اپنے شتاب ہی کھل جاے
تیری جناب سے کوئی نا نومید ہوا	جو آیا روسیہ جلدی وہ روسفید ہوا

یہ پڑھکر بہزار الحاح رویا اور سیلاب اشک کا چشمہ چشم سے جاری کیا اور سجدہ مین گر پڑا یہانتک کہ سو گیا اسی حالت مین خواب دیکھا کہ ملہم غیبی وسروش لاریبی گلبانگ بشارت آمود گوش تمنا مین پہونچاتا ہے شعر

ذرا گوش دل سے تو سن میری بات	کہ آتی ہے صبح اور جاتی ہے رات

اے تشنہ لب قریب ہے کہ چشمہ امید پر پہونچکر زبان خشک بیان اپنے کو سیراب کرے تو اور نزدیک ہے کہ نہال برگزیدہ مراد اپنے کو آبیاری فضل ایزد منان سے شاداب کرے تو چندے اور بھی کمربند صبر کا میان ہمت پر استوار کر اور گوہر جان آیۂ ان مع العسر یسرا ان اللہ مع الصابرین پر نثار کر قدم شکستہ طلب تیرے کا مومیائی فضل خدا سے صحیح وسالم اور درست ہوگا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور قطع مراحل ناکامی کو مانند پیک تیز تگ اندیشہ کے چالاک اور چست ہوگا **ابیات**

تری تمنا بر آئیگی آج ہی یا کل ۔ تو اپنے کل سے نہ زنہار اب سی ہو بیکل
گل مراد تو البتہ ہو و یگا خندان ۔ بہار آئیگی سر سبز ہو ئیگا گلستان

خاطر اندوہگین کو تسلی دی بار آفت و مصیبت سر وقت سے اوتار لے چہرہ حال کو ناخن بیقراری سے خراشیدہ نہ کر ہلال ابروے امید کو مقراض محرومی سے تراشیدہ نہ کر جسوقت ناطورہ صبح نور جبین لباس سرخ زیب تن کر تاج زرین آفتاب کا سر پر رکھکر تخت زنگاری زمردین فلک پہ جلوہ گر ہو یہان سی اوٹھ اور قبلہ کی طرف متوجہ ہو کہ وہان ایک فقیر دستگیر درماندگان حاجت رواے محتاجان خدا رسیدہ ریاضت کشیدہ زیارت دلہای رسیدہ اشک خونی از چشم چکیدہ پاے حال بدامن قناعت پیچیدہ گل زہد چیدہ توکل گزیدہ خلوت گزین انجمن سفر پذیر وطن نظر دارندہ بر قدم ہوش در دم گل چین گلزار پاس انفاس غواص دریای فنا فی اللہ سیاح بحار بقا باللہ محو نظارہ شاہد لم یزلی جادہ پیمای طریق بے خللی مسکن گزین ہی دعا اسکی تیر ہدف مراد ہی اور دم اسکا تعلقات سی مانند سرو آزاد ہی نگاہ اوسکی مانند دم عیسیٰ محیی شخص مایوسی ہے اور چہرہ نورانی اسکا پر طاؤسی ہی اسکے جناب پاک مین ما فی الضمیر اپنا اظہار کر اور اوسکے ارشاد ہدایت بنیاد پر گوہر جان نثار کر کہ مطلب دلی بر آئیگا سنکر یہ کلام مقاصد نظام آنکھ وزیر زادہ خردمند کی کھل گئی اور شمع مایوسی و نومیدی کی فانوس خیال مین کہ صرصر مراد سے محفوظ رہکر روشن تھی بالکل کھل گئی شکر واہب العطیات کا بجالایا اور ترانہ عیش و عشرت کا طنبور آرزو کو کوک کر بالحان خوش بیان گایا دوگانہ شکرانہ کا ادا کیا اور گل عشرت سے شگفتہ دل کا قفا کیا اور جوگن سے تمام ماجرا بیان کر کے کہا کہ اوٹھ افق سپہر آرزو پر ستارہ خوش بختی کا نمایان ہوا اور ماہ مقصد کا سطح آسمان مطلب پر درخشان ہوا جوگن یہ بات سنکر مسکرائی اور ہونٹھون کو دانتون سے دبا کر زبان پر لائی میانصاحب اگر ایسے ہی ہی تو بسم اللہ کیجیے اور طرف مقصد کے راہ لیجئے لیکن سخن آرائی نہو کیونکر ہمکو آپ کے خواب کا اعتبار نہین ہی ایسے رطل قافیہ آپ روز ہی ہانکتے ہین

اور بسبب ظہور نہونے تاثیر نقش مراد کے خاک پھانکتے ہین پس بقول سعدی علیہ الرحمۃ **شعر**

کسے را کہ گردد زبان در دروغ ۔ چراغ دلش را نباشد فروغ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اگر صحیح ہی تو بہتر ورنہ لا ابس بہرزہ درائی سے درگذر کیجیے کہا اوسنے آپ بھی عجب ہی فرماتے
ہین اور ہجل سے باز نہین آتے ہین اگر خبط ہوا ہی تو فصد لیجیے بیہودہ باتین نہ کیجیے غرض یہ کہکر اوٹھی
اور اسطرف چلی بعد قطع مسافت چار پانچ کوس کے اوس جگہ کہ جہان گھوپا درویش خدا رسیدہ
کا تھا پہونچی دیکھا کہ ایک راکھ کا ڈھیر بمنزلہ کوہ لگا ہی اور پاس اوسکے فقیر مونجھ کے کندے سے
کو ٹیہ لگائے ہوئے تین چار سو برس کی عمر ریاضت شاقہ سی لاغر ڈاڑھی سفید مانند تار نقرہ کے ناف
پر پڑی ہوئی اور پلکین چار ون جھری کھائے ہوؤن پر جھولی ہوئین ایک ایک استخوان جلد بدن
سے نمودار ہر رگ نمایان مثل ریسمانی تار پیٹ پیٹھ سے چٹا ہوا عصائے دو شاخہ سی ٹیکی لگائے ہوے
بیٹھا ہے اور کونڈی سونٹا ہری بوٹی کا سامنے رکھا ہوا ہے اور گرداگرد اوس مکان کے کیاریون
مین گل لالہ ہزارا نافرمان گیندا ریحان مہندی داؤدی کلگا کھلا ہوا رشک بہار باغ جنان کا
ہو رہا ہے اور ایک طرف کڑھائو مین دودھ اونٹ رہا ہی اور ایک چھوٹا سا چاہ کہ جسکے رشک
سے چاہ ناف مجنونان خشک ہوگیا ہے آب زلال سی کنارہ تک لبالب بھرا ہی اور جنگل کے وحشی ہرن
چکارا گینڈا شیر بھیڑیا چیتا خرگوش بوم نیل گاؤ آرنا وغیرہ اوسکے آس پاس آتے ہین اور آتش
تشنگی اپنی بجھاتے ہین پھر چلے جاتے ہین لیکن کسی کو نہین ستاتے ہین اور درخت فراش کی ڈالیون مین پنجڑے
قمریون طوطیون مینون پپیہون ہزاردستون وغیرہ طائران خوش نوا کے لٹک رہے ہین اور وہ جانور
اپنی اپنی بولی مین گونج رہے ہین لیکن فقیر باوجود اس کہن سالگی رنگ رخ کا مانند کندن کے دمک رہا ہی اور
آنکھون سی شعلہ آتش کا لپک رہا ہی یہ دونون باآداب تمام اوسکے روبرو گئے اور کہا شاہ صاحب تسلیمات قبول ہو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

فقیر نے آنکھون سے پلکون کو اوٹھایا اور کہا بچا اچھے رہو کون ہو اور کہان سے آئے کہ اس ہو کے میدان مین کوئی غیر از ملک قدم نہین دھر سکتا ہے اور نہ کوئی وارد ہوا ہے شعر

گذر فرشتہ کا اصلا نہو یہان زنہار … پرندہ پر بھی نہین مار سکتا لیل و نہار

مکان ہو ہے بجز ذات خالق کونین … نہین ہے جلوہ نما کوئی تا گروہ ہزار

کہان سے پائی یہ جرأت کہ تم یہان آئے … وے جو آئے تو دلمین نہ کچھ بھی گھبرائے

یہان تو زہرۂ رستم بھی پھٹ کر پانی ہو … نہ رونگٹے تن کی یہان پیدا کچھ نشانی ہو

وزیرزادہ نے آداب بجا لا کر عرض کی اشعار

سخن ما ز لطافت نہ پذیرد تحریر … نشود گرد نمایان ز ترم توسن ما

طوطیان را نبود ہر زہ جگر گون منقار … خوردہ خون جگر از رشک سخن گفتن ما

تمہارا صاف دل ہی گر تو نقش مدعا اپنا … مقرر جلوہ گر ہوئیگا حاجت پوچھنے کی کیا

مگر سن لین حقیقت آپ کی ہم پہلے ایصاحب … بیان اول سی آخر تک کرینگے حال پھر اپنا

جگر جلتا ہے اشک آنکھو نسے جاری مثل باران ہین … نمایان موسم گرمی مین ہی بارش کا ہنگامہ

دل بیمار میرا دیکھکر عیسےؑ ابن مریمؑ … نہایت خوف سی سولی پہ چڑھکے چرخ پر بھاگا

لگائی آگ مینی آہ سوزان سے چمن مین جب … نشان گل نہ وہان باقی رہا نی نام بلبل کا

میرے طالع کی جسدم چرخ نی برگشتگی دیکھی … تو گردش سے نہین ہر رات دن وہ ایکدم تھمتا

سنکر یہ کلام درویش صفا کیش نے وزیرزادہ کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور نہایت شفقت و ترحم سے فرمایا اے بچہ اب خاموش ہو سنکر تیرا احوال دل کو بیتابی حاصل ہوئی دل شاد رکھ خدا کو یاد رکھ گھٹ گھٹ کر کلیجہ نہ کھا چشم سے اشک نہ بہا خدا چاہے تو خار غم کی نوک ٹوٹے گل مراد شاخ تمنا پہ کھلے رنگ شکستہ درست ہو کمیت مقصد میدان حصول مدعا مین چالاک و چست ہو ایام خزان دیدہ آفت رسیدہ بہار امید سے مبدل ہون مفصل احوال مجمل ہون کوئی دن جاتی ہین کہ شاہدان مراد بغل مین آتے ہین چہرہ زرد گلنار ہو عروس تمنا ہمکنار ہو بلبل آرزو شاخ مقصد پر چہچہ پرواز ہو قمری عشرت سرو جوئبار پر ترنم ساز ہو نسیم افضال الٰہی سے گل عیش گلبن تمنا پہ شگفتہ غم دیرینہ جفا ناز کی سے نہفتہ احوال میرا سن سرکو نہ دھن کہ ابتدائے صبح شعور سے کہ اوسکو عرصہ تین چار سو برس کا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

گذرا مین نے تعلقات سی کنارہ کیا اور راس کوہ قاف شکوہ پر گذرا کیا محنت شاقہ اختیار کی
مصیبت فاقہ کشی کی تیار کی نفس سرکش کو زیر فرمان کیا عشق شاہد لم یزلی مین دل و جان قربان
کیا صبر و قناعت کو قبولا یا و طمع کو دل سے بھولا توکل کی رسی مضبوط پکڑی طناب امید کاٹی شاہد
قدس نے جلوہ دکھایا جو پنہان تھا ہر طرف نظر آیا رتبہ فنا حاصل ہوا بقا سے واصل ہوا مدت در از بنا آگ
پتی کھائی غیر حکم گردن نہ ہلائی نیستی نابود ہوئی ہستی نمود ہوئی آپ سی خلا یار سے ملا ہوا لیس فی وسقے
ماسوے اللہ کے معنی خوب بوجھا جسطرف نظر کی سوا ے اوسکے نہ سوجھا آفتاب وحدت کا فلک خاطر پر
درخشان ہوا ذرہ ذرہ سے نور شاہد یکتائی نمایان ہوا موج بحر وحدت بسر جوش آئی کشتی ہوشیاری
غرق ہو کر نہ دی دکھلائی شناور دریای تجرید ہوا ماہر اسرار توحید ہوا خلوت کو دوست رکھا جلوت کو دشمن
سمجھا کفر و اسلام سی سروکار نہین جز یار دیر و حرم مین اغیار نہین مغز و پوست ہین توحید نے یہانتک سرایت
کی کہ معنی ہمہ اوست الفاظ کائنات مین دکھلائی دیے ایک نے دوئی کا نشان مٹایا ہر طرف تو ہی تو ہی کا
جلوہ نظر آیا تحت و فوق کو قدم خیال سے مجھایا سوا اوسکے کچھ نپایا سبحان بحانہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید
کا ہوا رگ و ریشہ نے جام مرو ہو معکم اینما کنتم کا پیا ان اللہ بکل شئی محیط سے ایک ذرہ خالی نہ دیکھا و نفخت
فیہ من روحی کا مضمون ہی سوجھا ذات مرشد مین آپ کو فنا کر جلوہ نور محمدی کا طلبگار ہوا فنا فی الذات کا
خواستگار ہوا اختلاف مذاہب سی کام نہین جنگ ہو سٹے و فرعون کا نام نہین آئینہ دل مین نقوش مجموعہ
ممکنات پر تو افگن ہین ایک ہی نور نمایان کو ہزار شمع روشن شعلہ زن ہین موج دریا ہی دریا موج ہی
فوج بادشاہ ہی بادشاہ فوج ہے یہ دودھ جو گڑھائے مین بھرا ہے عالم بالا سے آتا ہے بقدر رسد رمق
پی لیتا ہون باقی ہر جانور پی جاتا ہی درندہ پرندہ گزندہ چرندہ خدمت کرتے ہین زیر فرمان گردن دھرتے

ہین قول سعدی راست لیے کم و کاست ہے کہ شعر

توہم گردن از حکم داور مپیچ
کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

وحشی رم بھول گئے دائرہ النسبت مین بیٹھ کر بھول گئے ہین اے عزیز احوال پر اختلال زمانہ
کا کیا بیان کرون کہ خود کلام باری ناطق ہے وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور والحیوۃ الدنیا الا لہو و لعب
لازم وقت یہی ہے کہ انقلاب دور دوار سے خاطر نازک ملول نہ کر او رعیش رانی زمانہ پر نظر کر خاطر شگفتہ
مثل پھول نہ کر دنیا ایک حباب ہے باد نفس سے فنایاب ہے بنیاد ہستی ریگ روان فنا پر تعمیر اور گردش فلک دوار ٨

سے خودرائے زرین ارباب دانش وبنیش پر اظہر من الشمس ہو کہ جو پیدا ہو وہ فنا ہو ہر کمال کو زوال
غیر ذات ذوالجلال کے کہ وہ قدیم اور باسوا اوسکے حادث شب تاریک کہ مانگ اپنی ستارون
سے بھرتی ہے صبحدم پنجۂ خورشید شانہ شعاع سے تار تار کر بکھیر دیتا ہو اور خورشید کہ دامن صبح پنجہ
شعاع سے پھاڑتا ہو سلطان شام ایکدم مین اسکی صورت بگاڑتا ہو نوش مین اسکے نیش ہے اور عیش
مین رنج گلزار مین اگر گل شگفتہ ہے خزان شاخ و برگ اوسکے مین نہفتہ فلک اگر کسی کو ایکدن نہ سادے
بر سون رولاوے گل مین اسکے خار مل مین خمار غنچہ نے اگر دل بستگی اختیار کی ہوا نے پریشان کرکے
پنکھڑی پنکھڑی اوسکی پھینکدی بلبل نے اگر موسم گل مین شاخ چمن پر آشیانہ باندھا صیاد خزان اوسکی
گرفتاری کو آسمان سے پھاندا کون سے جگر سوختہ آب تشنہ پابرہنہ کو وصال جانان میسر ہوا کہ ستمگار
رقیب مفارقت کا نہ اوسکے ہم بستر ہوا مرغ سحر نے آمد خورشید کی گلبانگ دی گریہ خورشید ہی نے
اوسکی گردن مروڑدی واہ کسی نے خوب کہا شعر

عجب ڈھب کی یہ تعمیر خراب آباد بستی ہے
کہ پستی ہو بلندی یہان بلندی یہان کی پستی ہے

طاؤس زرین بال نے کہ فصل گلشن پر رقص کرکے چکر کھایا فلک نے حسد سے اوسکو لنڈورا بنایا سبزہ
مراد سے جسنے چشم تمنا کو تازہ و شاداب کیا دور دوار نے رشک سے اوسکا چشمہ بے آب کیا حسد
ابنائے جنس سے فلاطون خم نشین لقمان سرو مہری زمانہ سے عدم کا منزل گزین ہوا انقلاب لیل و نہار سے
کیخسرو نے جیتے جی غار قبول آفراسیاب اس بیداد کے ہاتھ سے طمانچے کھاکر خیال سلطنت بھولا جمشید کو
اوسنے آرہ پر دھرا تہمتن کو چاہ مذلت مین بھرا دارا کا تاج سر آرائی سے اوتارا اسکندر کو ند کھایا
چشمہ آب حیوان کا کنارا بیدادگری روزگار سے کسکا جگر چاک نہین دست ستم اسکے سے کسکے
سر پر خاک نہین صبح کو یہ ظالم فتیلہ موم کا بناتا ہو رات کو جلاتا ہے دم صبح اوسکی گردن کاٹکر بجھاتا
ہے دنیا کاروان سرائے سے کم نہین مسافر شام کو اوترا صبحدم نہین ہر چند آفتاب سے جہان روشن
ہے لیکن یہ بیداد گر قعر زمین مین اوسکو پہونچاتا ہے اور ماہتاب سے میدان فلک رشک گلشن
ہے سحر اوسکا رنگ اوڑاتا ہے جسنے تیر مدعا نشانہ پر چھوڑا اوسکے پر و پیکان کو توڑا سرو نے
چال آزادانہ نکالی اوسکے پانون مین پانی کی زنجیر ڈالی شاہد سہ جبین نے خط و خال کو آراستہ کیا
جوانی مین اس ستمگار نے اوسکا خون پیا کلاہ ثروت سر مباہات پر جسنے رکھی اوسنے ہاتھون ہاتھ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پھینکے شاہون کو کاسۂ گدائی دی گدایون کو تاج بادشاہی دی دریائے گردش چرخ بر سر طغیانی ہی جو گرا پھر نہ اوچھلا بادہ عیش مین اسکے دُرد ہی شیرینی مین تلخی وہلال فرد ہے جہان ایک سیراب ہے کہ ہزار تشنہ لبون نے دھوکا کھاکر اسکے کنارے جان دی اور ایک منزل پر نشیب و فراز ہے کہ لاکھ رہ نوردان جادۂ مقاصد نے دست قاطع الطریقان تعلقات سے پھانسی پائی الغرض خنجر بیداد ہی روزگار ناہنجار سے جسکو دیکھو جگر چاک دیدۂ نمناک ہے ہر ایک مثل مرغ بسمل تڑپ رہا ہے دشنۂ خونخوار فلک سے ایک جہان گلا کٹا رہا ہے شعر

کون آیا جو یہان اسید سے پورا گیا	کس لیے کس واسطے نشو و نمائی کیجیے

شام کو شفق فلک پر نمایان نہین ہی خون مظلومون کا دھبہ اسکے دامن پر لگا ہے اگر بادشاہ ہے آخر حالت تباہ ہی اور اگر گدا ہے کاسۂ دریوزہ کف دست پر غدا و مساہی در کس و ناکس پر کھڑا ہے پردۂ غفلت انسان کی آنکھ پر ایسا پڑا ہے کہ مال و منال کے جمع کرنے مین غدا کو بھولے ہین قزاق اجل ساتھ لگا ہی شعر

جمع کیا کرتے ہو سعارون کو تم ای غافلو	قبر پر جا بیٹھتے ہین چھوڑ کر تعمیر کو
کون اس وادی مین ہوا اہل فنا کا سد راہ	کیا تعلق ہے کفن سے خار دامنگیر کو

جسنے اسکی الفت اختیار کی نقدی حیات نثار کی حیات مستعار پر اعتبار نہین بنا دیوار ریگ روان پائدار نہین طرفۃ العین مین یہ ظالم ملائکہ کو عروج سے گرا کر چاہ ذلت مین اسیر کرے اور سلطان رفیع الشان کو تخت سلطنت سے اوتار کر اجلاف کا دستگیر کرے مثنوی

ایک دم مین یہ اوتارے بادشاہ کے سر سے تاج	ایکدم مین دے گدا کو ہفت کشور کا یہ راج
ظلم اس بیدادگر کا ہر جگہ مشہور ہے	نیش سے اسکے ہر ایک دل خانۂ زنبور ہے
راحت دو روزہ ہی جسکے نصیب اس جا کہین	پنجر و زاو سکے لیے ماتم سرا ہے در کمین
جلوہ پر اپنے کریگا ناز کیا طاؤس آہ	دیکھ کر پاؤنکو اوسکے جبکہ ہو حالت تباہ
ماتم عالم سے رنگ آسمان ہے نیلگون	پی کے خون لاکھون کو اُسنے ہے کیا گریہ زبون
جور سے اسکے نہین کسکا جگر ہے چاک چاک	کون قضیہ سے ہوا ہی اسکے پار و صاف و پاک
کیا شرف ہو وے ہُما کو سوچیے اے ہمدمو	استخوانون کا خورش اُسکے مقدر جبکہ ہو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اسکی نیرنگی کا اے تائب ہو کیونکر سے بیان	مثل جریا کے بدلتا رنگ ہے یہ ہر زمان

کجی سے یار ہی راستی سے بیزار ہی جام خاطر جسکا ہی مُراد سے سرشار ہر زہر ناکامی اُسکے ہلاک کرنیکو تیار ہے کہین سفیدی ہی کہین سیاہی ہی کہین عشرت ہی کہین جانکاہی خسرو انجم کو اگرچہ ہنگام صبح تخت فیروزگون آسمان پر تاج شعاعون کا زیب سر کر بیٹھاتا ہی تمام روز آتش حرارت مین جلاتا ہی ہلال کو اگرچہ روز اول افق پر زیبندہ کرتا ہی مگر آخر محاق مین داخل کرتا ہی سنگ کا مثل اُسکے سینہ پر دھرتا ہے سچ ہی مثنوی

غیر ذات خدا ہی سبکو زوال	اول و آخر اوسکو ہی کمال
جو کہ پیدا ہوا وہ فنا ہو گا	ذات کو اوسکے ہی بقا ہو گا
قطع اول تعلقات کو کر	دیکھ تو اوسکو پھر ادھر ادھر
علم اس جا حجاب اکبر ہے	خلد کا ہان مگر وہ رہبر ہے
عقل اسجا کے اوپر حیران ہے	مثل سنبل کے بس پریشان ہے
ہم عدم کو نہین سمجھتے کیا	ہر جگہ پر وجود ہے اوسکا
لیکن اُس نکتہ کو وہ سمجھے گا	رکھتا ہو گا جو دیدۂ بینا
اور اندھون سے یہ کلام نہین	اونکا اسجا پہ ذکر و نام نہین
تائبؔا اس سخن سے ہو خاموش	رو سے جاہل کہین نہ بر سر ہوش

قصہ کوتاہ جسدم فقیر صاحب تاثیر نے جواہر زواہر اس مضمون کے رشتہ تقریر مین پرو کر حمایل گلوے عروس زیبا صورت بیان کی وزیرزادہ کے دل بیقرار کو تسکین ہوئی اور شادمان خاطر اندوہگین ہوئی پھر شاہ صاحب نے تجاہل عارفانہ فرمایا ہان بچا اگرچہ حال تمھارا عکس پذیر آئینہ ضمیر ہی مگر جزوی حالات اپنے بیان کرو ہمسے کیا آفت آئی کہ جسکے واسطے یہ سرگردانی اوٹھائی ابیات

دے ای ساقی مجھے تو مے کا ایک جام	کہ جسکے نشہ سے مین ہوؤں خوش کام
سناؤن تجکو اپنی حالت زار	کرون خاطر سبک تیری گرانبار

احوال کہنا وزیرزادہ کا فقیر سے اور تسلی کرنا فقیر کا اور بلانا شاہ پریون کا اور جانا وزیرزادہ کا واسطے چھوڑانے شاہزادہ دلپذیر کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مصوران چابکدست تیزچشم نے خاکہ اس داستان طلسم نشان کو موی قلم سحر رقم ترزدہ عندلیبان روضۂ رضوان سے اور سرخی و سفیداب شقایق سرشک چشم خونچکان آفت رسیدون اور نسترن نازک بدن بیاض دیدون مصیبت کشیدون نبقاشی تمام اور رنگ مالا کلام سے اسطرح بھرا ہے کہ وزیرزادہ خردمند نے حسب الارشاد ہدایت بنیاد درویش صاحب ارشاد کے اوراق نسخہ متفرق حقیقت حال حیرت مآل کو ماوای حسن تقریر سے وصل کر کے تار رگ جان بلبل گلستان خلد بیان سے شیرازہ باندھکر اور سوہان فصاحت سے صاف کر اسطرح شکنجۂ بیتین مین کھینچا کہ جناب ہدایت مآب غزل

میرے دل کو شوق فغان نہین میرے لب تک آتی دعا نہین
وہ دہن ہون جسمین زبان نہین وہ جرس ہون جسمین صدا نہین

عجب اسکا کیا نہ سناؤن مین جو خیال دشمن و دوست ہین
وہ مقام ہون جسمین گذر نہین وہ مکان ہون جسکا پتا نہین

مجھے زعفران سے بھی نہ ہو ترغم ہجر یار نے کر دیا
نہین ایسا کوئی زمانہ مین میرے حال پہ جو ہنسا نہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

حقیقت حال اپنا اس قابل نہین کہ قلم و زبان سے صفحۂ قرطاس پہ تحریر ہو مگر ناچار مفصل کو طویل الذکر سمجھکر مجمل بیان کرتا ہون کہ واہب العطیات نے بعد مدت مدید ہمارے بادشاہ جہان پناہ کو ایک فرزند ارجمند عطا کیا اور شبستان مراد کو شمع انجمن فروز سے روشن و منور کیا آفتاب اُسکے آتش رخسار سے کباب ہوا اور ماہتاب رشک جبین نور آگین اوسکے سے بیتاب و بے آب ہوا شعر

گویا زمین پر ستارہ آیا	یوسف جہان مین دوبارہ آیا

بفضل قادر ذو الجلال جب وہ نونہال باغ سلطنت منزل ایام رضاعت کو طی کر حد بلوغ پر پہونچا طبع مبارک شکار ماہی پر مائل ہوئی اکثر اوقات فرخندہ ساعت مچھلی کے شکار مین بسر کرتا اور یہ خدمتگار جان نثار المسمی بخردمند وزیرزادہ اوسکا ہمیشہ مانند رکاب پابوسی مین حاضر رہتا اور سایہ کے مانند ایک دم جدا نہوتا اتفاقاً ایکروز دریا مین شست پھینکی ایک قطعہ پارچہ حریر تصویر کشیدہ کانٹے مین پھنسا دیکھتے ہی اوس پیکر بیجان کو برنگ تصویر حیران ہوگیا اگر اوسکی شوریدگی و آشفتگی کا تمام حال گذارش کرون آپ بھی مجنون ہو جائین اور خاک بیابان سر پر اوڑائین غرض عزم بالجزم کیا اور غلام کو ہمراہ لیا اور صاحب پیکر کی تلاش مین قدم ہمت کو بڑھایا عیش و آرام کو گھٹایا جادہ نورد بادیۂ ناپیدا کنار جستجوے یار کا ہوا مگر بقول شعر

بہر کار یکہ ہمت بستہ گردد	اگر خارے بود گلدستہ گردد

بعد اوٹھانے ہزارون سختی و مصیبت اور خاک چھانتے بیابان صعوبت کے اوس حور طلعت زہرہ جبین سے ملاقی ہوا اور چند روزہ جام بادہ مواصلت سے مدہوش رہا اور چمن مواصلت سے گل مراد چنا کیا مگر چونکہ نقاش ازل کو شکل نقش مواصلت دائمی کی قلم ارادت سے بگاڑنی منظور تھی اور دیدہ رخ انور دیدہ مین سوزن مفارقت کی گاڑنی منظور تھی قرعہ قسمت کا اولٹا پڑا یعنے کوئی پری شاہزادہ کو اڑا لیگئی اور اس سرگشتۂ دشت حیرانی کو درمیان راہ کے ایک دیونی اوٹھا لیگئی اور کچھ حال اوس گرفتۂ محبت کا معلوم نہین یہ جوگن اوس شاہزادے کی وزیرزادی ہے اوسکو سروش غیبی نے خواب مین کہا کہ بلباس جوگیانہ تلاش اوس گم گشتہ صحراے ناکامی کی کر اور پاے ہمت کو دشت جستجو مین دھر یہ جوگن برسون آبادی ویرانے کوہ و دشت شہر و نگر مین مثال گرد سرگشتہ پھری اور انواع انواع کے اشکر صعوبت و رنج و غم مین گھری کہین اوسکا نشان نہ پایا ناگاہ ایکدن وہان وارد ہوئی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کہ جہان یہ خانمان آوارہ دل خستہ جگر پارہ اسیر پنجۂ تقدیر تھا قدرت ایزدسے بذریعہ اوسکے اُس بلاے جانستان سے رہائی پائی اور ایک مدت پاے طلب سے دشت تلاش کا ٹا کل ایک پہاڑ پر وارد ہوے خواب مین ہاتف غیب نے آواز دی کہ اس پہاڑ کے فلانی طرف جاؤ گل مقصد کو شگفتہ پاؤ دامن کوہ مین ایک درویش صفاکیش صبح نفس روشن ضمیر ہے ناخن ہمت اوسکے سے عقد مالاینحل مطالب دلی تمھارے کی باسانی تمام کھلے گی اور شمع نومیدی آتش دعا اوسکے سے گھلے گی سواب یہ راہ گم گشتہ تمنا بموجب ایماے ملہم غیبی حاضر حضور فیض گنجور ہوا ہے احوال یہ تھا کہ بپایۂ گزارش پہونچا یا آیندہ فرد

عرض حاجت در حریم حضرتت محتاج نیست

راز کس مخفی نماند بر فروغ راے تو

فقیر روشن ضمیر نے یہ احوال سنکر وزیرزادہ کی پیٹھ پر ہاتھ ٹھونکا بچہ اللہ مالک ہے جو تمکو یہان لایا ہے چشمۂ تمنا پر پہونچاکر تر زبان کریگا اور گل حصول مقاصد دلی دامن حال مین بھریگا یہ کہکر فرمایا کہ اب کمر کھولو بستر جماؤ واماندگی سے آرام پاؤ دودھ پیو اور جو چاہو سو کھاؤ رازق موجود کریگا جب راہ کی ماندگی سے بالکل آرام ہو طرف شہرستان مقصد کے سیدھے چلے جاؤ خدا چاہے تو مین بدل وجان رہبری کرونگا آگے اللہ ہادی شعر

نہ دل مین ہو و ذرا ہراسان کرا یکدم مین تجھے وہ مالک

کریگا واصل مراد سے گر تو اوسکی قدرت سے کیا عجب ہے

الغرض درویش صفاکیش تو ان دلریشون کی تسلی وطمانیت کرکے صومعہ مین جاکر مشغول عبادت معبود حقیقی ہوا اور یہ دونون ایک پاکیزہ جگہ تجویز کرکے بستر جماکر ہاتھ مُنہ دھوکر لیٹے وزیرزادی نے کہا اے خردمند وہ بھی دن خدا دکھاویگا کہ شہزادہ کی صورت نور کی سورت پھر دیکھین گے ہم اور یہان سے باحصول مراد دلی رخصت ہوکر گھر چلینگے ہم اور شہزادی سے ملکر کہین کہ لوبی صاحبہ مبارک تمھارا یوسف ملا اب زلیخا کے مانند دیدار اوسکے سے چشم نگران کو نور اور خاطر مضطر کو سرور بخشو اور شاخ نخل تمنا سے گل مراد چنو اور بوسہ لب شیرین سے شیرین کو گور مین ترش رو کردو اور پہلے رول چہل کی طرح سے بیخوف وخطر زندگی بسر کرو اور میوہ شیرینی عشرت دائمی گلشن ناز وادا وغمزہ وعشوہ سے چکھو اور ہمارا انعام وحق الخدمت دلواؤ اور ہمیشہ مراد پاؤ وزیرزادہ کی طبیعت چونکہ ظرافت دوست تھی سنکر کہنے لگا اللہ ایسا ہی کرے اور آپ کے مُنہ مین شکر بھرے مگر صاحبہ اس حالت مین مین جو غور کرتا ہون تو آپ کو بڑا رشک ہوگا کہ جسدم وہ دونون نور دیدۂ خلافت شب وصل شغل بادام

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دو مغز ایک قالب دو جان ہونگے اور حسرتین ایام مفارقت کی ستائین گے آپکو اپنی تنہائی و
فردیت کا غم ہوگا دل پر سخت رنج و الم ہوگا سینہ چاک دیدہ نمناک ہوگا اکثر سنا گیا ہے کہ بہت لوگ
آتش حسد سے جلکر کباب ہوگئے ہین اور موم کے مانند شعلہ رشک سے پگھل گئے ہین حتی کہ بے اجل
مرگئے اور اپنی گرم بازاری کر گئے اور بالفرض اگر شاہزادہ دلپذیر شاہزادی ماہ منیر سے ملا تو ہین
کیا بقول شخصے مثل بیل پکا کوے کے باپ کا کیا ÷ ہان اگر اوسکے مقابل اپنا پہلو بھی کسی ماہرو زہرہ
جبین خورشید طلعت حور عین شوخ و چنچل کم سن نیک تن سے گرم ہو تو ایک لطف ہے والا مصرع
چہ حظ کند خضر از عمر جاودان تنہا ÷ ہمین کیا آپ خوش ہون جوگن سنکر جل گئی اور مثل مار پیچتاب
کھا کر بولی خاک مین ملیو وہ ناک کہ جسکو ہووے آپ کی تاک ہماری شہزادی کی پرستارون مین کوئی
ایسی بھی نہین کہ آپ سے بیت الخلا مین آفتابہ بھی رکھاوے چہ جائے آنکہ وہ آپ کے پاس آوے
آپ کو تو وہی دیونی خبیثہ کریہ منظر زشت پیکر گندہ بغل دریدہ دہن دیدہ گاؤ دیدہ لب آویزان
چاہیے مگر اب ایسی قسمت کہان کہ وہ پھر ہاتھ لگے یہ بھی ناشکری کی تمنے کہ اوسکو چھوڑا اور رشتہ
الفت کو توڑا اب بھی اگر اوسکا خیال ہو تو بسم اللہ شاہ صاحب کی جناب مین عرض کیجیے وہ آپکو
پھر وہین پہونچا دینگے اور اوس خبیثنی کٹنی سے ملا دینگے جو عیش و عشرت کہ آپ کو وہان میسر تھی تمام
عمر کف افسوس ملوگے نہ پاؤگے آپ اور کسی چمنستان وصل سے قطعاً گلچینی کا خیال دل مین نہ لائیے
وہین جائیے بغیر اوس خبیثنی کے انسان باشعور کی صحبت کے قابل آپ نہین ہین ناحق خیال خام کا
پلاؤ پکاتے ہو کہین ہین وزیرزادہ بولا بی صاحب آپ بجا فرماتی ہو وقت کا ترانہ گاتی ہو ہم اسی
قابل ہین آپ کی دولت و فینہ کے نہین سایل ہین آپ کا دماغ بہت دور ہے کاسہ سر مین
بڑا غرور ہے انسانون سے نفرت ہے وحشیون سے انسیت اسواسطے جنگل و بیابان مین
دوڑتی پھرتی ہو بین بجا کر درند گزند کے حلقہ مین گھرتی ہو بہانہ شاہزادہ کے ڈھونڈھنے کا کرتی
ہو فی الواقع آپ کی آتش عشق الفان کی آبپاشی سے منطفی نہوگی اللہ کرے کوئی دیو جناب ہرمن
خبیث رکس آپ کے کمند زلف مین گرفتار ہو اور آپ کا گوہر جان لو سپر نثار ہو کاشانہ آرزو آپکا
اوسکی شمع جمال سے منور ہو اور روشن اور تختہ دل تمھارے کا نہال کاری اوسکی سے شاداب
تر ہو اور رشک گلشن اپنی مراد تو یہ ہے کہ شاہزادہ بھی ملجاوے اور اوسکے صدقہ مین کوئی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

رانڈ کا سانڈ آپ کے بھی ہاتھ آوے کہ ایک چمن مین دو گل نو کا شگفتہ ہونا نہایت ہی زیبا ہی
اور بی صاحب ہمارا تو عمل اسپر ہے

غزل

جی چاہیگا جسکو اوسے چاہا نہ کرینگے
ہم عشق و ہوس کو کبھی یک جا نہ کرینگے

کیون دل سی نہ مٹ جائیگا اندیشۂ حرمان
جب ہمنے یہ ٹھانا کہ تمنا نہ کرینگے

گو حسن پرستی نہو خاطر سے فراموش
خوش قامتون کا پا و سرا پا نہ کرینگے

کیا کام ہمین بل پڑے ماتھے پہ کسی کے
کیون آئینۂ صاف کو دھندلا نہ کرینگے

انگارون پہ لوٹینگے پر ان شعلہ رخون کے
نظارہ سے ہم آنکھ بھی سینکا نہ کرینگے

نازان ہین عجب غنچہ دہن خوش سخنی سے
ہم سحر سے کیا لعل کو گویا نہ کرینگے

آغوش کا گر شوق ہوا ہیرے کا ایک بت
نبو ائینگے ہاتھ اوسکی طرف بیا نہ کرینگے

شفافی و خوش زیبی و نرمی سی غرض ہے
عشق شکم پیکر و دیبا نہ کرینگے

کب ناف تہ پیرہن آتی ہے نظر صاف
عنصم شعبدہ چشم بھری اکا نہ کرینگے

مکنے پہ شہیدی کے نہ تم جائیو اے جان
عاشق ہین تمھارے کبھی ایسا نہ کرینگے

وزیر زادی بولی کیون ٹراتا ہی بک بک کر مغز کھاتا ہی تازی کی طرح عف عف کرتا ہی چپ ہو دم دبا دم نہ مار تجھسے ترطلی لاکھون ہمنے دیکھے وزیر زادہ مسکرا کر بولا بی صاحب چپ ہین مگر اتنا کہتے ہین جہان لاکھون دیکھے آپنے ایک ہمین بھی دیکھ لیجیے اگر کار دست بستہ خدمت سامی مین نمایان نہو تو ہم سے دور کیجیے دار الارکھیے غرض اسطرح کی نوک جھوک کی تا دیر رہی آخر دونون دریائے خواب غفلت کے شناور ہوے پس عبدم عابد شب زندہ دار ماہ نے سبحہ کواکب ہاتھ سے ڈالی اور موذن خورشید نے سجدہ صفا آگین صبح مین صدائے خیر من النوم کی ایک سوز و گداز سے نکالی درویش روشن ضمیر اوٹھا اور یہ دونون دست بستہ دو زانو بیٹھے فقیر نے جواہر تسلی درج دہن سی نکالکر رشتۂ تکلم مین پرو کر آویزہ گوش کیے اُنکے کہ بابا چندے روز توقف کرو صبر سے کام بن آتا ہی شتابی سے بگڑ جاتا ہی غرض حسب الارشاد شاہ صاحب دونون پندرہ سولہ روز با آرام تمام بسر اوقات کرنے لگے دن کو سیر بیابان و نظارۂ صنعت صانع ازلی کرتے اور رات کو سیر چاندنی کہ ایک تختہ نور کا نمایان ہوتا دامن مشاہدہ نور سی بھرتے ایکدن باہم مشورہ کرنے لگے کہ اب اسطرح ممکن ہو شاہ صاحب سے رخصت لیجیے اور راہ مقاصد

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

قطع کیجئے اب یہان سے تنگ آئے ہین بسفت روٹیان مڑوڑتے ہین عنان تشارمافی الضمیر کو بالکل چھوڑتے ہین یہ سوچکر شاہ صاحب کی خدمت مین حاضر آئے اور زبان پر لائے **مثنوی**

زندگانی سے اپنے اب ہین تنگ	رنگ رخ اوڑتے ہین مثال پتنگ
جی نہین اب یہان یہ لگتا ہے	آتش غم سے دل سلگتا ہے
کیجیے رخصت ہمین مراد کے ساتھ	کہ لگے دُر مطلب اپنے ہاتھ
آپ روشن ضمیر ہین شاہا	کیجیے حق مین ہمارے دل سے دعا

شاہ صاحب نے فرمایا اگرچہ جدائی تمھاری ہمارے دل کو گوارا نہین لیکن جو ایسی ہی مرضی ہے تو اللہ یار ہے بیڑا پار ہے آج اور ٹھہرو کل انشاءاللہ تعالی رخصت کرون گا اور رات کو ایک تماشا تمکو دکھلاؤن گا بفضل خدا شاہزادہ یہان بھی آسکتا ہے اور تمھین چہرہ دکھا سکتا ہے مگر تمھین معلوم نہوگا کہ یہ کس مقلب جگہ پھنسا تھا تم اب جاؤ اوسکو چھوڑ آئیو یہان سے آئیو ہم تم تینون کو شکل نقش مثلث کے خانۂ مراد مین بٹھا کر طرف گھر کے رخصت کرینگے یہ کہکر درویش روشن ضمیر نے ایک کوری سفالینہ پر کچھ حروف لکھے اور ارشاد فرمایا کہ اسے فلانے پتھر کے تلے داب دو اور قدرت الٰہی کا تماشا دیکھو اور دلمین خوف وہراس نہ لاؤ کہ تمھارے بال پر آفت نہ آئیگی پس وزیرزادہ نے حسب الارشاد فقیر روشن ضمیر سفالینہ حروف نوشتہ کو پتھر کے نیچے دابا کچھ عرصہ نہ گذرا کہ ابر سیاہ ہر طرف نمایان ہوا اور خورشید جہانتاب اوسکے پردہ مین پنہان ہوا پستر فوج کے فوج جوق کے جوق غول غول جھرمٹ کے جھرمٹ دل بادل سوارون پیادون کے پرا باندھے ہوئے اوس صحرای لق و دق مین آکر اوترے باساز و یراق زرق و برق مختلف الخلقت جداگانہ شان تمام میدان مخلوق الٰہی سے بھر گیا تل برابر جگہ خالی نہ رہی اور اسطرح کا شور و شر مچا کہ شور محشر اگر اوسکے روبرو آتا منھ چھپا کر بھاگ جاتا اور اپنی اپنی شکل سے قطار بقطار صف بصف شکل بہ شکل بیٹھے بعد ایک شخص تاج مرصع برسر ہاتھی پر سوار اور ہودج مین مصاحبین و مشیر و خدمتگذار مورچھل ہلاتے ہوئے ساتھ اسکے بیٹھے ہوئے نمودار ہوا صدائے نقیب و چوبدار و یساولان کی بلند ہوئی کہ طرقوا طرقوا پیش پیش آگے ڈنکا بجتا ہوا شاہ صاحب کے حضور آیا اور اوترکر دست بستہ ہوا آداب بجالایا قدمون پر سر دھرا ہاتھ کو بوسہ دیکر آنکھون سے لگایا اور مودب کھڑا ہوا شاہ صاحب نے خوش ہوکر بعد

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

استفسار احوال خوشنودی مزاج کے ارشاد بیٹھنے کا کیا تب کرسی زرین پر بیٹھ گیا اور عرض کیا حضرت قبلہ و کعبہ خیر تو ہی خادم کو کیون یاد فرمایا ہی جو ارشاد ہو بجان و دل سر و چشم بجا لاؤن شاہ صاحب نے فرمایا آپکی دختر ماہ رو نہین آئی کہان رہی عرض کیا مدت دراز سے اوسکا حال مفصل معلوم نہین ہے شاہ صاحب نے مراقب ہو کر دریافت کیا اور فرمایا کچھ یہ بھی خبر پائی کہ وہ زندہ ہے یا داعی اجل کو لبیک پکارا اوسنے عرض کیا حضرت قبلہ و کعبہ اتنا جانتا ہون کہ پردۂ کوہ قاف کو چلی گئی اور وہین بود و باش اختیار کی ہے شاہ صاحب نے کہا آتی ہی عرض تھی کہا اوسنے خیر تو ہے فرمایا خیر ہی سابق الایام مین اکثر وہ یہان آتی تھی اب برسین گذرین کہ اوسکی خبر نہ پائی اسلیے یہ بات زبان پر آئی اور تمکو

تکلیف دی پوچھا اوسنے حضرت جیو یہ کون دو شخص آدم زاد ہین اور انکا آنا یہان کیونکر ہوا کہا بسبب اتفاق وارد ہو گئے ہین غرض دو گھڑی تک اسی طرح گفتگو باہم رہی بعدہ بحسب اجازت شاہ صاحب سے رخصت ہو کر طرف ملک اپنے کے روانہ ہوا وہ مگر شاہ صاحب نے ایک پریزاد کو کہ مرید و معتقد آپ کا تھا ٹھہرا رکھا کہ بعد چندے چلے جانا جب لشکر شاہ پریون کا نظر سے غائب ہوا شاہ صاحب نے وزیرزادہ سے فرمایا کہ اس شاہ پریون کی دختر ماہ رو نے شاہزادہ کو اڑایا ہی واسطے گونہ اطلاع دہی کے اسکو طلب کیا تھا بعدہ شاہ صاحب حقیقت آگاہ نے اول سے آخر تک احوال شاہزادہ دلپذیر و ماہ منیر کا اوس پریزاد سے مفصل بیان کر کے فرمایا کہ چلو جاؤ اوسکا سراغ لگاؤ والا پرستان کو پھونکدون گا یہ سنکر وہ ہوا پر اوڑا اور پردۂ کوہ قاف کی طرف گیا اور پریزادون ہمجنسون واقفکارون سے حقیقت حال دریافت کی شاہزادہ اسیر پنجۂ تقدیر کی استفسار کر کے لوٹ آیا اور شاہ صاحب سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

آداب بجالا کر گزارش کیا کہ حضرت جیو فی الحقیقت پری ماہرو نے پردۂ قاف مین ایک قلعہ معلق اوس شہر
مین سحر و طلسم کے زور سے بنایا ہے اور اوس آدم زاد سے تعشق اپنا جتایا ہے سنکر یہ کلام آتش
غضب شاہ صاحب کے سینہ مین مشتعل ہوئی اور چاہا کہ اوسی دم پری کو شیشہ مین اوتار کر
جلا دین مگر ڈرے اس بات سے کہ شاید شاہزادہ ہاتھ نہ لگے پس کئی اسم سریع التاثیر وزیرزادہ
کو تلقین کیے اور اسرار فلکیات اور نظرات کواکب و مزاج و طبائع سبع سیارہ اور حرکت آسمان
سے آگاہ کیا اوسکو اور رسد بندی و اصطرلاب دانش و ارتفاع آفتاب سے نتیجہ نکالدیا اوسکو اوس پریزاد
سے ارشاد کیا کہ اوڑا اوسکو لیجا اور قاف مین جہان وہ قلعہ طلسم اوس شتاسہ فاجرہ کا معلق کھڑا ہی پہونچا
اوسکو اور جب تک یہ مقصد کو نہ پہونچے اور شاہزادہ ہاتھ نہ آوے وہین رہنا اور اوسکی محافظت کا بار
اپنے سر رہنا یہ کہکر وزیرزادہ کی پشت پر ہاتھ ٹھونکا اور ترکیب اسماء و عزائم جمشیدہ کی جتائی اور کہا جاؤ
بچہ تمھارا حافظ و ناصر خداے دو جہان ہی فضل اوسکے سے کامیاب ہوگے مین بھی دست بدعا رہون گا
پس پریزاد نے وزیرزادہ کو اوڑایا اور یہان شاہ صاحب نے جوگن کو تسلی بخشی اور مطمئن کیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ
شام ناکامی آخر ہی ہوا چاہتی ہی اور صبح عشرت پنجہ آفتاب مراد سے گریبان غم پھاڑ کر ظاہر ہی ہوا چاہتی ہے
قصہ کوتاہ پریزاد نے وزیرزادہ کو پردۂ قاف مین پہونچایا اور نیچے اوس دژ طلسماتی آسمان زیر آستان
کے کھڑا کیا دیکھا اوسنے کہ تمام پہاڑ زبرجد سے بنا ہوا ربع مسکون و سمندر کے گرد بگرد محیط ہی اور کنارہ
جسکا لاکھون برس کی راہ پر بھی نا معلوم ہی آتنی اوسکی بسیط ہے صنعت صانع ازلی ہر سنگریزہ سے پیدا
قدرت قادر سرمدی ہر ذرہ سے ہویدا جہانتک طائر تیز پر نگاہ کو اوڑایئے سواے لعل و زمرد و الماس
پکھراج نیلم لاجورد کے کچھ نہ پایئے ہر شجر مین ایک گل ہزار رنگ سے شگفتہ ہے اور گرد و غبار مثل
فضاے فلک سرتاسر رفتہ ہے فلک نیلگون پر اوسی کا عکس نمایان ہے اور جسطرف دیکھو شگفتہ ایک
نیا گلستان ہی ہر طرف پریون کے جھرمٹ کے آمد و رفت کرتے ہین مگر اصلا کسی کی طرف نہ مخاطب ہوتے
ہین نہ کسی کا ضرر کرتے ہین اور جسطرف نظر جاے سواے اشیاے گوناگون کے کچھ نہ دکھلائے طائر خوش
وضع خوش ترکیب کوئی سرخ کوئی زرد نیلا کاسنی عباسی نافرمانی لاجوردی لاکھی رنگ ہزار رنگ
کی آواز سے گونج رہے ہین اور ہزارون مکان عالیشان رفیع البنیان سر بفلک کشیدہ
نقرئی سنہری لاجوردی گنگا جمنی مرصع کار جواہر نگار لعل و زمرد کی اینٹون سے تیار نمودار ہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جنکی رفعت بام کی رسائی سے طائر تیز پرواز اندیشہ و وہم کے شہپر اول ہی پرواز مین جھڑ جاتے پڑتے ہین خورشید و قمر کسوف و خسوف مین نہین آتا ہی جب ان قصور پر دور از قصور کے محاذی ہوتا ہے بے تامل پردۂ خفا ندامت زدہ ہوکر منہ پر ڈال لیتا ہے اور جب بام اونکے سے تجاوز کر جاتا ہے منہ کھول دیتا ہے دیکھکر یہ حال حیرت مآل وزیرزادہ کے ہوش و حواس بجا نہ رہے بر رنگ تصویر بیجان حیران و بحس و حرکت رہگیا مثنوی

مثل تصویر رہگیا حیران		نہ رہے نام کو بجا اوسان	
ٹکٹکی جسطرف کو بندہ جاتی		غیر حیرت نہ کچھ نظر آتی	
دل مین کہنے لگا کہ ای سولا		قدرت اس جا پہ ہی تری پیدا	

الحق شعر

اگر فردوس بر روی زمین است		ہمین ست و ہمین ست و ہمین ست	

فی الواقع اگر باغ شداد روے زمین پر ہوتا روبرو اوسکے آبرو کھوتا یہ کھکر بالاے آسمان جو نگاہ کی وہ قلعہ معلق نظر آیا کہ ایک ذرہ روئین شیشۂ حلبی ہوا پر اور بے مدد ستون کے کھڑا ہے خورشید جب واماندہ ہوتا ہی ہنگام نصف النہار خط استوا کے اسی کے بام رفعت پر دو ری سوتا ہے ارتفاع مرتبہ اوسکے کا اس درجہ کہ شعاع آفتاب پایان اوسکے نہین پہونچ سکتی اوسطہی مین رہجاتی ہے کیوان فلک ہفتم اوسنے شحنہ اور جلاد چرخ کمتر پیادہ اوسکا آفتاب اوسکے علم کا پھریرا ہی اور طائران کنگرہ اوسکے سی ہمیشہ از دل پروین کو چرتے ہین اور ملائکہ مقرب رات بھر اوسکے سقف رفیع الشان پر عبادت کرتے ہین کنگرہ اوسکے درجات فلک سی افزون تر اور ثابتی مین فلک ثوابت سی کہین بہتر راہ پر پیچ و تاب اوسکی راستی سے بعید کجی سے نزدیک اگر مار سیاہ دیکھ پاوے کجرفتاری بھول جاوے مرغولہ زلف مہ جبینون کو اوسکے سامنے رونق نہین فرق زمین و آسمان کا سایہ اوسکا اگر سطح زمین پر لنگر ڈالے پشت گاؤ زمین کی بار سینگے سے کشتی ہو جای رنگت سنہری اوسکی ایسی دمک رہی ہے کہ ہزارون کوس سے معلوم ہوتا ہی کہ آتشکدہ فارس کا مشتعل ہو رہا ہی اور ہر کنگرہ پر اوسکے ایک ایک توپ بزرگ مثال اژدر سترگ تیار رکھی ہی کہ خدانخواستہ اگر ایکبار بھی فیر ہو جای عجب سیر ہو جاے اسرافیل کے ہاتھ سے صور گر پڑے طبقات فلک درہم برہم ہو جائین زمین دھسی جای پانی اوبل آئے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور اگر ایک چھر اگراب کا اوسکی سمندر زمین پر جاوے سکان آب مثل ماہی روغن مین جل تل کر کباب ہو جائین کرۂ آب مثل گرداب جسیم چکر کھائے آسمانیان خوف صدمہ مہیب اوسکے سے پنبہ مہر و ماہ کا کانون مین رکھتے ہین کہ کر نہو جائین اور طائران سدرہ خیال صداے شعلہ آواز اوسکی سوختہ پر پھڑکتے ہین کہ مبادا سر نہو جائین ہر فصیل پر پیکران طلسم سنگ و آہن کے ہاتھون مین جمرہ دو شنہ خنجر نیزہ بندوق لیے مستعد کھڑے ہین اور بازو سے بازو جماے اڑے ہین اگر طائر اندیشہ بھی ادھر جائے صاف دو ٹکڑے ہو کر مر جاوے راستہ اوسکا حساب ستارون سے عجب پیچ در پیچ مقرر کیا تھا کہ بجز خیال رسد بند ہندسہ دان اصطرلاب کشان کے گزرنا وہم فرشتہ کا بھی دشوار تھا اور نا واقف کے حق مین دروازہ اوسکا اژدہاے خونخوار تھا وزیر زادہ دیکھکر دل مین کہنے لگا خدایا اگر زمین پر کوئی مکان ہو اوسکے فتح الباب کی تدبیر عمل مین لاوے اگر بالاے آسمان ہو تو سلم اندیشہ کے ذریعہ سے پہونچ جاوے یہان تو مرغ وہم و گمان کے اول ہی پرواز مین پر جھڑتے ہین اور اندیشہ ملایک کے پانون جنتے نہین اکھڑتے ہین نہ کام نقب سے نکلتا ہے نہ نردبان سے اوپر جایا جاتا ہے غرض بعد دیر کے نظر فضل خدا پر کر ہمت مضبوط باندھ کر اسمای الٰہی تلقین یافتہ شاہ صاحب آب رو سے وضو کر شروع کیے بعد ایک ساعت کے قدرت الٰہی سے ایک سبد زنجیر بستہ آسمان سے نیچے اوتری یہ بدلجمعی تمام اوسمین بیٹھا ہمت کے پٹھا پر نیزادہ سے کہا یہین رہو جب مین نہ آؤن غرض وہ سبد ہوا پر اوڑا وزیر زادہ افسون خوانی مین مشغول تھا سبد اتنا اونچا ہوا کہ تمام کائنات نظر صور مرئیات محسوس ہونے لگے اوسنے آنکھین بند کین ناگاہ ایک مرغ عظیم جثہ مختلف الاشکال نمونۂ صنعت الٰہی قریب سبد کے آیا اور وزیر زادہ کو بازو پر بٹھا کر اوڑایا اور اوس جگہ پہونچا کہ ملائکہ کہ اپنے اپنے کام مین مصروف تھے سامنے نظر آتے تھے جب قریب اوس قلعہ طلسماتی کے پہونچا مرغ پرندہ قدرت الٰہی سے وہان ٹھہرا اور وزیر زادہ نے اصطرلاب دانش اور نظرات کواکب بینش سے تمام ماہیت اوس وزر طلسمی کی معلوم اور دیکھتا کی اور مزاج ستارون سے اوسکی طرح کی طرف پڑ لے گیا اور جو افسون کہ شاہ صاحب نے ارشاد کیا تھا پڑھکر اوس کی طرف پھونکنے لگا بعد ایک پہر کامل کے ایک طاؤس طلسماتی کہ اوسکے منارہ پر بیٹھا تھا اور گویا بنا اوس قلعہ کی اوسی طاؤس پر تھی مانند طاؤس آتشبار فلک شعبدہ ساز کے چکر مین آیا اور شعلۂ گلناری اوسکے منہ سے جھڑنے لگے لیکن طلسم کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بے تاثیر تھے اور قدرت ایزدی سے قلعہ بھی ساتھ اسکے گھومنے لگا وزیرزادہ نے بموجب حساب کواکب کے کہ جب اُسکی گھڑی آن برابر ہوئی ایک تیر چلہ کمان مین رکھکر اس طرح شست کر چھوڑا کہ سیدھا اوسکی منقار کشادہ مین بیٹھا اور حلق کے پار ہوا بمجرد نشست تیر کے ہدف مراد پر اسطرح شور و غل اُٹھا کہ شور محشر اُسکے سامنے بیٹھا پانی دریاؤن کے خشک ہو گئے اور خون ناف آہوؤن مین سوکھ کر مشک ہو گئے زمین دہل گئی پہاڑ پھٹ کر ریزہ ریزہ ہو گئے اور قلعہ طلسمی یک لخت شکست ہوا اور مانند آسیاے سنگ معلق کے نیچے گر پڑا اور نام و نشان باقی نہ رہا وزیرزادہ باغ ہو کر اُس مرغ کی پشت پر پھر اسوار ہوا اور میل تلے آنی کا کیا وہ مسبد اپنی جگہ پر ٹھہری تھی آکر اوس مین بیٹھا اور اسم پڑھنا آغاز کیا جسطرح وہ اوپر چڑھی تھی آہستہ آہستہ نیچے اوتری وزیرزادہ زمین پر آیا پریزاد کو وہین ٹھہرایا شکر الٰہی کا بجا لایا اور جہان وہ طلسم ٹوٹ کر گرا تھا وہان آکر دیکھا کہ وہ نہ طلسم ہے نہ وہ طاؤس نہ وہ تو پین نہ وہ لوگ کہ اوسپر متعین تھے مگر ہان ایک گلستان تر و تازہ خرم و شاداب کہ رنگ برنگ کے پھول اوسمین پھولے تھے اور فرش سبزہ کا مانند تختہ زمردین کے بچھا ہے اور ایک چھوٹے سے بنگلہ سنہری روپہلی مین ایک پلنگ پڑا ہے آس پاس نہرین جاری فوارہ اُچھلتے ہین اور شاہزادہ دُبلا لاغر ایک دوپٹہ سر پر تانے ہوئے سکتہ کی حالت مین بحس و حرکت اوسپر پڑا ہے اور پری ماہر و ماہ پیکر ایک کرسی لاجوردی پر مانند تصویر بیجان کے دانتون مین اونگلی دابے ہوئے حیران پریشان ستمان سرگردان ہوش و حواس باختہ بیٹھی ہے اور گل رخسار سے عرق تحیر مانند قطرات شبنم کے ٹپک رہا ہے اور آنکھون سے سیلاب اشک جاری اور رقت کا عالم طاری اور جب کبھی اگر آنکھ کھولتی ہے آہستہ آہستہ یہ کلام بولتی ہے مثنوی

آسمان سے کیا بلا نازل ہوئی ہم پر خدا	خانۂ عیش اپنے کا آباد جو ویران ہوا
یہ وزر رو ہین کہ جسکے سامنے سر فلک	ایک مدت تک مثال چرخ سرگردان ہوا
ایک لحظ مین وہ ٹوٹا سنگ پر آئینہ سان	زندگی کا خانہ اپنا ہاے بے سامان ہوا
کیا کرون جاؤن کدھر بیٹھون کہان سوؤن کدھر	عیش و عشرت اپنے کا ویران خان و مان ہوا

یہ کہتا تھا کہ خردمند نے ایک افسون پڑھکر اوسکی طرف پھونکا اور وہ کرسی وہین مثل تصویر رہگئی اور کچھ بات منھہ سے نہ نکل سکی تب وزیرزادہ خندہ زنان نزدیک شہزادہ دلپذیر کے آیا اور رپٹ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دوپٹہ کا اُسکے رُخ انور سے اٹھایا دیکھا کہ رنگ زرد آنکھونمین حلقے پڑے ہین ہوش وحواس باختہ خرد پرداختہ بیہوش و بدہوش پڑا ہی اور لشکر بیتابی و اضطرابی اور قلق و شدت غم کا اُسکے گرد ا گرد کھڑا ہی اگرا جیانا گبھی چشم بند کیے ہوے کروٹ بدلتا ہے بے اختیار زبان حال سے نکلتا ہی

غزل

کوئی اے سفاک ایسا ناتوان ہوتا نہین
زخم کاری کا لہو اپنا روان ہوتا نہین

دل ہی اُسکا جانتا ہے جسپہ یہ گذری ہی حال
عشق کا صدمہ زبانون سے بیان ہوتا نہین

جو سعادت مند ہین رہتے ہین وہ بیخان ومان
دہر مین پیدا ہما کا آشیان ہوتا نہین

دم ہی جب تک جسم عاشق مین ہی ماسہ کی دلیل
خوب جل جاتی ہے جو پھر دھوان ہوتا نہین

کردیا ہے عیب مین چشم تصور نے مجھے
حُسن تیرا لاکھ پردون مین نہان ہوتا نہین

خاکسارونسے ہی ہر جا سرکشون کی سرکشی
وزمین ہے کون جسپر آسمان ہوتا نہین

عشق کا ہو درد ای ناسخ نہ کیونکر لا دوا
زخمہاے تیر مژگان کا نشان ہوتا نہین

اس غزل کو ایک لہجہ دردناک سے کہتا ہے اور سیلاب سرشک کا چشمۂ چشم سے بہتا ہی اور کبھی نہایت بیتاب ہی

پہلوگردانی کرکے ماہی زبان کو بحر تکلم مین آشنا کرتا ہی کہ خدایا کون سی تقصیر اس بے خانمان سی ظہور مین آئی کہ جسکی پاداش یہ زنجیر اسیری کی میرے پانون مین پہنائی آتش مفارقت معشوقۂ ماہ منیر کی دلمین لگائی اور سر سے پانون تک صورت میری جلائی وزیرزادہ خردمند کہ رفیق طریق و مسائل محرم راز تھا وہ یون چھوٹا متاع عیش و آسایش کا دست غارتگر قطاع الطریق بیدادی اس بیپی سے یون گیا لوٹا سچ ہی ع ہم باٹ کے روڑے نہ ادھر کے نہ ادھر کے ؛ واللہ اعلم ماہ منیر کا احوال ہمارے ہجران مین کسطرح ہوگا ہم تو ہجر مین اسیر ہوے پنجۂ قضا کے دستگیر ہوے تاج شاہی پھینک کر فقیر ہوے ادنی و اعلی کی نظر مین حقیر ہوے حیران و بیجان بشکل تصویر ہوے مثل نالۂ عاشق بے تاثیر ہوے طوق بگلو پا بزنجیر ہوے نہ کوئی ہمراہ نہ کوئی پشت پناہ ایک دل تھا سو آتش غم سے کباب ہوا ایک جگر تھا سو آنکھون سے بہ کر آب آب ہوا واہ قسمت غیر کُف سے صحبت پڑی ہم جنسون سے نفرت ہوئی بیگانون سے آشنائی ہوئی آشناؤن سے جدائی ہوئی

غزل

وحشت دل نے کیا ہے وہ بیابان پیدا / سیکڑون کوس نہین صورت انسان پیدا
خار دامن سے او لجھتے ہین بہار آئی ہے / چاک کرنے کو کیا گل نے گریبان پیدا
اب قدم سے ہے مرے خانۂ زنجیر آباد / مجکو وحشت نے کیا سلسلہ جنبان پیدا
باغ ویران نہ کر انکو پکڑ کر صیاد / بعد مدت کے ہوے مرغ خوش الحان پیدا
نعرہ زن گنج شہیدان مین ہی بلبل کیونکر / آب آہن نے کیا ہی یہ گلستان پیدا
نقش انکا نہ کسی لعل سے لب پر بیٹھا / میرے منہ مین ہین یہ کسلیے دندان پیدا
خوف نافہمی مردم سے مجھے آتا ہے / گاؤ خر ہونے لگے صورت انسان پیدا
روح کی طرح سے داخل جو یہ دیوانہ ہے / جسم خاکی سمجھ اسکو جو ہو زندان پیدا
بے حجابون کا مگر شہر ہے اقلیم عدم / دیکھتا ہون جسے ہوتا ہی وہ عریان پیدا
ایک گل ایسا نہین ہو نہ خزان جسکی بہار / کون سے وقت ہوا تھا یہ گلستان پیدا
سو جدا سکی ہر سیہ بختی ہماری آتش / ہم نہوتے تو نہوتی شب ہجران پیدا

اور کبھی ہچکیان لے لیکر شمع کے مانند جلتا ہے اور موم کی طرح پگھلتا ہی اور کہتا ہے غزل

مرغ دل مت روکہ یان آنسو بہانا منع ہے / اس قفس کے قیدیون کو آب و دانہ منع ہے

اور لگا سوے آسمان کی طرف نظر کرتا ہے آہ سرد بھرتا ہے بے موت مرتا ہے رو رو کر پڑھتا ہے قتیل

در رہ عشق دلم شد ہدف تیر کسے	زخم من بہ شد نیست ز تدبیر کسے
از رہ عمر بہر سو کہ روم می آید	سایہ سان از پی من زلف گرہ گیر کسے
چہ کنم آہ چہ سان گشتہ نہ کردم کہ خدا	خون من کرد حلال دم شمشیر کسے
فکر در رنایۂ من عیسی امر یم نا گہ	نیست در لذت او شربت تدبیر کسے
بر سر کوے بتان ماد وشی باش قتیل	دام گستردۂ از گیسوے تسخیر کسے

شعر

اٹھ گیا عشق مین یکبار سبھی کا خطرہ	نہ ہمین جان کی پروا ہے نہ جی کا خطرہ

سنکر یہ کلام غم انضمام وزیرزادہ کی آنکھون سے گوہر اشک دامن حال پر ڈھل پڑے اور بے اختیار دوپٹہ کے پٹ کو اوٹھایا اور جواہر کان زبان سے نکل پڑے مثنوی

نہ رو ذاب آنکھون سے سیلاب خون	کہ ہو ویگا اس سے تو پیدا جنون
مین آیا چھوڑانے کو تیرے لیے	مرو تم نہ گھٹ گھٹ کے میرے لیے
خدا نے دکھائی یہ صورت تری	بھروسا نہ تھا اے سپہر تری
خرد مند ہون تیرا پور وزیر	ذرا آنکھ تو کھول اے دلپذیر
مدد اکی ہے درگاہ سے اب امید	کہ اب گھر کو جائین گے ہو رو سپید
ترا دیکھکر حال زار و نزار	طبیعت ہوئی ہے بہت بیقرار
تصدق مین تیرے ذرا منھ کو کھول	لب شیرین سے تو کوئی بات بول
توقع ترے ملنے کی تھی کسے	خدا ہی نے تجھ سے ملایا مجھے
نسیم عنایات ایزد چلی	ہوئی شاخ امید بالکل ہری

یہ کہکر گلے سے چمٹ گیا اور آنکھون سے فوارہ خون کا پھٹ گیا سسکی بندھ گئی اور پیہم ہچکیان لینے لگا اور جان کو رو رو کر دینے لگا شہزادہ دلپذیر نے جھجک کر آنکھون کو کھولا منھ سے یہ کلام بولا الٰہی یہ کالی بلا کہان سے آئی مین تو خود دام قضا مین اسیر دستگیر ہون دسنے نیا گل کھلایا ناحق ستایا پس بولا **شعر**

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ارے خدا سے ذرا تو ڈر تو کہان سے آیا ہے تو اے ظالم
کوئی بلا ہے و یا پری ہے و یا چھلاوا دیا ہے انسان

یہ کہکر بغور جو نگاہ کی تو صورت وزیرزادہ خردمند ہی کی دکھلائی دی ایک دم تو سہم گیا اور آنکھون کو ملنے لگا کہ آیا خواب ہے یا بیداری یا آنکھین تلملا گئی ہین مگر جب خوب تامل سے دیکھا تو وزیرزادہ ہی کو پایا بیہوش ہوکر سکتہ مین آگیا اور اوسی حالت مین اوس سے ایسا چمٹ گیا کہ ایک جان دو قالب ہوا آنکھون سے ساون بھادون کی جھڑن جاری ہوئی عجب ہی رقت دونون پر طاری ہوئی ہر بن مو سے عرق مثال قطرات شبنم کے ٹپکنے لگا تار نفس آمد و شد سے اعتدال پر اٹکنے لگا سسکی اور ہچکی کا یہ عالم تھا کہ تمام بنگلہ مانند شخص مرتعش کے تھراتا تھا دونون مثل تصویر بلبل خاموش وحیران و ششدر رہوش گم لپٹے تھے اور بسان شاخ صندل بجیر کے باہم چپٹے تھے مثنوی

کسی کو نہ ہوش و حواس اک ذرا
مثال آئینہ بس کہ حیران تھے
کباب جگر آتش غم سے آہ
انھین دیکھکر وان کے دیوار و در
عجب طرح رقت کا تھا ماجرا
تحیر سے تصویر بیجان تھے
ٹپکتا تھا مانند قطرہ سیاہ
کھلے چشم حیران تھے سر بسر

غرض دو تین گھڑی اسی طرح دونون تصویر غم کی بنکر آئینہ حیرت کا پیش نظر کیے رہے اور باہم چشم نادیدہ کو ایک دوسرے کے جمال پر سینکتے رہے پھر آخر شاہزادہ نے آنسوؤن کو رومال سے پونچھا اور کہا ارے تو کیا سچ مچ میرا وزیرزادہ خردمند ہی ہے یا اور کوئی از قبیل جنات سے ہے کہ اوسکی صورت متشکل ہوکر لب شیرین سے شکر خندہ ہوا اوسنے دونون ہاتھون سے بلائین لیکر ہاتھ باندھکر عرض کیا بلا گردان شوم یہ خانہ زاد خردمند ہی ہے کہ آپکی تلاش مین مدت دراز سے پریشان سرگردان حیران ہوکر جادہ پیمائے آبادی و ویرانی صحرا و کوہستان جنگل و بیابان و بیکسی و محرومی و ناکامی کا رہا ہے اور ہر طرح قلق و رنج و درد و ستم اپنے اوپر تیرے واسطے سہا ہے اظہار اوس مصیبت و شدت کا تعلق خلوت کے ہے اب اٹھ کہ صبح ناکامی کی آخر ہوا آئی اور شام عشرت نے بہزار غنج و دلال صورت دکھائی خار مفارقت کا قدم سے باہر آیا اور نخلبند حقیقی نے غنچہ ناامیدی کا نسیم امید سے شاخ آرزو پر کھلایا یہان اب در رنگ خوب نہین اپنی ملت مین یہ بات محجوب

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

محبوب نہین کیونکہ اگر پریزادون کو آگاہی ہو پھر خدا جانے کیا آفت کسکی حالت تباہ ہو بقول حافظ شیرازی ع کہ در تاخیر آفتہاست سالک رازیان دارد * یہ کہکر اوٹھے اور پھر دونون بغلگیر ہو کر ملے اور دونون کے غنچۂ دل مانند گل سہا کے کھلے عیش و عشرت کا ترانہ گایا غم و رنج کو ٹھکانے لگایا ہر ایک کا کوکب بخت منزل نحوست سے نکل کر دایرہ سعادت مین آیا نقطۂ مراد کو تربیع سے کھینچکر دائرۂ تثلیث مین بٹھایا ہر ایک اپنے پیرہن مین ایسا پھولا کہ نسمایا قہقہہ کا بازار گرم ہوا جگر کہ غم کے صدمون سے مثل فولاد تھا مانند موم کے نرم ہوا طالع فرخندہ اختر اونکا آسمان مراد پر جھلملانے لگا آفتاب جہانتاب کا دیدۂ غیرت سے تلملانے لگا ستارۂ صبح وطن عیش و آرام کا تابان شہاے شام غریبان آفت و شدت کا پنہان ہوا غرض جسوقت باہم مل ملا چکے وزیرزادہ نے پریزاد کو کہ اوسکے ساتھ آیا تھا بلایا اور کہا تخت روان کو تیار کر دو اور ہمین اور شہزادہ اور پری کرسی نشین کو سوار کر و شاہ صاحب کے حضور پہونچاؤ پھر جدھر تمھارا دل چاہے جاؤ کہ حق بجانب پہونچے اور نقش آرزو کا مرکز امید پر مربع بیٹھے سنتے ہی اس بات کے پریزاد نے تخت لاکر حاضر کیا اور وزیرزادہ نے شہزادہ کو اوسپر بٹھایا اور پری کہ مثل تصویر حیران کرسی پر بیٹھی تھی اوسکو بھی بٹھایا اور آپ بھی اوسپر آیا پھر پریزاد نے تخت اوڑایا مگر پری کو فرط ہوش نتھا برکت اسم کی سے دیدہ وا تھا مگر دہن نہ گویا تھا بلکہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کسی مصور چابکدست مانی نژاد نے تصویر پری کرسی نشین کی کھینچی ہے اور اس طرح حسن ترکیب و خوش وضعی سے بنائی ہے کہ گویا نقشہ مین اینچی ہے شعر

مثل تصویر بلبل حیران		بیٹھی کرسی کے روپہ تھی بیجان	

غرض جسدم وہ تخت پر اوڑا اسیدھا مانند تیر کے شاہ صاحب کی طرف مڑا یہ دونون باہم اپنے اپنے درد و مصیبتون رنج و قلقون کی باتین کرتے چلے جاتے تھے اور اپنی اپنی داستان سنتے سناتے تھے کبھی اپنی مصیبتون کو یاد کرکے آنکھون سے فوارہ اشک کے اوچھالتے تھے اور کبھی مانند گل موسم بہار کے شگفتہ خاطر ہو کر خار حسرت کو کلیجون سے نکالتے تھے داغ جگر کو آب اشک سے محو کرتے اور دیدہ خواب آلودہ کو گلاب تکلم سے صحو کرتے قصہ کوتاہ بعد گزرنے عرصہ کئی دن کے پریزاد نے تخت لاکر فقیر صاحب تاثیر کے تکیہ مین اوتارا اور باواز بلند پکارا مثنوی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شاہ صاحب تمھین مبارک ہو ۔ خیر سے آئے دیکھو یہ دو تو
ساتھ اونکے پری بھی ہے ہمراہ ۔ پر ہے حیرت سے اوسکا حال تباہ
وصل سے اونکے آپ بھی ہون شاد ۔ رنج و محنت کے دن گئے برباد
حق رکھے تمکو خرم و شادان ۔ یہ تمھارے سبب سے آئے یہان
کیجے رخصت مجھے اب آپ شتاب ۔ گھر کے جانے کو مین بھی ہون بیتاب
حکم مین آپ کا بجا لایا ۔ فرق اوسمین نہ اک ذرا لایا

ابیات

پلا ساقیا جام عشرت فزا ۔ کہ پی کر کے ہون اوسکو مین غم گزا
بیان ملاقات شاہ و گدا ۔ کرون بزم احباب مین برملا
حجاب تکلف کو ڈالون اوٹھا ۔ کہون مجھپہ گذرا ہے جو ماجرا

داستان لانا وزیرزادہ کا شاہزادۂ دلپذیر کو فقیر کی حضور اور ملاقات کرنا فقیر کا دلپذیر سی اور طلب ہونا شاہ پریونکو واسطے ماہرو کے اور رخصت ہونا شاہ پریون کا

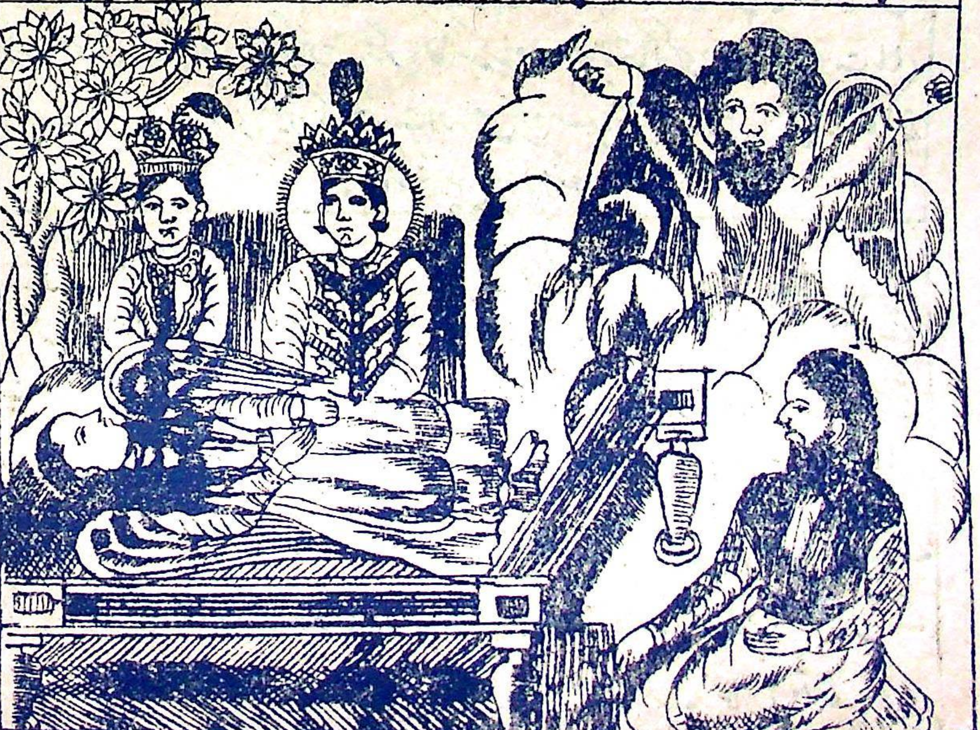

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

خلوت نشینان بزم عشرت نے شب افروز اس داستان کو طاق سماعت مین زیب و زینت دیکے اسطرح روشن و منور کیا ہی کہ جبسدم وہ تخت پریزاد پاک اعتقاد نے شاہ صاحب کے حضور لاکر رکھا وزیر زادہ اور شہزادہ اوترا اور ہر ایک دست بستہ ہوکر باداب تمام سامنے کھڑا ہوا اور سلام کیا فقیر صاحب دل مین نہایت خوش ہوے اور زبان عشرت بیان سے فرمانے لگے بابا عمر دراز ہو شاہد مراد سے دمساز ہو تمھارے گھر تمسے آباد ہون کلیجے مان باپ کے تمھاری دیدار سے شاد ہون حافظ حقیقی تمھارا نگہبان ہو حادثۂ زمانہ سے تمکو امان ہو مصیبت کا داغ پھر نہ کھاؤ آفت کا ذکر زبان پر نہ لاؤ تو اصل داگی سے برومند ہو شدائد جہان سے بے گزند ہو چارچمن گیتی مین مثل بلبل شاخ گل مقاصد قلبی پر چہچہہ پرداز ہو جو بہار دنیا مین مانند قمری کے سر آرزوے دلی پر ترنم ساز ہو بحق محمد علیہ السلام یہ کہکر سجادہ سے اوٹھے اور شہزادہ کو بغل مین لیا ماتھے پر بوسہ دیا پشت پر ہاتھ پھیرا دل وحشی اوسکا دام الفت مین گھیرا اور دعا سے زبان کو ہلایا یہ کلام منہ پر لایا شعر

الٰہی بخت تو بیدار بادا	ترا دولت ہمیشہ یار بادا
گل اقبال تو دایم شگفتہ	بچشم دشمنانت خار بادا

شاخ نہال آرزوے تیری بار مراد سے پر ہو اور گوش وقت تیرے مین مقصد کا آویزہ در ہو کوکب بخت کا آسمان تمنا پر تابان ہو اور اوسکی روشنی سے سارا جہان درخشان ہو اب چند روز مانند درویشانہ پر قناعت کرو اور برگ سبز تحفۂ درویش سے رغبت کرو جب ہوش و حواس ٹھکانے آئین تب بخوشی تمام آپ گھر کو جائین لشکر پریون کا ہمراہ کرونگا اونکا تمکو شاہ کرونگا اگر چاہو مادام الحیات اونکو اپنے ساتھ رکھیو یا جی نچاہے رخصت کیجیو اونکو تمھارا مطیع کرونگا تمھارا حکم اونکے سر پر دھرونگا یہ پری کہ آئی تیرے ساتھ ہے اسکی بھی مجھ تمسے کہنا بات ہر خواہ اس سے نکاح کیجیو اور جو مرضی نہو تو نہین چھوڑ دیجیو اسکے باپ کو کل پرسون بلاؤنگا اسکی حرکتین اسکو سناؤنگا اگر تو یاوہ کہے تو چھوڑونگا نہین تو اوسکا سر تیہون سے توڑونگا مثنوی

تجکو بیٹے کیا فرزند عزیز ای مہرد	غیر مرضی نکرونگا ترے فرق سر مو
پردۂ غیب سے ہوگا جو تو چاہیگا وہی	اسمین آئیگی تفاوت نہین یکذرہ کبھی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دل نازک کو ہر ایک طرح سے رکھ خرم و شاد ۔۔۔ رنج آنے دی طبیعت مین نہ اسے والا نژاد

غرض شاہ صاحب تو اس طرح سے ہر ایک کو تسلی و دلاسا کر کے اپنے مصلے پر بیٹھے اور عبادت معبود مین کھڑے ہوے اور یہ دونون ایک پاکیزہ جگہ دیکھکر لیٹے اور پری کرسی نشین کو بھی ہمین کہین جگہ دی درویش نے دل مین سوچ کر کہا کہ یہ شہزادہ صحرا سے گھبراتا ہوگا اسکے واسطے کوئی مکان طلسم اسی کے لایق تیار کر دیجئے یہ کہکر ایک نقش لکھا اور دو تین بگہ زمین کے عرصہ مین مربع چار خط کھینچے وہ تعویذ اوس مین گاڑا قدرت ایزد سے فوراً ایک باغچہ مانند طبقہ خلد برین کے شگفتہ و خندان نمایان ہوگیا ہر ایک شجر میوہ سے بھرا ہوا نظر آنے لگا اور اوس مین ایک بارہ دری چھوٹی سی مقطع مربع سنہری روپہلی اینٹون سے بنی ہوئی اندر اوسکے فرش شاہانہ بچھے ہوے تخت و کرسی پلنگ جڑاؤ پڑا ہوا چلمینین لگی ہوئین نمودار ہوگئی پس ارشاد کیا شاہزادہ کو کہ اسمین رہو اور جو چاہو سو میوہ کھاؤ سنگل گاؤ چین کرو دل مین نہ گھبراؤ شہزادہ یہ طلسم دیکھکر خود طلسم کی طرح حیران ہوگیا اور اوسمین جا کر ٹھہرا اس عرصہ مین پریزاد نیک اختر آفتاب پردۂ شفق کا منھ پر ڈالکر عالم برزخ کی طرف راہی ہوا اور شاہزادہ مہتاب کا غسل کر کے خلعت نور زیب تن کر جلوس سر تخت شاہی ہوا وزیر زادہ اور وزیر زادی نے دیکھا کہ تمام باغچہ رنگ برنگ کے پھولون سے شگفتہ ہو کر نکہت بخش دماغ عالم کا ہو رہا ہے اور ہر گل رگ جان بلبل مین گوہر قطرات شبنم کے پرو رہا ہے یہ کیفیت دیکھکر شہزادہ کو ماہ منیر کا باغ یاد آیا اور حسرت کا داغ جگر پر کھایا آنکھون سے آنسو نکل پڑے گوہر کی طرح دامن پر ڈھل پڑے وزیر زادہ نے قیافہ سے دریافت کر کے عرض کی نہ روئیے آنکھون کو کھو تمہارے واسطے بڑی مصیبت اوٹھائی جب یہ شکل دیکھنے کو پائی معلوم ہوا ہماری غیبت مین آپ کا طائر دل کسی شاخ گل پر نشیمن ساز ہوا ہے کیونکہ ایک جوگن ہمارے ساتھ ہی دمساز ہے وہ اپنا نام زیب النسا وزیرزادی اور شاہزادی کا نام ماہ منیر بتاتی ہے اور آپ کے غم سے جوگن بنکر تلاش کو نکلی تھی قضارا ہمسے ملاقات ہوئی اور ہمارے ساتھ یہان آئی اگر حکم ہو تو اوسے بھی غلام حاضر کرے سنتے ہی اس نام کے کلیجہ شاہزادہ کا بھر آیا اور بے اختیار زبان پر لایا آہ جرأت

گر کسی ڈھب سے کوئی ہمکو ہنسا دیتا ہے ۔۔۔ غم فرقت وہین کچھ یاد دلا دیتا ہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شب کو ٹک خواب جو آتے ہی تو پھر اُسکا خیال
آنکھ لگنے نہین پاتی کہ جگا دیتا ہے

شدت درد و غم عشق کی ایسی ہی مگر
روے ایسے ہین تو رونا بھی مزا دیتا ہے

مرض عشق سے یہ حال ہی میرا کہ طبیب
اب تشفی کے لیے مجکو دوا دیتا ہے

تپ دل کے یہ میری اشک روان ہین بہار
برگ گل جون کوئی دریا مین بہا دیتا ہے

ضبط کرتا ہون مین کو پر قلق دل ایک بار
سر سے لے پانوٗن تلک مجکو ڈھلا دیتا ہے

اور صحت کی جو پوچھو تو کسے ہے امید
ایسے بیمار کو اللہ شفا دیتا ہے

قصد محفل سے وہ اوٹھنے کا کرے ہی جسوقت
دل بیتاب وہین مجکو جتا دیتا ہے

گُل جو ہنستا ہے تو غنچہ کا چٹکنا جُرات
کوس رحلت وہین گلشن مین بجا دیتا ہے

یہ پڑھکر ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین بھرنے لگا جگر خون ہوکر آنکھون سے گرنے لگا بدن مین ایک سناٹا سا پیدا تن کپ کپا اوٹھا رعشہ کا مرض ہویدا ہوا ہڑبڑا کر کہنے لگا

رباعی

اس درد دل سے موت ہو یا دل کو تاب ہو
قسمت مین جو لکھا ہے الٰہی شتاب ہو

اس کشمکش کے دام سے کیا کام تھا ہمین
اے الفتِ چمن ترا خانہ خراب ہو

ارے کہان ہی مین ہی چلون وہ جہان ہی تونے اس بادِ تکلم سے میرے دل کی آتش افسردہ کو بھڑکایا اور شعلہ خاموشی سے میرا سراپا جلایا زندگی دوبارہ حاصل ہوا گر اپنی جان اُس سے واصل ہو آب رفتہ جو پھر آوے رنگ ریختہ رُخ پر جم جاوے دل بیقرار کو تسکین ہو خرم و شاد خاطر اندوہگین ہو در رنگ نہ کرا وسکے بلانے مین تیز آہنگ ہوا وسکے لے آنے مین شعر

کاش مین دیکھ لون وہ صورت زیبا تو یقین
زندگی مجکو دوبارہ ہو جہان مین حاصل

آتش غم نے کلیجہ کو مرے بھونا ہے
لالہ سان داغ جُدائی نے جو کی ہو منزل

سنکر یہ کلام وزیرزادہ کا دل بھر آیا اور حیران ہوکر طرف وزیرزادی کے قدم بڑھایا کہ لو بی صاحب اوٹھو آپ کی شہزادی کا شاہزادہ آیا اور آپ کو بھی طلب فرمایا قدم کو تکلیف دیجئے شربت وصال پیجئے یہ سنکر وزیرزادی ہڑبڑا کر اوٹھی اور ریک بیک شاہزادہ کو آداب بجا لائی نیوہر سلام کیا اور نہ کچھ بن آیا دیکھتے ہی رو ہی دیا اور بلائین لینے لگی جان

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دینے لگی اور زبان سے گویا ہوئی ارے شہزادہ **انشا**

نظر جو پڑی تجھ نے رشک قمر پر ۔ گئی چاندنی پھیل دیوار و در پر

دیکھکر شاہزادہ دلپذیر نے ہاتھ سے پکڑ کر اپنے ساتھ بٹھالیا اور بے تحاشا کلیجہ سے لگا لیا اشک کا ابر چارون طرف چھایا خون کا پانی آنکھونسے برسایا گریہ وزاری کا یہ عالم ہوا کہ درودیوار چھوٹکر بہا گریبان کو تار تار کیا چشم کو رو کش موسم بہار کیا سسکیان سہم آتی تھین ہچکیان دم کو گھبراتی تھین ایک عرصہ تک کہرام مچا رہا بعد اوسکے وزیرزادہ نے دونون کو الگ کیا کہ کیا روتے مروگی ہم پر اپنی ہتیا کروگی غم کو اب دل مین نہ لاؤ کوس عشرت ڈنکا لگاؤ اللہ داغ مفارقت کا تمھارے جگر پر نہ رکھے اب آگے کوئی لذت غم کا مزہ نہ چکھے **ابیات**

آپ کو اب ذرا سنبھالو تم ۔ خار غم سینہ سے نکالو تم
تفرقہ ہم مین تم مین ہو وے نہ اب ۔ شاد و خرم رہین ہمیشہ اب

غرض پھر آپس مین مل ملاکے باہم شادمان ہوے دل پژمردہ شگفتہ مثل گل خندان ہوے پھر تینون نے اپنا اپنا قصہ اول سے آخر تک ایک ادائے گلوسوز سے بیان کیا وزیرزادہ نے زیب النسا کی طرف مخاطب ہوکر رمز و کنایہ سے کہا لو بی صاحب اب تو آپ کی شہزادی آتش آب حضور عالی کی آبپاشی سے منطفی ہوگئی مگر آپ کی صدف تمنا بے ریزش گوہر آبدار کے لب آس رہیگی اکثر طبیعت آپکی اوداس رہیگی وزیرزادی نے کہا آپ تو کون قاضی یا مفتی ہین تجھے ہمارے کام سے کیا کام بقول شخصے **مثل** قاضی جیو دبلے کیون کہا شہر کے اندیشہ سے اپنے لے کے منھ دیکھ جب ہمسے کلام کر تیری وہ مثل ہے کہ چھوٹا منھہ بڑا نوالہ شاہزادہ کھل کھلا کر ہنسا اور کہنے لگا خیر وہ منہ جانے دے یہ کیا بات ہے جب اللہ وہ دن نصیب کری تب ہی جھگڑنا ابھی سے بک بک کرکا ہیکو مغز کھاتا ہی ہر بات مین جھنجھلاتا ہے جو شکار کہ اپنے دام مین گرفتار ہے وہ کہان جائیگا آخر ہاتھ آئیگا وزیرزادی بولی واہ جی واہ آپ بھی خوب صاحبزادہ اور بجا فرماتے ہین

شعر

مروت شاہزادے پہ تم پہ وہ ۔ ولیکن یہ باتین نہ ہم سے کہو

یہ صورت کا میٹھا سیرت کا کٹھا دیو نی کا یار مجنس سے بیزار کوئی آدمی ہے کہ جسکا آگا پیچھا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مثال خنشون کے ایکسان ہی نظر آتا ہی وہ اپنی مٹی برباد کرے جو اس سو دل شاد کرے شاہزادہ صاحب یہ آپ کے اصطبل مین عمدہ آختہ بیگی کے شایان ہی کیونکہ اسمین سوا اچھا نچ کے اور کچھ نہین ہی کس و ناکس کو دیکھکر ٹاپتا ہی ذرا دبائے سے ہانپتا ہی عنان اختیار اسکے قبضہ مین نہین زنہار جدھر منھ پڑا ادھر ہی کو دوڑ اگیا ایک تازیانہ سر راہ پر آتا ہی گو جدھر کو منھ موڑا ادھر دوڑا جاتا ہی وزیرزادہ بولا بی صاحب خاموش رہو جوش مین نہ آؤ ہمین تندی پر نہ لاؤ ابھی چھہ بچہ ڈھیلا ہو جائیگا رنگ پیلا ہو جائیگا ایک ہی ضرب سے پس جاؤگی آنکھین کھولکر رہجاؤگی آپ نے غلام کو کسدن آزمایا کہ بھرپور پنا پایا جسدن آسن مین آوگی یہ باتین بھول جاؤگی قصہ کوتاہ تمام رات اسی طرح چھیڑ چھاڑ رمز و ایمائکے کلام ہوتے رہے اور اپنے اپنے رنج یاد کرکے روتے رہے ہنسی خوشی سے رات بسر کی ہر ایک نے ایک کے رخ پر نظر کی جسدم مغ خورشید زرین چہرہ نے کلیسای اسمان مین ناقوس آمد روز کا اور زاہد ماہتاب نے ثور مین منزل قبولی سب کے سب خندہ زنان شگفتہ جبین اٹھے اور شاہ صاحب کے حضور حاضر ہوے اور آداب بجالائے شاہ صاحب نے ہر ایک کو دعای خیر تزائد مراتب و ترقی عمر کی دی اور شاہزادہ سے مخاطب ہوکر فرمایا اے گوہر تاج ارجمندی و ای نیر درخشان سربلندی اب پری کے مقدمہ مین مرضی تیری کیا ہے عرض کیا جو ارشاد آپ کا ہی وہ غلام کو سر ماتھے قبول مگر عرض غلام کی یہ ہے

غزل

آگے آنکھون کے تصور مین وہ گل رخسار ہی / ہر گل بیخار جنت جس کے آگے خار ہے

اے کلیم اپنا دل اوسکا طالب دیدار ہے / آفتاب حشر جسکا روزن دیوار ہے

جوشش سودا مین کم ہونا لہو کا ہے مفید / کیا ہو ہم دیوانون کو غم عشق اگر خونخوار ہے

ایک ہین میرے دل پر داغ مین سو خار غم / ورنہ جولالہ ہے باغ دہر مین بے خار ہے

داغہای یاس ہین پھولون کی چادر کی عوض / دل میرے پہلو مین گور حسرت دیدار ہے

چاہیے قاتل کا خنجر زخم پر پھاہے کی جا / رنگ اوس خنجر کا مجکو مرہم زنگار ہے

آتش نمرود گلشن بن گئی تھی جس طرح / یون مجھے آتشکدہ بے یار ہر گلزار ہے

دوڑتا ہے جسطرح طاؤس پیچھے سانپ کے / یون دل پر داغ میرا گرد زلف یار ہے

ہے خدا کی یاد کا حیلہ پئے اخفاے راز / ای صنم ناسخ تری فرقت مین شب بیدار ہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نقیر نے روشن ضمیر کے کشف سے معلوم کیا کہ طائر دل اوسکا دام کاکل شاہزادی ماہ سیری مین گرفتار ہے اور پری کی طرف سے اسکا دل نازک حسرت کا فلیدہ خار ہے گو بظاہر گاہ گاہ عشق پری کی تکرار ہے مگر دل مین اوسکی صورت سے بیزار ہے تسلی فرما کے کہنے لگا بہت بہتر اور یون ہی ہے شعر

کند ہمجنس با ہمجنس پرواز	کبوتر با کبوتر باز با باز

ہم اسکو ہوش مین لا کے تمھاری طرف سے منحرف کرتے ہین اور اوسکے قضیہ ہی کو برطرف کرتے ہین اور سچ بھی ہے کہ ایک میان مین دو چھریان نہین رہ سکتی ہین زندگی عذاب ہو جائیگی غیر حسرت عیش نہ ہاتھ آئیگی دو دل نہین کہ ایک ایک کو بانٹو گے آخر یہی کرنا پڑیگا کہ نہال الفت کو ہر روز تبر قصہ و فساد سے چھانٹو گے جسکا کہا نہ کرو گے اوسی کی بلا سر پر دھرو گے یہ دونون آپس مین کٹ مرینگی آپس مین جنگ کرینگی دل تمھارا دھڑ مین گرفتار رہیگا عشرت زیست سے بیزار رہیگا یہ کہکر فقیر صاحب نے کچھ پڑھا آسمان کی طرف پھونکا گھڑی نہ گذری تھی کہ ایک سیہ بادل سا اٹھا شاہ صاحب کے مکان پر گھٹا اسواری شاہ پریون کی آئی آداب بجالائی بادشاہ تخت سے اوتر کر نیچے آیا درویش کو آداب بجالایا کہ سبب کیا ہے کہ غلام کو یاد کیا ہے کہا سب طرح خیریت ہے مگر عجب ایک سیر ہے اگرچہ برملا ظاہر کرنا چاہیے مگر باعث ہتک ننگ و ناموس ہے اسواسطے خلوت ہی مین سر دھرنا چاہیے کیونکہ بزرگون کا مقولہ ہے فرد

سازِ را ہرچند بتوانی تو با یاری مگو	یار را یاری بود از یار یار اندیشہ کن

اور قطع نظر اسکے بادشاہون کے جاسوس ہر ایک ولایت مین بلباس عدم قیاس موجود رہتے ہین کہ اگر خدانخواستہ کوئی حرکت ناشایستہ بھی دیکھین ایک دم مین ملکون پہونچا دین اور رخنہ انداز دیوار عصمت کے ہو دین اور کسی مفلس فلک زدہ سے کوئی لغو ظہور مین آوے کوئی خیال مین بھی نہ لاوے اسی واسطے سعدی علیہ الرحمتہ صریحًا کہہ گئے ہین قطعہ

اگر صد جرم دارد مرد درویش	رفیقانش یکے از صد ندانند
وگر یک ناپسند آید ز سلطان	ز اقلیمے باقلیمے رسانند

مبادا کوئی بیگانہ یہان موجود ہو اور سنکر لے اوڑے تو موجب ذلت و رسوائی ہو اس سے آگاہ ایک خدائی ہو بادشاہ نے ہاتھ باندھ کر عرض کیا سچ ہے شعر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

یکدل روشن نگہبانی جہانے میکند	عصمت یوسف حصار کاروانے میکند

آپ ہمارے پیر و مرشد ہین جیسا ہمارے حق مین بہتر ہو وہ تجویز فرمائین مگر اس سانحہ ہوش رُبا سے غلام کو جلد آگاہ کیجئے اس سے زیادہ خانہ زاد کی نہ حالت تباہ کیجئے کہ موج بلاخیز طوفان تحریر کی بر سر جوش ہے ایسا نہو کہ آپ کی باد مخالف کلام سے کشتی عزت ہماری غرقاب ہو کلیجہ کٹا منھہ کو آتا ہے دل پہلو مین گھبراتا ہی کونسی تقصیر ظہور مین آئی کہ جسکے باعث ہم مورد عتاب و خطاب ہوے یہ کلام سلطانی سنکر شاہ صاحب اوسکو الگ ایک مکان مین لیگئے اور کرسی پری کی کہ اوسپر تصویر کے مانند حیران بیٹھی تھی طلب فرمائی اور سلطان کو دکھائی کہ یہ تمھاری دختر ہے یا اور کوئی بداختر ہی اُسکو یہان سے لیجاؤ آگ مین ڈالوا اور جلاؤ ایک شہزادے پر عاشق ہوئی تھی اور اُسکی محبت مین جیتی موی تھی طلسماتی قلعہ پردۂ قاف مین بنایا تھا وہان اپنا عشق اُس سے جتایا تھا اُسکا خانمان چھوڑایا تھا اپنا سکہ بٹھایا تھا اُسکے فریادی ہمارے پاس آئے ہمنے کوہ قاف کو پہونچائے اس کی برکت سی طلسم کے قلعہ کو توڑا اسکا نام و نشان نچھوڑا پری کو اسم سی بیہوش کیا دیگ ہوش پر خاموش کا سرپوش کیا فلانے پریزاد معتقد ہمارے نے بعد حصول مراد دلی تخت پر وزیر زادہ اور شاہزادہ اور اس تمھاری دختر کو بٹھا کر اڑایا طرفۃ العین مین ہمارے حضور پہونچایا اگرچہ آتش غضب مشتعل ہوئی کہ اُسکو جلا دون اور دنیا سے کھپا دون لیکن اطلاع اس واقعہ کی تمکو بھی ضرور تھی بہرنوع تمھاری خاطر منظور تھی اسواسطے تمکو تکلیف دی کہ ذرا تم بھی بغور دیکھو حرکت بیٹی کی اب مین اسے ہوشیار کرتا ہون خواب غفلت سے بیدار کرتا ہون سنکر یہ بات بادشاہ نے سر نیچے ڈال لیا اور جگر داغہاے خشم و غضب سے لالہ زار کیا اور چاہا کہ اوسی دم سر کاٹ کر دو ٹکڑاے کرے اور بعد اوسکے آپ بھی ہیرے کی کنی کھا مرے شاہ صاحب مانع آئے زبان پر یہ بات لائے مارنا خوب نہین ہے بے جرم خون روا نہین کہین ہے اسکو کچھ پڑھ کر کھلاوینگے شہزادہ کی طرف سے اسکا دل ہٹا دینگے شاہ بولا شعر

خادم درگاہ ہین ہم آپ کے ای شاہ جی	حق مین جو بہتر ہمارے ہو سو وہی کیجیے

یہ سنکر شاہ صاحب نے تازہ پانی منگایا اور کچھ پڑھکر اوسپر چھڑکوایا وہ ہوش مین آئی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بہت ہی گھبرائی باپ کو بالمشافہہ دیکھکر مثل تصویر پری حیران ہوگئی جی سن سنا گیا بہت ہی پریشان ہوگئی نیچی نگاہ کرکے تنکے سے زمین کریدنے لگی تیر غم سے کلیجہ کو چھیدنے لگی چار موجہ تحیر مین غرقاب ہوئی بیتاب مانند ماہی بے آب ہوئی رگ غیرت کی ہوشش زن ہوئی سینہ مین

آگ ملتہب مثل گلخن ہوئی چاہا کہ کرسی پر سر مار مار کے مرجاے زندگی سی بالکل گذر جائے باپ کو چار چشم ہو کر منھہ نہ دکھاے یا کسی اور طرف کو اوڑ کر نکل جاے شاہ صاحب نے ہاتھہ پکڑا خوب مضبوط جکڑا اور اسطرح سے بولے کہ گویا موتی ترازوے لب سے تولے اگر ایسی ہی مرنا تھا تو آگے ہی سے ایسی حرکت نہ کرنا تھا ابتداے ہی مین مآل کار کو سوچا ہوتا تو اب کاہیکو ناخن سے دشمن سے رخسار حال نوچا ہوتا ہماری خدمت مین جو آنا موقوف کیا تھا معلوم ہوا کہ دل اور کو دیا تھا اری نالائق ایسی بیحیائی تجھے خداسے ذرا شرم نہ آئی تونے دو سلطنت کا راج کھویا اپنے باپ دادا کا نام ڈبویا یہ کہکر پانی پر کچھہ اور پڑھا اور کہا اسکو پیو اور بے تعلقی سے جیو قدرت ایزد سے جبدم وہ پانی حلق سے نیچے گیا عشق شہزادہ دل سے کنارہ کش ہوا اصلا اسکی پرواہ نہ رہی خاطر اوسکی طرف سے بالکل منحرف ہوگئی باپ اور شاہ صاحب کو ہاتھہ باندھکر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

باندھ کر سنایا البتہ یہ قصور لونڈی سے ظہور مین آیا مگر آیندہ کو توبہ کرتی ہون شاہ صاحب
سلیمان کی قسم سر پر دھرتی ہون اگر آیندہ کو قصور ہو تو بندی بہر نوع مجبور ہی چاہو تو
قاف مین پھینک دیجیو یا آگ مین پھونک دیجیو خدا ہزار گناہ معاف کرتا ہی تم ایک گناہ کو بخشو
غرض شاہ صاحب نے بادشاہ کو ارشاد کیا کہ اب اسکو لیجاؤ اور بہ نسبت اسکے کچھ زبان پر نہ لاؤ
کیونکہ خُردون سے خطا بزرگون سی عطا قول مشہور ہی دنیا خانۂ زور ہی اسمین کس و ناکس معذور
ہی لشکر ایک ہزار پریون کا یہان چھوڑ گئے وہ ہمنے شاہزادہ کے جلو رکاب مین مقرر کیا اور اوسکے
بابی نام دیا پھر پری کے پشت پر ہاتھ پھیرا کہ بیٹیا اپنی ہمجنس کیا تھوڑی کہ غیر کف سی آشنائی جوڑی
تھی آخر رسوائی ہوئی پھر شاہ صاحب نے سلطان عالیشان کو شاہزادہ دلپذیر اور وزیر زادہ خردمند
اور وزیرزادی زیب النسا سی ملایا بادشاہ نے ہر ایک کو گلے سی لگایا اور بہت سی شفقت فرمائی کہ
خدا تیعالی تمکو گلستان زمانہ مین تر و تازہ رکھکر بارور کری اور شاخ گل امید کی ہمیشہ ہری بھری رکھے
پس یہ کہکر فقیر سی رخصت طلب ہوا اور پری ماہرو کو ہمراہ لیکر اپنی ولایت کو گیا اور ہزار پری کا
لشکر شاہ صاحب کے حضور رہا القصہ شاہزادہ نی وزیرزادہ اور جوگن کے ساتھ ہفتہ عشرہ تک
فارغ البالی سی اوقات بسر کی ہر روز سیر و تماشا باغ طلسمات کا دیکھتا اور تیر نگاہ ہر طرف کو بی تکلفانہ
پھینکتا دنکو گلگشت صحرای ناپیدا کنار کا کرتا اور راتکو مجمع یاران مین راگ و رنگ کے ساتھ بسر حیات
مستعار کرتا جسوقت کسی میوہ کی طرف اسکی نیت جاتی اُسکی نیت جاتی اُسکی ٹہنی و مین جھککر روبرو
آتی جبدم یہ اوسکو توڑتا ایک پرند خوش مطبوع اُس سے رو بہ پرواز لاکر سامنے ہوتا اور ہزار طرح
کی آواز سی چہچہہ پردازی کرتا اور قدرت ایزدی سی میوہ سی جسطرحکی لذت چاہتا وہی پاتا بعد تناول
کے عرق بدن سی باہر ہو مادہ مثال مشک اذفر کے یہانتک خوشبو دیتا کہ اُسکی نکہت سی ایک عرصہ تک تمام
باغ رشک ختن ہوتا تھا اور باہم قہقہہ تدرو کی طرح مارتے تھے اور فضل خدا پر اپنی جان نثار کرتے تھے
ایک طرف کشت زعفران نو میدہ تھا کہ جس وقت اونکی طبیعت حب الوطن کو یاد کرکے اُداس ہوتی اوس
طرف جانکلتے اور اوسکا سیر کر ماری ہنسی کے بیہوش ہو جاتے الغرض ایک دن عالم تنہائی مین شاہزادہ
کو خیال آیا ماہ منیر کا یہانتک کہ صورت اوسکی صفحۂ دل پر جم گئی جس طرف نظر اوٹھائی اوسکی صورت وہی
دکھائی دیتی کہ آپ سی فانی اور معشوقہ سے باقی ہوا وجد کا عالم طاری ہو بے اختیار یہ شعر زبان پر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جاری ہوا شعر

صورت تمھاری ایک ہی ہر سو نظر پڑی ۔ دیکھا جو کچھ زمانہ کے آئینہ خانہ ہین

پڑھتے ہی اسکی آنکھون سے آنسو نکل پڑے اور سسکی بندھ گئی اور ایک طرف ٹکٹکی لگ گئی یہانتک کہ نقش دیوار ہوا آئینہ سان حیران کار ہوا آنسوؤنکا رخ انور پر مانند شعاع خورشید کے نمایان اور جگر آتش دوری سے کباب اور زبان حال پر یہ بیان

خمسہ

جلوہ حسن توامی کاش نہ بھایا ہوتا ۔ خاک کو یا نہ بشر کرکے اوٹھایا ہوتا
یہ طلسمات بھی بالفرض دکھایا ہوتا ۔ عشق کے پیچ مین یارب نہ تولایا ہوتا
یا تن آدمی مین دل نہ بنایا ہوتا

سنکر اس کلام کو وزیرزادہ اور جوگن دوڑکر پاس اُسکے آے اور ہزار طرح کی پند و نصیحت کی داستان زبان پر لاے کہ صبر درکار ہے صابر کا خدا یار ہے جسنے ایک دریاے زخار کی طماچون سے بچاکر ساحل نجات پر پہونچایا اور کشتی زندگی کو فضل اپنے سے باد مخالف کے صدمون سے بچایا کیا دور ہے کہ اب ایکدن وہ مالک الملک دار الحزن مفارقت سے نکال کر شہرستان مراد مین پہونچادے اور گرداب ہلاک انگیز مہجوری سے بچاکر کشتی امید کو کنار وصال جانان پر لگا دے آپ جانتے ہین کہ تمامی خار رنج و محن پاے حال سے نکل گئے ایک کہ باقی ہے وہ بھی وقت موعود پر نکل جاویگا اور شاہد دلخواہ آرزو کا پردۂ خفا سے رخ انور کرسی تمنا پر دکھلا دیگا کل پرسون فقیر صاحب سے گوہر اتخاص کو لیکر آویزۂ گوش عزم خانہ کا کرینگے اور بار ناکامی کو دوش سے کھینچکر عمامہ مراد سرون پر دھرینگے کیونکہ کل سے ہمارے دل بھی بیکل ہین اب ایام رخصت کے آج ہین یا کل ہین مگر قبلۂ عالم حال مفصل کہیے کہ اسدم بے وجہ اضطرابی و بیقراری کا کیا سبب ہے آیا ماہ منیری کے آتش مہاجرت سے کلیجہ جلایا اور بھی کوئی مطلب ہے

وزیرزادہ کو جواب دیا

بند خمسہ

پوچھتا ہی کیا شب تنہائی کا کچھ حال واہ ۔ آہ و زاری مین گذر کر شب ہو جاتی ہے پگاہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

روبرو رکھتا ہون گرچہ عجز کی اپنی پناہ — زخم ایک شمشیر کا سا دلپہ لگ جاتا ہے آہ

یاد آجاتی ہو جب وہ جنبش ابرو مجھے

جان لبون پر آرہی ہو میری جون مینائی مُل — آہ کی آتش سے جلتی استخوان ہین زیر جل

پوچھتا ہو حال بیماری کا کیا اے ماہ گل — ناتوان ہون بسکہ فرقت سے تری جیون رگ گل

اب ہوا پھیری ہو اس پہلو سے اُس پہلو مجھے

اے مونس غمخوار وای انیس وفادار آج یاد صورت جانانہ نے دل کو بہت ستایا آنکھون سے خون رولایا آتش غم نے کلیجہ کھایا سر سے قدم تک جلایا خودی کا نقش مٹایا اپنا سکھ بھلایا مرغ بسمل کی طرح تڑپایا سیماب کی صورت بنایا اب شعر

خواہم کہ پر از پری کنم دام — پرواز کنان روم بران بام

جسطرح ہو شاہ صاحب سے رخصت لیجئے اور عزم سوے منزل مقصود کیجئے والا ہم جاوینگے ہمکو نہ پاؤگے کیونکہ کوئی دن مین غم مفارقت جانان سے ہم سوے ملک عدم سدھارتے ہین نقدی حیات کو قمار عشق معشوق مین بازیگاہ مہاجرت مین ہارتے ہین کسواسطے کہ

رباعی

یا ایک پری سے وصل تھا آٹھ پہر — یا دیتے ہین رنج مجکو جن شام وسحر

یا کاکل دلدار سے تھا ربط مدام — یا لوٹتے ہین سانپ مری چھاتی پر

ایضاً

نالون کا نہین قصور کچھ ای دمساز — اشکون سے فقط فاش ہوا میرا راز

قایم ہو مرے دعوے صادق پہ دلیل — دریا کے سبب پہونچتی ہو دور آواز

غرض اوس روز تو جون تون رو دھو پیٹ پاٹ کر وہان مقیم رہا اور رات کو آٹھ پہر بیداری سے ندیم رہا اور خواب سے جدا ستارے شماری سے وہ رات کاٹی پس جسدم کاروان سالار ماہتاب نے شب آہنگ ہوکر قافلہ اپنا صحیح وسالم سرای صبح مین پہونچایا اور مسافر خورشید نے خواب غفلت سے سر اوٹھایا ابیات

پلا جام ساقی نہ کر اس مین دیر — کہ غم نے لیا ہے مرے دل کو گھیر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تیری مے سے گر کیفیت پاؤن مین   تو پھر لیکے رخصت کو گھر جاؤن مین

داستان رخصت شاہزادہ کی فقیر سے اور جانا اوسکا تخت روان پر مع وزیرزادہ و جوگن ماہ منیر کے پاس اور ملاقات ہونا آپسمین اور تدبیر کرنا شادی کا

محرران دفاتر تقدیر نے اس داستان کو خامۂ ارادت سے اسطرح صفحۂ بیان پر تحریر کیا ہے کہ جسدم خورشید درخشان آسمان زمرد فام پر طالع ہوا شاہزادۂ دلپذیر دام کاکل محبوبہ کا اسیر مع وزیرزادہ خردمند دانش پسند اور جوگن غم کی بروگن شاہ صاحب کے حضور مین آیا اور بحُسن اعتقاد آداب نیازمندانہ بجالایا دیکھکر اوس فقیر صاحب نے فرمایا کہ بچہ آج بیوجہ کیون قدم رنجہ کیا دلپذیر نے عرض کیا شعر

جام جہان نماست ضمیر منیر دوست   اظہار احتیاج درآنجا چہ حاجت است

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شاہ صاحب نے جو عکس عزم رخصت دلپذیر کا آئینہ ضمیر مین منعکس پایا فرمایا کیا تمھاری طبیعت اب یہان سی برداشتہ ہوئی ہم چاہتے ہین کہ چندے اور بھی قیام کرو اور فارغ دلی سے صبح عشرت کو شام کرو آیندہ اختیار ہے شاہزادہ نے ہاتھون کو بوسہ دے کے گوہر بیان عزم اپنے کا اسطرح درگوش شاہ صاحب کیا کہ حضرت جیو سلامت فرد

چہ احتیاج بہ پیش تو حال دل گفتن	کہ حال خستہ دلان را تو خوب میدانی

اگرچہ آپ کے حضور حاضر رہنا باعث نجات عقبے و موجب سعادت دنیا ایک روز آپ کے پاس کا رہنا بہتر از صد سالہ بودن در نقاہے یہان کا خار بہتر گل سے یہان کا خمار خوشتر مل سے قدمبوسی حضور سے جدا ہونا گویا زندگی سے ہاتھ دھونا اور تمام عمر رونا ہے مگر کیا کیجیے کہ نقاش ازل نے خامہ ارادہ سے نقش دوامی ایک جگہ رہنے کا کسی فرد بشر کے صفحہ پیشانی حال پر نہین لکھا ہے اور کارپردازان قضا و قدر نے لوح خاطر ہر مقیم و مسافر پر تحریر کیا ہے

رباعی

حب الوطن از ملک سلیمان خوشتر	خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر
یوسف کہ بملک مصر بادشاہی میکرد	میگفت گدا بودن کنعان خوشتر

مرغ تیز آہنگ دل کہ ایک زہرہ جبین کے شاخ عشق پر ایک مدت آشیانہ بند اور چہچہہ پرداز رہا ہے اب یہان بھڑکتا ہے دانہ پانی سے ہاتھ اوٹھاتا ہے اِس مکان جنت نشان کو بمنزلہ قفس کے جانتا ہے ہر چند سمجھاتا ہون نہین مانتا ہے اور غور کرتا ہون تو بیتابی و اضطرابی اوسکی حق بجانب پاتا ہون کیونکہ مدت ہوئی کہ

رباعی

نکلا ہون وطن سے صورت بوی چمن	ایضاً	کس رنگ سے اب آئے نظر روی چمن
مانند بدن وطن ہے میرا مین روح		ممکن نہین عود روح کا سوی بدن
کب دیکھیے ہوتا ہون دوچار گلشن		کس دن نظر آتی ہے بہار گلشن
غربت نے کیا ہے خار صحرا مجھکو		تھا پیش ازین ہائے مین خار گلشن
ہے فالق الاصباح سے امید مجھے		دیگانہ غم فرقت جاوید مجھے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ماند سحر کردن گریبان صد چاک	شاید نظر آ جائے وہ خورشید مجھے

قطع نظر اسکے غزل

دل مین ساکن ہی خیال ایک بت بے پروا کا	آشیانہ مرے ویرانہ مین ہے عنقا کا
کسکے گیسو کے تصور مین ہی طوفان سرشک	حلقۂ زلف ہی گرداب میرے دریا کا
شجر طور ہی قد اور ہی رخ شعلۂ طور	دست دلدار مین عالم ہے ید بیضا کا
کیا جنون کم ہو میرا سنگ ملامت سے بھلا	جو پڑا نیل وہ اک داغ ہوا سودا کا
باغبان اپنے گل و میوہ سے رکھ خاطر جمع	مین تو مشتاق چمن مین ہون چمن آرا کا
بعد مردن بھی جو ہی نرگس سیگون کا خیال	گنبد قبر مین ہے جوشش خم مینا کا

فقیر روشن ضمیر نے جب دیکھا کہ اب دل اسکا مانند مرغ نوگرفتار گھبراتا ہے اور نہ پانی پیتا ہے نہ دانہ کھاتا ہی نہ پر کھولتا ہی نہ کچھ بولتا ہی اگر زیادہ روکون تو زندگی کے ہاتھ سے جاتا ہے بدرجۂ مجبوری فرمایا خیر اگر مرضی یون ہی تو بہتر مصرع صلاح ما ہمہ آنست کان صلاح شماست ٭ آج جائیگا یا کل عرض کیا غلام تو کل کل سے بیکل ہو گا درویش نے کہا بہت اچھا آج ہی رخصت کرتے ہین ہم تکو یہ کہکر صومعہ مین آیا اور تبرکات ہاتھ مین لایا اور ارشاد کیا لو یہ وقت بیوقت کام آوینگی منجملہ اسکے ایک کشکول ہی کہ جسکا ہفت کشور کا سوال ہی جس میوہ اور غذای لطیف کی تمنا ہو اسمین ہاتھ ڈالو بفضل الٰہی وہی موجود پاؤگے ایک سی لاکھ آدمی کو اگر کھلاؤگے نعماے الٰہی کم نہ پاؤگے سوا اسکے عصا کہ اس مین ایک اعجاز پیدا ہی دھوپ مین ٹیکو تو درخت تازہ و تربار ور ہو جای اور دریا مین ڈالو تو کشتی کے مانند شناور ہو جاے دوستون کیواسطے یار و مددگار دشمنون کے لیے اژدھاے خونخوار خواص اسکے بیان کرنا ریگ صحرا کا سر مین بھرنا ہی گننے سی کیا فایدہ وقت پر خود کام آئیگا ماسوا اسکے یہ ایک جام ہے کہ پانی اسکا ہمیشہ سرد رہتا ہی جام جم روبرو اسکے گرد رہتا ہی اور اسکو جو فلانی ترکیب سے دیکھوگے تو اسرار فلکیات و ارضی مثال تمثال آئینہ پیش نظر پاؤگے اور ایک یہ جو بین تخت ہے کہ تخت سلیمان سامنے اسکے برباد یک لخت ہے جسوقت چاہو اوسپر سوار ہو جدھر کا قصد کرو ادھر کو سیدھے جاؤ اور اس تعویذ کو بازو پر باندھو حادثات زمانہ سے محفوظ رہو زخم تیغ کارگر نہو گا صاحب اسکا سحر کہ عدو سوز مین بے آب و جوہر نہو گا اور یہ اسمای الٰہی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

وعزائم ہین مع ترکیب اُنمین سی جسکو چاہو عمل مین لاؤ اپنی اپنی تاثیر ظاہر کرینگے اور فلانے اسم کو اگر چالیس روز پڑھوگے تمام جہان کو تسخیر کروگے اور فلانی اسم کی ترکیب سے علم ریمیا سیمیا حاصل ہوگا اور فلانے اسم کو اگر چلہ مین پڑھوگے سو کل علم کیمیا کا سطیع و فرمان پذیر ہوجائیگا اگر چاہو تمام جہان سونے چاندی کا بناؤ دھوکا نہ پاؤ ماسوا اسکے اور اعمال روشن ضمیری اور طلسم و شعبدہ بازی کے بھی عنایت کیے اور پریون کے سردار کو طلب کیا وہ حاضر ہوا فرمایا اُنکو چوکی پر مانند نقش مثلث کے بٹھلا اور آپ شکل مربع کے ہوجا جس ولایت مین یہ کہین بآرام تمام پہونچا اور ہمیشہ اونکی خدمت مین مع اپنے تابعین کے حاضر رہو جو کہین بجالا سر مو تفاوت نہ کرنا اور گاہی گاہی کل خیریت اونکی سی ہمارے دماغ کو معطر کرتا رہنا خبردار ایسا نہو کہ تیری لشکر سے کسی بنی نوع انسان کو اذیت پہونچے میدان وسیع و پاکیزہ مین چھاؤنی تجویز کرنا درجات اقاصی و ادانی شناسی مین خوب تمیز کرنا اور شاہزادہ جو حکم کری منت بجان رکھکر بجالانا یہ فہمایش کرکے دست دعا در گاہ کبریا مین دراز کیا اور یہ کلام زبان سے آغاز الٰہی نہال عمر اونکا باغ جہان مین سحاب فضل و کرم تیری سے سر سبز و شاداب ہو اور گلشن مراد اونکا آبپاشی رحمت تیری سے خرم و سیراب ہو غنچہ دل انکا گلستان گیتی مین جنبش نسیم عنایات سی خندان اور خار رنج و صعوبت کا خلش سے نوک بریدہ و دور از دامان ہو آمین یا رب العالمین پس بموجب ارشاد ہدایت بنیاد لشکر پریون کا آمادہ و تیار ہوکر آیا اور شاہ صاحب نے شاہزادہ و وزیرزادہ و وزیرزادی کو تخت روان پر بٹھلایا اور فرمایا شعر

جدائی تیری کسکو منظور ہے	زمین سخت اور آسمان دور ہے

لازم ہے کہ ہمیشہ ہمکو یاد رکھنا اور خاطر بہر نوع فکر و غم سے آزاد رکھنا اور پہونچنے کی خبر دار الملک مقصد دلی مین پریزاد کی معرفت بھیجنا کہ یہ کہکر پھر لوٹ جائیگا اور ہمارے دل نگران کو قرار آجائیگا اور کار و بار اپنا استرضاے الٰہی پر ثابت قدم رکھنا اور اندیشہ عقبیٰ بہر نہج مسلم رکھنا یہ کہکر اچھا خدا تمھارا حافظ و نگہبان سُنتے ہی اس بات کے پریزاد نے کل مروڑکر تخت روان ہوا پر اوڑایا اور اتنا بلند کیا کہ نزدیک آسمان دنیا کی پہونچا یا لشکر پریون کا تخت پر سایہ افگن تھا گویا شاہزادہ سلیمان اور یہ لشکر جن تھا ہر ایک کا دل طرف منزل مقصد کے لگا تھا اور آپسمین ہیجہ قہقہہ مزہ و کنایہ کا بازار سرگرم تھا جس جا پہ چاہتے اوتر آتے جس شی کی حاجت ہوتی کشکول سے نکالکر کھاتے ہر ایک ملک کی سیر کرتے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہر گھاٹ کا پانی پیتے ہر دیس کا چلن رویہ دیکھتے بھالتے مگر شاہزادہ کا یہ حال تھا کہ ایکدم کا توقف برابر ایک سال کے تھا ارے شعر

وعدۂ وصل چون شود نزدیک — آتش شوق تیز تر گردد

غرض اسی طرح مسافت جنگل و بیابان و صحرا و کوہستان آبادی و ویرانی و بحر و بر قطع کر بعد عرصہ ہفتہ عشرہ کے سرحد قلمرو محبوبہ مہ جبین شاہزادی ماہ منیر مین پہونچے وہان کی آب وہوا نے اور ہی رنگ دکھلایا خواطر منقبض کو مثل گل کھلایا نسیم گلزار اوس ولایت نے ہر موی زلف کو مثال زلف شمیم ختن کے معطر کیا اور نکہت رائحہ بخش صحرا نے دماغ کو رشک مشک اذفر کیا دلون کا تختہ خود بخود مانند خیابان خلد برین شگفتہ و خندان ہوا اور باغ پژمردہ مراد آبپاشی بر آمد تمنا سے سرسبز و ریان ہوا بازو شوق شاہزادہ دلپذیر کے تمنا ہم آغوشی وصال جانان مین پھڑکنے لگے اور اوراق نہال آرزو اہتزاز ہواے مقصد قلبی سے کھڑکنے لگے اور جب ہوا کا جھونکا آتا بے اختیار زبان پر لاتا

بند مسدس

کس سے مین جاکے کہون درد کا اسرار اپنا
غم دل کسکو سناؤن کہ نہین یار اپنا
جا دکھاؤن مین کسے دیدۂ خونبار اپنا
جز خدا کوئی نہین مشفق و غمخوار اپنا
بس کرون اس سے مین احوال کو اپنے اظہار
کہ کرے عرض وہ جاکر کے صنم کے دربار

غرض جون جون آگے بڑھتا تھا دامن دل کو ہر دم شوق وصال کھینچتا تھا بیتابی کا قاصد رشتہ تمنا کو اور بھی اینچتا تھا اور یہ شعر ورد زبان تھا شعر

لیگئے تھے دل کو ہم اپنے بصد تدبیر کھینچ — پھر ترے کوچہ مین لے آئی اُسے تقدیر کھینچ

القصہ رفتہ رفتہ نسیم افضال الٰہی پرچم علم مراد دلی پر چلی اور مثل گل موسم کے یک بیک کھلی دل کی کلی کلی یعنے باغ شاہزادی ماہ منیر کا نظر آیا اور دل کو جوش سرلبسر آیا شاہزادہ جامہ مین پھولا نہ سمایا گلستان مہاجرت کو بیخ و بن سے افسردہ و پژمردہ پایا اشک دیدہ محنت دیدہ سے بہ نکلے لخت جگر تہ بتہ نکلے ہر بار اُچک اُچک کر دیکھنے لگا تیر نگاہ دمبدم پھینکنے لگا موج دریاے بیقراری جوش پر آئی کشتی شکیبائی کی چار موجہ اضطرابی مین ڈوبائی داغ جگر ہرے ہوے ہوش و حواس پرے ہوے چاہا کہ عنان اختیار قبضۂ اقتدار سے چھوڑ کر تخت سے نیچے گر پڑے لیکن وزیرزادہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نے ہاتھہ پکڑا کہ اے نیر برج سلطنت خرد سے کیون بیگانہ اور جنون سے یگانہ ہوتا ہی شہزادہ نے فرمایا ایکدم چھوڑ دی رشتہ تعلق کو توڑ دے کہ

غزل

جیب مین چاک دریار نظر آتا ہے ۔ سینہ مین روزن دیوار نظر آتا ہے
دشت غربت مین نگہ اپنی جدہر جاتی ہے ۔ وہی کوچہ وہی بازار نظر آتا ہے
تیغ قاتل تو کہان سنگ بھی لڑکون کو نہین ۔ سر سودا زدہ بیکار نظر آتا ہے
شب فرقت سیہ خانہ بھی ہے ایسا تاریک ۔ شمع دیکھون تو سیہ مار نظر آتا ہے

اور کبھی مانند مرغ حلق بریدہ کے پھڑپھڑاتا اور داغہاے درونی کو دیکھکر بے اختیار زبان پر لاتا

ناسخ

پھر بہار آئی چمن مین زخم دل آلے ہوے ۔ پھر مرے داغ جنون آتش کے پرکالے ہوے
کسطرح چھوڑون یکایک اوسکی زلفونکا خیال ۔ ایک مدت کے یہ دونون ناگ ہین پالے ہوے

القصہ جب قریب باغ کے پہونچے وقت شام کا نزدیک آیا شاہزادہ نے ایک گوشہ مین باغ کے تخت اوتروایا مگر بیخود ہوش و حواس گم مثل تصویر حیران تھا اور کہتا مثنوی

اے خدا خواب ہے کہ بیداری ۔ عالم ہستی ہے کہ ہشیاری
زندگانی مین کب یہ تھی امید ۔ شب بسر ہو نصیب روز سفید
تیری قدرت کے دل سے ہون قربان ۔ زندگی تو نے دی دوبارہ یان
کوکب بخت ہے عروج پہ آج ۔ نیر نحس ہے خروج پہ آج

غرض لحظہ لحظہ فوج بیقراری ملک صبر و شکیبائی پر یلغار کرکے مستعد تاخت و تاراج پر تھی لیکن استقلال ذاتی ہدایت فرما کر شعر

صبر کر اے دل کہ صابر کے تئین ۔ دوست رکھتا ہیگا رب العالمین

القصہ وزیرزادی زیب النسا نے کہا کہ آتش شعلہ زن اضطرابی و ولولہ پر آب تسلی چھڑکنا چاہیے اور مانند مرغ گرفتار کے زیادہ بھڑکنا چاہیے عروۃ الوثقی استقلال پنجہ ہمت سی پکڑو اور دست و پاے بدحواسی و بیتابی کی زنجیر صبر و قرار سے جکڑو پاس شاہزادے کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اول مجھے جانے دو احوال گذشتہ سنانے دو ایک قرینہ کے ساتھ جب اوسکے ہوش ٹھکانے آئین تب مین تمکو ایک سلیقہ کے ساتھ لیجاؤنگی کیونکہ جاکر دیکھون مین کہ ماہ منیر کا شدت غم والم سے کیا رنگ ڈھنگ ہے ہوش و حواس بجا ہین یا عقل و جنون سے جنگ ہے اگر یکایک تم اوسکے سامنے جاؤگے جھجھک کر مر جائیگی جی سے گذر جائیگی اور تم بھی اوسکا ساتھ کروگے زندگی سے ہاتھ دھوؤگے بے اجل مروگے یہ کہکر وضو کیا اور دوگانہ شکر الٰہی ادا کرکے دعا مانگی اس مین پہر رات کا گجر بجا اور خواصین اپنے اپنے عہدہ و کام سے فارغ ہوکر الگ جاکر بیٹھ رہین اور وزیرزادی پیڑون کی چھاؤن مین دبے پاؤن چلی اور نظر بچاکر بنگلہ کے ایک گوشہ مین کھڑی ہوئی دیکھا کہ تمام مکانات ٹوٹ پھوٹ کر برابر ہو گئے ہین باغ مین بجاے مرغان خوش الحان آشیانہ زاغ و زغن ہین ہر شجر پر بوم شوم بول رہے ہین اداسی در و دیوار پر چھا رہی ہے اور شاہزادی ماہ منیر کی صورت بدل گئی ہے دبلی لاغر ہوگئی ہے نہ رنگ چہرہ کا رہا ہے نہ بدن مین کپڑا ہے فقط سانس باقی ہے حیات اتفاقی ہے پلنگ بے بستر پر لیٹی ہے دل کو بہلا رہی ہے رو رو کر یہ فقرہ سنا رہی ہے کہ اے دل زار اضطرابی بہت خوب نہین مشرب استقامت مین یہ بات محبوب نہین قریب ہے کہ شام ناکامی آخر آئے اور صبح امید چہرہ مراد دکھاے آج ہوا کا رنگ بدلا نظر آتا ہے ہر دم پیک مژدہ سناتا ہے کہ موسم خزان آخر ہو چکا گل بہار امید کھلا چاہتا ہے یہ کہکر بیقراری سے گھبرا کر طرف آسمان کے دیکھتی ہے اور کہتی ہے کہ کیون اے بے مروت تشنہ خون بیگناہان کونسی تقصیر کی ہے تیری کہ جسکے عوض یہ تکلیف و اذیت دے رہا ہے تو ارے ظالم شعر

جہان دو شخص بیٹھے مل کے یکجا — وہین سنگ جدائی تونے پھینکا

افسوس خمسہ

ہر رضا تیری اگر موقوف میری قتل پر — مین بھی اپنی زندگی سے تنگ آئی ہون مگر
لوگ تجکو کیا کہین ہین ہے یہی خوف و خطر — جرم کچھ ٹھہرا کے قاتل پھر مجھے تو قتل کر
بیگناہی خوب ثابت دوست اور دشمن پہ ہے

اگر ایسا ہی طوفان شہر آشوب ستم کا برپا کرنا تھا تو ہمارے ہی سر بار عشق دھرنا تھا زمانہ مین اور کوئی نہ تھا ننگ و ناموس کا پردہ پھاڑا نہال عشرت بیخ و بن سے اکھاڑا شاہزادہ کو

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

یون گنوایا ہمکو تباہ کرکے یون ستایا وزیرزادی کہ بُرے وقت کی ساتھی تھی اوسکو گھر سے نکال کر جوگن بنایا آتش فراق سے ہمارے دل کو کباب کیا جگر کو بیتاب کیا چشم کو پُرآب دیدہ کو بے خواب کیا

مثمن

بہت ستا تو نے مجھے اے فلک ستایا ہے
مثال مہر فلک ہر جگہ پھرایا ہے
پتنگے کی طرح سے آگ مین جلایا ہے
مثال شمع کے سر کو میرے کٹایا ہے
جنون کا خوب سا عالم مجھے دکھایا ہے
برنگ آئینہ حیران تر بنایا ہے
ذلیل ہو کے تجھے خوب مینے پہچانا
اور اگلی باتون مین بالکل تری خلل جانا

آہ بیداد گر اگر ایک مشت استخوان کو جلا کر خاک کیا تو نے تیرے ہاتھ کیا لگا بجز بال و پر کے تیر سے صدمہ ستم اُٹھانے کو ہمارا ہی جگر ہے یا کوئی اور بھی بداختر ہے نیش گردش تیری سے سینہ مثال زنبور ہے اور تنجالہ دل سوزش درونی سے رنگ خوشہ انگور جگر داغون سے معمور ہے رشک شجر طور ہے آئینہ دل سنگ صعوبت سے چور چور ہے روز روشن اگرچہ پرنور مگر اپنی سیہ بختی کے روبرو مانند شب دیجور ہے صبح عشرت نظر سے کافور ہے یہ بات تیری انصاف سے دور ہے خار وحشت سے گریبان دل گل نمط چاک ہے لے مرتے ہین ہم کوئی دم مین جھگڑا پاک ہے ہاے ہاے

غزل

داغ پر داغ دل زار یہ کھایا ہم نے
خانۂ باغ مین یہ لالہ لگایا ہم نے
طوف کعبہ سے نہ حاصل ہوا گردش کے سوا
دل کو ناچار صنم خانہ بنایا ہمنے
سو رہا چین سے ایسا کہ نہ جاگا تا حشر
اپنا افسانہ جو مجنون کو سنایا ہمنے
رات دن دھیان مین اوس زلف سیہ کی ہمدم
اپنی چھاتی پہ سیہ مار سُلایا ہمنے
عشق مین چاہ زنخدان بتان کے تائب
دل نادان کو ہر ایک چاہ جھکایا ہمنے

باد صبا سے جو کبھی پیغام کہتی تھی وہ بھی ہوا ہوگئی نہ معلوم اوسکو کہان برباد کیا تو نے

غزل

قاصد سے تسلی تھی دل بیقرار کی
رنجش ہے اس سے خاطر نازک مین یار کی
یان رونق خزان سے بتر سیر گل ہے آہ
منظور سیر ہے جو دل داغدار کی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

پھوٹین گے آبلہ میرے پانو نکلے ایکدن
گر تیز یون ہی دشت مین ہی نوک خار کی

ایسی ہی گر ہے ٹکٹکی اوسکی طرف تو بس
کوئی دم مین جان ہوا انتظار کی

سیراب دیکھہ میرے دل داغدار کو
آراستگی چمن مین ہوگی ہوا انتظار کی

صفحہ ہستی پر ہمارا نقش قلم درد سے نہ کھینچا ہوتا تو کیا ہوتا اور اگر ایسا ہی منظور تھا تو داغ غم جگر پر رکھنا کیا ضرور تھا

شعر

یا مجھے افسر شاہانہ بنایا ہوتا
یا میرا تاج گدایانہ بنایا ہوتا

خاکساری کے لیے گو تھا بنایا مجکو
کاش خاکِ درِ جانانہ بنایا ہوتا

ہاے سچ ہے

ناسخ

مے عشرت سے کوئی جام جو بھر لیتا ہے
آسمان اسکا وہین کاسۂ سر لیتا ہے

غیر کا کچھہ نہ چلے گر نہو دشمن اپنا
چوب دستہ کو شجر ہی سے تبر لیتا ہے

مول لیتے ہون کبوتر جو پئے نامہ بری
بیچنے والا وہین بال کتر لیتا ہے

پھر گیا ہی کوئی اُلٹا اُدھر آتے آتے
سانس اولٹی دل بیتاب ادھر لیتا ہے

اگر یہی حالت زار ہے تو

غزل

جینا ہمین اصلا نظر اپنا نہین آتا
گر آج بھی وہ رشک مسیحا نہین آتا

کیا جانے اُسے وہم ہے کیا میری طرف سے
جو خواب مین بھی رات کو تنہا نہین آتا

کسدم نہین ہوتا قلق ہجر سے مجکو
کسوقت میرا مُنھہ کو کلیجہ نہین آتا

ہم رونے پر آجایئن تو دریا ہی بہایئن
شبنم کی طرح سے ہمین رونا نہین آتا

آتا ہے تو آجا کہ کوئی دم کی ہے فرصت
پھر دیکھیے آتا بھی ہے دم یا نہین آتا

اور کبھی جو دریاے غم جوش پر آتا ہے کشتی شادی ڈوباتا ہے چکر کھانے ہی زبان پر لاتی ہے

اشعار

نہین معلوم کیا اس سینۂ سوزان مین جلتا ہے
دھوان نوک زبان سے بات کہنے مین نکلتا ہے

ادا تو لیگئی دل کو پر اوسکا ناز ای ہمدم
بغیر از جی لیے کافر مری چھاتی سے ٹلتا ہے

اثر نے آہ مین ہرچند بے تاثیر نالہ ہین
پر اتنا ہے کہ ان دونون سے میرا دل بہلتا ہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

خیال نخچۂ مژگان مین یہ احوال دل کا ہے — کہ جیسے صید کو شاہین کا چنگل مسلتا ہے

آہ میرے مالک کب تک مجھے ایسا زار و نزار رکھیگا اور دوش دل ناز پرورده پر سنگ مہاجرت کا بار رکھیگا کب فضل و کرم تیرا شامل حال ہوگا کہ افق مراد پر تابان وہ بدر کمال ہوگا کو کب بخت عروج پر آئیگا اگر وہ شکل درخشندہ دکھلائیگا صورت زیبا النسا کی کب دیکھونگی گرمی جمال اوسکے سے چشم آب رسیده سینکونگی جنون کو خیرباد بولونگی کاسۂ دماغ مین قید عقل کو کھولونگی رخ ریختہ جب قایم ہوگا وصال محبوب جو نصیب دائم ہوگا الٰہی خیر ہو آج آنکھ پھڑکتی ہے تلوا کھجلاتا ہے شگون نیک نظر آتا ہے

مخمس

تو بیلے کے جو باد سحر نہ آویگی — امیدوار ونکی امید بر نہ آویگی
ہماری زندگی ہمکو نظر نہ آویگی — کہ اونکے آنے کی جب تک خبر نہ آویگی
رہیگا آنکھون مین دم موت گر نہ آویگی

خزان رسیدہ ہجران یار ہین واللہ — فسردگی سے ہوئی غنچہ سا ہر دل کو راہ
ہزاران فصل بہاران ہو لاکھ ابر سیاہ — شگفتہ ہونگے نہ ہم مثل گل کے جب تک آہ
نسیم کوچۂ جانان ادھر نہ آویگی

تمہارے شکر مین کیونکر نہون لب ہجران — کہ دمبدم ہے ترقی پہ منصب ہجران
ہمیشہ برج شرف مین ہے کوکب ہجران — کہے ہے مجھسے یہ طولانی شب ہجران
کہ جیسے جاؤگے تم پھر سحر نہ آویگی

ترے لیے یہ کوئی گرم آہین بھرتا ہے — کہ حلق خشک سے پانی نہین اُترتا ہے
زبان تڑپتی ہے فرقت سی ہائے کرتا ہے — جلایا چاہیے چل کر اوسے جو مرتا ہے
یہ جی مین کیا تیرے اے فتنہ گر نہ آویگی

سمائین دل مین ستمہائے گلرخان تو کہین — کرے فشار جگر کو غم بتان تو کہین
لہو کے شط رگ مژگان سی ہو روان تو کہین — جو آئے رونے پہ یہ چشم خونفشان تو کہین
جھڑی نظر تری اے ابر تر نہ آویگی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اسیر بند غم و رنج ہون چھوڑا دے مجھے — کہ گھیرے ہین عسس شوق کی بیادی مجھے
وہ گھر سے چل چکے ہین پہلے یہ سنا دی مجھے — کچھ اُنکے آنیکی جلدی خبر سنادی مجھے

تسلی خط سے تو اے نامہ بر نہ آویگی

دو روز پیہم اگر ہم سے مُنھ چھپاویگا — تڑپتا نزع کے حالت مین ہمکو پاویگا
امید کل تھی کہ تشریف آج لاوے گا — جو آجکل کی طرح یہان نہ تو پھر آویگا

تو دل کو کل میری اے فتنہ گر نہ آویگی

وہ سنگدل ہے مری جان کا عدو جرأت — عبث ہے تجکو سفارش کی آرزو جرأت
ہوئی ہے اُس سے شہیدی سے گفتگو جرأت — ہزار درد دل اپنا کہیگا تو جرأت

یہ سنکے اوسکی کبھی چشم بھر نہ آویگی

سنکر یہ بیان درد و غم تو امان رنج آمیز وحشت خیز شاہزادی ماہ منیر کا وزیرزادی بیت النسا
غرق دریای تحیر ہوئی اور آنکھون سے سیل سرشک جاری ہوا کہ اللہ اکبر ابتک ماہ منیر کو
کو غم و درد سے نجات نہین حاصل ہوئی ہے اور بدستور چشم سے اشک جاری حالت ابتر ہے
رقت طاری ہے غالب کہ اگر آج مین نہ آتی تو کل اسکو زندہ نہ پاتی شکر خدا کا کہ تیر مراد بہدف
رسید آب رفتہ بجو آمد یہ کہکر آہستہ آہستہ آگے بڑھی جہان وہ بلکتی سسکتی تھی پڑی بجُبن
سلیقہ آداب بجالائی اور سامنے آئی شاہزادی جھجھکی اور گھبرائی نیچے کی سانس اوپر آئی سمجھی
کہ کوئی بلا ہے یا جن دیو آگیا ہے ہڑبڑا کر اوٹھی اور لاحول و آیۃ الکرسی پڑھنے لگی اور بولی ای
بیداد گر فتنہ کیش ہم تو خود فلک زدہ ہین آفت رسیدہ رنج و غم کشیدہ ہین ہماری ستانے
سے کیا ہاتھ آئیگا ہان ایک مشت استخوان ریختہ سوختہ پائیگا شعر

ارے ظالم خدا سے ڈر ستاست ناتوانون کو — کسی کے کام آجا کچھ یہ تیرے کام آئیگا
تو اگر ایسا ہی گرسنہ و تشنہ خون ہے تو آکھالے ہم خود زیست سے بیزار مگر بے آئے

نہین مرتے لاچار ہین مثنوی

سخت جانی سے اپنے جیتے ہین — پانی کی جا یہ خون پیتے ہین
ورنہ منظور اب نہ جینا ہے — لاکھ ہین تیر ایک سینہ ہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہین نہ کیا کیا ستم کے ہم حامل	ناحق آکر ہوا ہے تو حائل

زلف پریشانی کی داستان طولانی کہون یا شب دیجور مفارقت کا قصہ بیان کرون داغ جگر دکھاؤن یا دفتر غم سناؤن سنکر یہ باتین وزیرزادی گل نشاط کھل کھلا کر ہنس پڑی کہ اے شاہزادی مین زیب النسا ہون نہ جن نہ کالی بلا خیر سے آئی ہون شاہزادہ کو ڈھونڈھ لائی ہون دریای غربت مین ایک مدت غوطہ لگایا تب یہ دُر بے بہا ہاتھ آیا پاے طلب خار صحرا و کوہسار سے افگار کیا تب اوس گل کو زیب دستار کیا اقسام محنت و مشقت اُٹھائی تب وہ صورت مطلوب دیکھہ پائی تو اب گریبان دل چاک نہ کر دیوانون کی طرح سر پر خاک نہ کر سنکر یہ بات شہزادی کو یقین نہ آیا روشنی شمع مین جب دیکھا تو سچ مچ زیب النسا کو پایا دوڑ کر چمٹ گئی گلے سے لپٹ گئی سکتہ مین آگئی چشم سے اشک کی جھڑی برسا گئی دیر تک بیہوش رہی شراب حیرت سے مدہوش رہی جب اسکو افاقہ آیا اوسکو گلے لگایا کہ اری سچ کہو تو زیب النسا ہی یا میرے بہکانے کو آئی بلا ہی عرض کیا جو سمجھو سو ہون مگر درحقیقت زیب النسا ہون یہ شور وغل خواصون کے کان پڑا ہر ایک دوڑی آئی ہڑبڑا سب نے اوسکو گلے لگایا داغ جدائی دل سے چھٹایا اور ہر چند گریہ کو ضبط کیا مگر ممکن نہوا ایک دریا بہایا گرد بیٹھ اُسکے حلقہ باندھا مثل ماہ اوسکو گھیر لیا تمام باغ مین شور و شر مچ گیا جسنے سنا دوڑی آئی بے تحاشا عجب نہ تھا کہ باغ سیلاب اشک شادی سے بہ جاتا مگر چونکہ زمین خشک تھی پی گئی اور سیراب ہوئی ایک کہرام مچا کہ کان پڑی بات سنائی نہ دیتی تھی کوئی اوسکی بلائین لیتی جان دیتی کسی نے چھاتی سے لگایا کہ اللہ نے ملایا یہ دن دکھایا اری بیوی مبارک ہو زیب النسا آئی خدا پھر یہ مصیبت نہ لائے کسی کو روز بد نہ دکھلاے کسی نے کہا بوا خوب ہوا تم آگئین تشریف لائین کہا یہ فضل و کرم اللہ کا ہی مین تو ایک گندی ناچیز تھی لیکن اوسکے نزدیک عزیز تھی کسی نے اوسکے سر سے سونا چاندی اوتارا کسی نے مشکلکشا کا دونا مانا کسی نے شاہ عبد الحق کا توشہ دل مین ٹھانا کسی نے کہا مین مسجد کا طاق بھرونگی کسی نے کہا مین بی بی کا کونڈا کرونگی کسی نے کہا مین پیر دیدار کے چانول پکاؤنگی معصومونکو کھلاؤنگی الغرض عرصہ دراز تک ایسا شور وغل رہا کہ باغ سر پر اوٹھا لیا چمن آخر خار حسرت جگر سے نکالا اور گل عشرت دل مین شگفتہ کیا فرط خوشی سے ہر ایک کے منھہ پر چار

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چارچاند نظر آنے لگے دل پہلو مین پھول کر نہ سمانے لگے جب وہ شور فرو ہوا ہر ایک نی شاہزادۂ دلپذیر کا حال پوچھا کہا بیبیو فلانے گوشہ باغ مین بیٹھا ہی شاہزادی کا دل خورا ٹھکانے آجاسے تب اوسکو کوئی بلا لائے اور اوسکے ساتھہ ایک بند ہوا اور یہی چھوڑا ہی وہ بھی آیا ہی اچھی گھڑی جدا ہوئی تھی کہ جیسے ہی پیٹھہ پھیری ویسے ہی مُنھہ دکھایا اب ملکہ صاحبہ جیسی آرام کیجئے صبح دم آغوش تمنا مین دلارام لیجیے شاہزادی سے دل کہ پہلو مین مرغ بسمل تڑپ رہا تھا قرار نہو سکا بے اختیار لب اد ھی قفل سکوت کلید تکلم سے کھول اوٹھی اری زیب النسا بس اب زیادہ چپ چلے مگر سینہ پر غم کی سل نہ دھر اُسکو جلد لے آ وہ چاند سی صورت دکھلا دل بیقرار کو تسلی آجائے روشنی چشم انتظار کو آجاے

مثنوی

دل کو تسکین ہو ویگی اُس دم
دل کو اوس دم قرار آئیگا

بر مین اپنے جو آئیگا وہ صنم
سامنے جب وہ یار آئیگا

غرض جب وہ ہنگامہ موقوف ہوا اور ہر متنفس بزم آرائی مین مصروف ہوا وزیرزادی بولی لو شاہزادی مین جاتی ہون اُس مرد کو لیے آتی ہون لیکن اوسکے ہمراہ ایک اور یہ غور ہی آپ حجاب کرینگی یا پردہ شرم سر سے اُتار دھرینگی کیونکہ وہ مرد بیگانہ ہی نہ آشنا ہی نہ یگانہ ہمراہ مہر ہنس پڑی مُنھہ سے پھول جھڑ پڑے کہا کہ مین اُس سے کیون نہ حجاب کرونگی حیا کی مُنھہ پر نقاب کرونگی معلوم ہوا کہ یہ شکار تو نے کیا ہے عشق اُسکے مین جی دیا ہی آجتک اسکا مُنھہ نہ دیکھا ہی اسلیے دل کو پرکھا ہی تیری جان اُسپر آئی ہی اسواسطے یہ بات مُنھہ پر لائی ہی تجھے بھی ہو مبارک وسلامت کہ ہمنے تمہاسر پر نہ اوٹھائی یہ ملامت زیب النسا کھل کھلا ہنسی کہ ہان بی بی جنا

سچ ہے مومن

مین ہی تو کہین رات کو بیدار رہی ہون
مین ہی تو ہم آغوش طلبگار رہی ہون

مین ہی تو مَی سحر سے سرشار رہی ہون
مین ہی تو کفِ غیر سی میخوار رہی ہون

ملک ہوس تازہ خریدار رہی ہون
لذت وہِ او باشش سرکار رہی ہون

بدمستیان میری تو آنکھون سی روان ہین
میرے ہی تو ہونٹون پہ یہ دانتون کے نشان ہین

کیون لوگ لگے آپ پہ بہتان اُٹھانے
یہ بات تم اُس سے کہو جو بات کو مانے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مینے تمھین جتاناکوئی مائی کہ نہ مانے — سب عذر ہین بیفائدہ بیہودہ بہانے
یہ خیر ہے جو مجھسے لگی باتین بنانے — معلوم ہین جتنے ہین مجھے سارے ٹھکانے
گر کہیے تو ایک ایک کا مین نام بتادون — پھر پردۂ ناموس کی بھی چاک اڑادون

یہ بات تو ہے آپ کی گفتار سے ظاہر — یہ حال ہوا آپکی رفتار سے ظاہر
اقرار ہے صاف آپ کے انکار سے ظاہر — ہے مستی شب نرگس میخوار سے ظاہر
عالم ہے خزان کا گل رخسار سے ظاہر — ہے طور نیا آپ کے اطوار سے ظاہر
یہ شکل بگاڑی ہے بس اب منھہ نہ دکھاؤ — آئینہ دکھا دیجیے تو صورت نہ دکھاؤ

ماہ منیر نے کہا اری شتامہ گھاٹ گھاٹ کا پانی پیکر بڑی گستاخ و بے ادب منھہ پھٹ ہوگئی ہے تو زیادہ نخرے نہ جتا جا اُسے لے آ حسب الارشاد جہان شاہزادہ اور وزیرزادہ چشم براہ گوش برآواز بیٹھا تھا وزیرزادی وہان آئی یہ فقرہ زبان پر لائی چلو میان صاحب کوئی تمکو یاد کرے ہے دل ناشاد کو شاد کرے ہے شاہزادہ نے کہا مین ہی تنہا چلون یا خردمند کو بھی ساتھ لون بولی اجی آپ کو اپنے کام سے سروکار ہے یا جہان کے غم کا سر پر بار ہے آپ پر تو ماہ منیر فدا ہے اس نگوڑی کا وہان کون دلربا ہے ایسے تو لاکھون گلی کوچہ مارے پھرتے ہین اونکی طرف کوئی منھہ بھی نہین کرتے ہین وزیرزادہ بولا ہان بی بی سچ ہے آپ کو اپنی بڑھی پچ ہے اب ہمین کاہیکو پوچھوگی کام نکل گیا مطلب دلی بر آیا مگر جان لو کہ تنہائی کے ہم ہی یار ہین غمخوار و فادار ہین تسلی بخش دل بیقرار ہین غرض وزیرزادی نے وزیرزادہ کو تسلی و تشفی دی کہ خاطر جمع رکھہ ایک ساعت توقف کر تجکو بھی بلا لینگے تنہا نہ چھوڑینگے یہ کہا اور شہزادہ کو لیچلی دل اوسکا دھڑکتا ہوا بازو پھڑکتا ہوا چلا اور کہا شعر

بام پر آوے اگر وہ ماہ پارہ رات کو — ہووے چشمک زن فلک پر ہر ستارہ رات کو

وزیرزادی ہنسکر بولی شعر

دیکھیے کسکی ملاقات کی پہلی شب ہے — آج کچھہ اور ہی چشمک زنی کوکب ہے

شاہزادہ ایک انداز سے آہستہ آہستہ خراماں تھا اور ادھر شاہزادی کو بیقراری تھی اور زبان پر یہ خمسہ روان تھا خمسہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شب وعدہ پری لقا کی ہے | وہ موسم آفاق مین گھٹا کی ہے
مُنھ مین تاخیر بس ہوا کی ہے | آمد آمد جو اوس بلا کی ہے
مہربانی سی کچھ خدا کی ہے

تجکو شیرین ہے کوہ کن شیرین | مجکو میرا وہ سیمتن شیرین
جسکے بوسہ سے ہر دہن شیرین | لب سے نکلے نہ کیون سخن شیرین
مُنھ مین اُسکے زبان ہلی ہر

اور کبھی مسکرا کر کہتی شعر

وصل کی شب شامیانہ گھر مین تانا چاہیے | اپنی عشرت چشم گردون سے چھپانا چاہیے

القصہ جبدم شاہزادہ سے چشم شاہزادی ماہ منیر کی دوچار ہوئی کرسی سے بیہوش ہوکر گر پڑی اور بے اختیار لپٹ گئی اور دونون طرف سے ہچکی سسکی بندھ گئی مثل مرغ بسمل تڑپتی تھی اور آنکھون سے فوارہ مثال گوہر آبدار کے جاری تھے واہ شعر

کھون کیا حسن نے جلوہ دکھایا | اِدھر اِسکو اُدھر اُسکو غش آیا

اسطرح بلک بلک کر دونون روتے تھے کہ حاضرین جان کھوتے تھے قلق و رقت و درد و الم و رنج وغم و مصیبت کا ایک باران برس رہا تھا در و دیوار پر سناٹے کا عالم تھا بیہوش پڑا تھا جو کوئی صحیح و سالم تھا بنگلہ نہ تھا گویا ماتم خانہ تھا یا نقاش ازل نے مرقع تصویرات غم زدون سے بنایا تھا اور ہر ایک کے مُنھ کو آئینہ حیرت دکھایا تھا مگر چونکہ دونون ضعیف و لاغر تھے وزیرزادی نے طوعاً کرہاً الگ کیے لیکن دونون آنکھین نیچی کیے ہوے مثل تصویر خاموش اور اشک خونین دریاے چشم سے برسر جوشش گویا کہ ابر سیاہ اُمڈا تھا ساون بھادون کی اگر یہ جھڑن دیکھہ پاتی برس روز تک مُنھ نہ دکھاتی ماہتاب اُنکے حال غمگین دیکھکر ایک جگہ کھڑا ہو رہا چرخ گردش سے تھم گیا ایک ہی جگہ جم گیا ہر ستارہ اپنے اپنے دایرہ مین دیدہ خالی کرکر غرضکہ افلاک سے جہانتک رہا تھا خورشید تاب غم کے دیکھنے کی نہ لاسکا تحت الثرا مین جاکر خاک قلق کی پھانک رہا تھا غم زمانہ موجود نام و نشان عشرت نیست و نابود
گویا مضمون اس شعر کا عیان تھا شعر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

من از حیرت دم از غیرت نہ ایما و نہ تقریرے | چنان ماندم کہ ہم بزمست تصویری بہ تصویرے
کسی سے کچھ تکلم اور نہ تحریر | ہر ایک حیرت زدہ مانند تصویر
اداسی سب کے دل میں بھر گئی جوش | مشوش مضطرب بیٹھے تھے خاموش

وزیرزادی نے جب دیکھا کہ یہ دونون مفارقت کشیدہ رنج دیدہ خار غم بجگر خلیدہ رنگ رخ
پریدہ سرشک از چشم چکیدہ درد خریدہ حادثات فلک رسیدہ لب گزیدہ گریبان دریدہ ضعف و
ناتوانی سے نیم جان ہین مبادا افراط گریہ و زاری سے زیادہ بیتاب ہو کر ہم آغوش لیلا مجنون کے
نہو جائین اور گوہر حیات مستعار مفت ہاتھ سے نہ کھو جائین ہنسکر بولی ملکہ صاحبہ اب اس سے
زیادہ غم کرنا ناحق مرنا ہی درد و رنج دیرینہ فراموش کرو شاہد تمناسی خاطر کو ہم آغوش کرو
ترانۂ وصل دائمی زبان سے گاؤ خوشی مناؤ مین شاہزادہ کو اسلیے لائی ہون کہ وہ تجھکو تو اسکو
دیکھکر جیسے شربت تو اصلت جام حصول مراد دلی مین پیے نہ یہ کہ مرو اور ایک جہان کو تباہ کرو
اب خداوند یہ آفت نہ دکھاوے اور ایام مفارقت پیش نہ لاوے بار غم دوش سے اتارو کوس
وصل کا ڈنکا مارو میوۂ نورس مواصلت سے ذائقہ حیات شیرین کام کرو بزم عیش و عشرت
ہمیشہ ہمیشہ موجود و مہیا سامان دسرانجام کرو کیونکہ یہ ضعیف ہین نحیف ہین کہیں فرط غم والم
سے طائر روح قفس عنصری سے پرواز نہ کرجاے کہ پھر دینے کے لینے پڑین اور سامان عشرت
بگڑ جائین ع خدا دکھائے نہ پھر تمکو دن یہ ساری عمر * غرض بمشکل تمام ہر ایک کو رونی دھونی
سے قرار کیا اور پھر دونون کو باہم ملا کر می فہمایش سے سرشار کیا غنچہ خاطر باد تکلم سے شگفتہ و خنداں
ہوے بازار محبت قدیمی گرم ہوا دل کہ صدمہ مہاجرت سے سنگین تھا مثل موم نرم ہوا اتمام
خوانون نے باری باری مجرا و سلام کیا شاہزادہ نے ہر ایک کا حال پوچھا جواب دیا موج عشرت
طغیانی پر آئی فوج درد و غم بے سر و سامانی پر آئی طنبور شادی و خرمی کا بجنے لگا نقارۂ مسرت
مانند رعد گرجنے لگا تو دلون کو تسکین ہوئی شادمان خاطر اندوہگین ہوئی باغ من پھر وہی چہل
پہل عیش رفتہ آکر موجود ہوئی شبستان دل مین شمع مراد روشن ہوئی بزم مسرت
رشک گلشن ہوئی ایام مصیبت خواب نظر آنے لگے پیادۂ مفارقت معزول ہو کر سوے
منزل عدم جانے لگے دل شاد ہوے لشکر غم برباد ہوے شادی و سرور و بیغمی نصیب ہوئی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کنار تمنا مین صورت رعنائے حبیب ہوئی عندلیب دل شاخ گلبن سواصلت پرچہچہہ پرداز و ترنم ساز تھا اور سلطان بہجت و فرحت گوش برآواز تھا

غزل

بلبل کو خار خار گلستان ہی اندنون — ہر طفل کے بغل مین گلستان ہی اندنون
آباد میرا خانۂ ویران ہے اندنون — سیلاب مجھ غریب کا مہمان ہے اندنون
دامن ہی اپنے ہاتھ مین ایک رشک ماہ کا — پیش نظر ہلال گریبان ہے اندنون
باغ جہان مین جو ہے گرفتار ہی پڑا — آزاد ایک سرو گلستان ہے اندنون
ہنگامہ حسن و عشق کا ہے گرم آج رات — دیوانہ پری ہی جوانسان ہے اندنون
قد سرو چہرہ گل ہے تو سنبل ہی زلف یار — گھر خانہ باغ ہے جو وہ مہمان ہے اندنون
صدقے چکور ہوتے ہین رخسار یار پر — وہ ماہ چاردہ مہ تابان ہے اندنون
آتا ہے سیر باغ کو وہ گو ہر مراد — پھیلا ہی گل کے پاس جو دامان ہے اندنون
جوہر شناس جمع ہین آتش ہے معرکہ — شمشیر ہی وہی کہ جو عریان ہے اندنون

ابیات

بادۂ احمر پلا اے ساقی سیمین بدن — ہوسکے تا مخمور ہین جاکر کرون سیر چمن
ماہرو ایک اور مجکو وانپہ آجاے نظر — ساتھ لے کر آؤن اسکو بزم مین پاکر وقت
حال دل اپنا سناؤن بعد ازان یار تمام — پھر کرون تدبیر وہ جس سی برآئے دل کا کام

ملاقات کرنا وزیرزادہ کا شاہزادی سے اور باہم بازار عشرت کا گرم کرنا اور پھر آپس مین رخصت کے ہونیکی تجویز کرنا

گلگشت کنندگان بوستان الفت تماشا بینندگان گلستان مودت نے نظارہ چمنستان اس داستان سے رنگ و بو مراد کی حاصل کر کے گلہاے تقریر کو دامن حال مین اس نمط بھرے مین کہ اتفاقاً بعد کچھ عرصہ کی ایک نازنین زہرہ جبین بہار چاندنی کی دیکھتی ہوئی مثال سرو چمان اُس طرف جا نکلی کہ جس جا وزیرزادہ بجادہ انتظار اُفتادہ عنان ہوش از دست دادہ مانند نرگس شہلا چشم نگران

دیدہ حیران بیٹھا تھا دیکھکر اوسکو جھجک گئی اور اولٹ کر پوچھا کہ ای عزیز کون ہی تو **شعر**

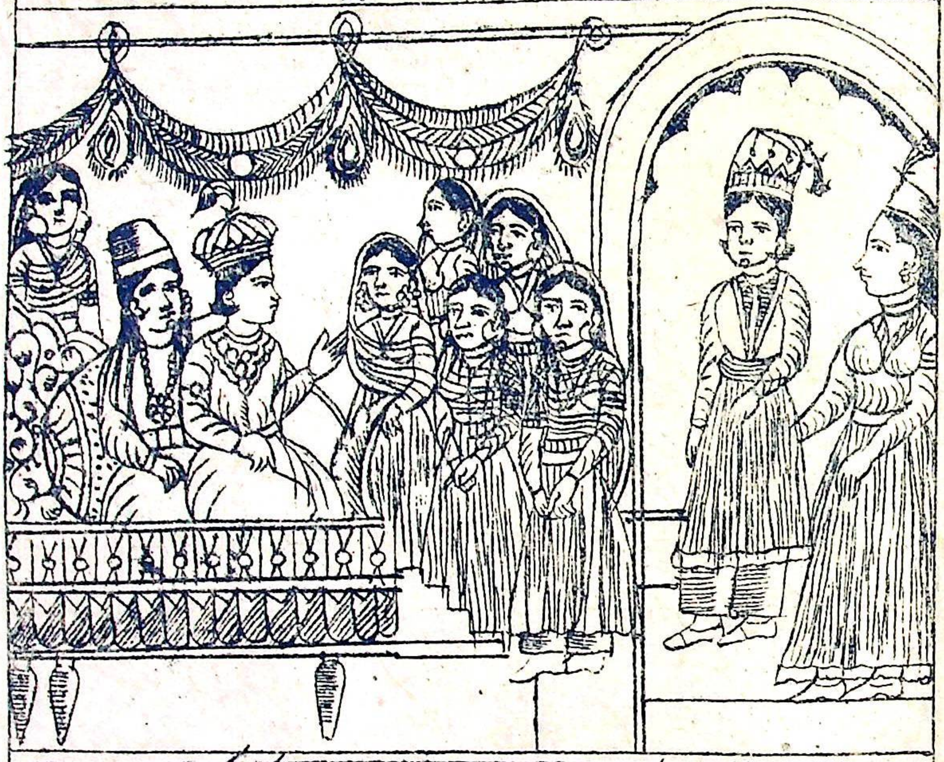

پری ہے کہ جن ہے کہ سایہ ہے تو	پرستان سے کیونکر آیا ہے تو

خردمند زبان سے کچھہ نہ بولا مگر اس غزل کا جام تکلم مین گھولا **غزل**

دل مین پوشیدہ تپ عشق بتان رکھتے ہین	آگ ہم سنگ کے مانند نہان رکھتے ہین
بزم جانان مین کبھی بات نہ نکلی منھہ سے	کہنے کو شمع کے مانند زبان رکھتے ہین
ایک مدت سے تمنا ہے قدمبوسی کی	سر ٹپکتا ہون صنم پاؤن جہان رکھتے ہین
ہو گیا زرد پڑی جب سے حسینون پہ نظر	یہ عجب گل ہین کہ تاثیر خزان رکھتے ہین

اُس نازنین کو سنکر یہ کلام سوز انگیز اور بھی تعجب ہوا کہ الٰہی یہ کون دوسرا سبب پیدا ہوا قیافہ سے معلوم کیا کہ مقرر یہ کوئی امیرزادہ ہے اور شاہزادہ کی طرح خانہ برباد دادہ اور اُسکے ہمراہ آیا ہے اور کسی کا عشق اُسکو یہان لایا ہی بولی ای عزیز ترشح کلام سوز التیام تیری سے جگر پھٹتا ہی اور دل ہاتھہ سے چھٹتا ہی معلوم ہوا کہ تیر خدنگ مژہ کسی صیاد دشکین سو کا تا سوفار جگر کے پار ہی اور پاے طلب مین خلیدہ محبت کا خار ہے مگر سچ کہو **شعر**

راستی موجب رضائے خداست	کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

کون ہی تو وزیر زادہ ہنسکر بولا مصرع چشم بیمار کا سب کہتے ہین بیمار مجھے + سنکر اس کلام کو وہ سادہ دل پس پالوٹ کر پاس شاہزادی کے آئی اور زبان پر لائی بلکہ صاحب مبارک باغ مین ایک اور گل تازہ شگفتہ ہوا کہ ایک شخص دوسرا گوشہ مین کسی ماہرو کے خنجر آبرو کا جگر پر زخم کھائے ہوے بیٹھا ہی اور یاد گیسوے عنبرین ایک زہرہ جبین مین مثل مار سیہ کے اینٹھا ہی ہندوی چشم کا بیمار ہی شربت دیدار کا طلبگار ہی آتش آہ درونی سے باغ جلاتا ہی چاندسی صورت خاک مین ملاتا ہے جب اُس سے کہو کہ کون ہی تو رو رو کر زبان پر لاتا ہی شعر

جلوۂ حسن کسی کا یہ بھرا آنکھون مین	مردم دیدہ پر اب تنگ ہی جا آنکھون مین
پوچھتے کیا ہو کہ کیون ہین تیری آنکھین سرخ	بادۂ خون جگر کا ہی نشا آنکھون مین

ایضاً

نہ میرے زخم دل کو سوختن نافہ سے تسکین ہو	الٰہی مہربان اُسپر کسی کی زلف مشکین ہو
نہ خواب آئے شب فرقت مین جز خواب عدم مجکو	کہانی کے عوض ای قصہ خوانون ورد یاسین ہو

سنکر یہ بات شاہزادی نے دلپذیر سے پوچھا کہ یہ شخص آپ ہی کے ہمراہ ہی اور کسکی الفت مین اسکی حالت تباہ شاہزادہ نے مسکرا کر اشارہ کیا وزیر زادی کی طرف کہ اس سے اُسکے احوال کو پوچھئے ہمین معلوم نہین کہ کون ہی مگر اسقدر جانتے ہین کہ مرغ دل اُسکا کسی کے دام گیسو مین گرفتار ہے اور کسی گلرخ کے عشق مین مثل بلبل زار و نزار ہے چشم کا بیمار ہے طبیب دل فریب کا طلبگار ہی جگر مثل لالہ داغدار ہی منظور نظر اُسکا بڑا شوخ و نا آشنا مزاج عیار و طرار ہی باوجودیکہ حالت تباہ اُسکی سے خبردار ہی مگر خالی تسلی و پرسش حال سے بھی بیگانہ وار ہی درگاہ خدا مین البتہ گناہگار ہی عذاب کے سزاوار ہی احوال اُسکا یہ تھا کہ بیان کیا اُسنے ظاہر یہ پوشیدہ داستان کیا عاقل کو ایک نکتہ کافی ہی سراپا حال کہنا نا انصافی ہی وہ بھی وزیر زادہ ہی کو آپ چاہ غم مین افتادہ ہی شاہزادی مثل گل کھل کھلا کر ہنس پڑی زیب النسا سے کہنے لگی او شتاحہ قحبہ دلالہ کٹنی شعر

الگ ہنسے یون رہنا اور چھوٹنا	یہ اوپر کے اوپر مزے لوٹنا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تو تو ہمکو طنز و تشنیع کرتی تھی اپنے سر یہ بلا کیون دھرتی تھی وہ یہی مثل ہوئی لومڑیا اورکو نصیحت بتاے آپ تانری کے پاس جاوے وہ اگلی باتین از قبیل عصمت بی بی از بے چادری تھین چلو خوب ہوا کہ تیری آتش خواہش بھی سینہ مین مشتعل نہ رہی آب طلب سے بجھ ہی گئی یہان ساتھ اُسکو کیون نہ لائی الگ ہی تحت جتائی کیا ہم دشمن تھے کہ اوسکو دیکھ نہ سکتے چھپی یاری مین عیب ہی گو کسی پر ظاہر نہو خدا عالم الغیب ہے وہ پارسائی کدھر گئی معلوم ہوا کہ خواب مین اوسی کو دیکھا تھا شاہزادہ کے ڈھونڈھنے کا بہانہ تھا اوسی کی تلاش مین جوگن کا لباس سر پر لیا غرض جب شور و غل بلند ہوا آگاہ ہر ایک نادان و دانشمند ہوا سب نے متفق ہوکر زیب النسا سے کہا لو صاحبہ مبارک ہو ایک باغ مین دو گل کھلے ہم تو آپ کو ایسا نہ سمجھتے تھے اور واقعی تم ایسی نہو گی یہ کسی دشمن نے اوڑایا ہوگا شہزادے کو بہکایا ہوگا تم بڑی حیا و شرم والی ہو بے پردگی کے پردہ مین نرالی ہو وہ بیچارہ کہین راہ مین بھٹکتا ہوا مل گیا ہوگا آپ نے وسعت مشرب رحم دلی سے خدا ترسی کر کے ساتھ کر لیا ہوگا کہ سفر مین ایک سے دو بھلے ہوتے ہین اکیلے رونا ہنسنا بھی اچھا نہین ہوتا ہے والا آپ کہان اور یہ بات کہان وزیرزادی پر ہر طرف سے بوچھار طعن و کنایہ کی جو برسی کھسیانی ہوئی دیوانی ہوئی جل بھن کر کہنے لگی سنو بی بیوا دنے اسے اعلی تک یہ باتین اپنے ہوتے سوتون سے کہو میرے مُنھ کی بھی سن لو کہ آدمی جیسا آپ ہوتا ہے دوسرے کو بھی ویسا ہی سمجھتا ہے واہ واہ شاہزادی صاحبہ تم بڑی راست گو ہو مین ہی تو بیقرار تھی مین ہی تو اشکبار تھی مری ہی آہون کا آسمان دھوان ہے میری ہی برگشتگی بخت سے ہر ستارہ گردان ہے مومن

مین ہی تو رہی ہون کہین شب کو خوش و خرم
مین ہی تو رہی غیر سے بادہ کشی باہم
میری ہی نظر سے ہے عیان نیند کا عالم
آتی ہے جمائی یہ جو آئی مجھے ہر دم
میری ہی تو آنکھون مین غضب نیند بھری ہے
میری ہی جبین پر جو یہ کھٹنے یہ دھری ہے

صاحبہ ذرا چشم خمار آلودہ کھولیے سر ہلائیے زبان سے راست راست بولیے دیکھیے یہ کون ہے جو سامنے بیٹھا ہے چور کی داڑھی مین تنکا قصور معاف آپ تو ایک مرد بیگانہ کے ساتھ دیدہ و دانستہ ہم آغوش ہون اور دنیز بہتان باندھکر برسر جوش ہون حالات گذشتہ پر غور کیجیے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

که ایام مفارقت مین کیا حال تھا جینا وبال تھا موت کا هر دم خیال تھا خلوت مین گرم اختلاطی کا نمک چکھا تھا انعامی الوان خوان زمانه پر بدمزه و ناگوار تھین جب وه نعمت گم شده هاتھه آئی دل نے لذت اوٹھائی اپنی بلا اور پر دھری امیدوار انصاف هون اور رای قلمیاتی کیا هرزه درآئی و ژاژ خائی کرتی هو تم اپنی خبر لو فلانی فلانی جگه یاد کرو میرا مُنهه نه کھلواؤ مجکو نه بلواؤ اگر ایک ایک کا حال بیان کرون مُنهه پر هوائی سی چھوٹے ننگ و ناموس کی متاع کو لشکر رسوائی لوٹے قسم حضرت عباس کی بندی کا دامن عصمت ابھی تک خدای کریم نے لوث خواهش نفسانی سے ملوث نهین کیا هی انسانکو لازم هی پہلے اپنا مُنهه دیکھے بعده دوسرے کی حال کی درپی تجسس هو اگر یهین یاری کرنا هو تو کھل کھیل کرین جب خوف خدا نهین تو بنده سے کیا ڈرین کیونکه غزل

گلشن حسن سے بهتر کوئی گلزار نهین	سنبل اس طرح سے پرپیچ و شکن کسکا هے
باغ عالم کا هر ایک گل هے خدا کی قدرت	باغبان کون هے اسکا یه چمن کسکا هے

اور قطع نظر هم اوسکو جانتے هی نهین که کون هے گر هان صورت آشنا هین شاهزادی نے کها هنسکر شاهزاده اس قطامه کا پیٹ پھول جائیگا حسرت کے مارے اوسکو بھی جلد بلائیے باری معنی کلام اسکے سے صاف اقرار معلوم هوتا هے گو زبان سے انکار معلوم هوتا هے دلپذیر نے فرمایا آپ هی کهیے آپ کو اسکا بڑا اعتماد هے تب شاهزادی نے کها اب باتین ست بنا هونا تھا سو هوگیا اوسکو جلد لے آو وزیرزادی نے کها خیر مجکو تو کچھه اس سے سروکار نهین مگر آپ کا کهنا نه کرنا قدم دائره ادب سے هی باهر دھرنا اور اگرچه اُسکا خیال دل مین نهین تھا مگر آپ کی ضد سے بلائینگے عشق جتائینگے شاهزادی بولی یون هی سهی اری پرے اُسکو لے آو ذرا دیکھون تیری چشم کے بیمار کو خواستگار شربت دیدار کو شعر

جسکے بن تجکو قرار اصلا نهین	دل کو اوسکے انتظار اصلا نهین

پس حسب الارشاد شاهزادی عالی نژاد زیب النسا ایک انداز و ناز و غمزه و آن و ادا سے وزیرزاده کی طرف چلی اور پاس اُسکے جاکر کها اٹھه ری مردک تو نے مجھے بھی بدنام کیا بیجا اون مین میرا دل بھی خودکام کیا اگر اب تجھے چھوڑدون مدت کی صحبت سے مُنهه موڑدون تو شاهزادی کهیگی مجھسے ڈر گئی میرا خوف کر گئی اور اگر تیرے الفت کے رشته کو جوڑدون تو خوف هون

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

توخواصون مین انگشت نما ہون لیکن کیا کرون ع پڑی اب تو اپنے یہ سر پر بلا ہو خرد مند سنکر ہنسا اور کہا ہان بی صاحبہ سچ ہے ہمنے ایسا ہی گناہ آپ کا کیا ہے کہ منجدھار ہی مین چھوڑ دے ہماری طرف سے منہہ موڑ لیے مگر اسکو سوچ لیجیے کہ اگر یہ خار آپ کے دامن وقت مین الجھا رہے تو گلزار خوبی آپ کا نظر بد سے بچا رہیگا کیونکر گلستان را از خس و خاشاک چارہ نیست برج کافور را بے فلفل گرد گذارہ نیست آپ اپنے ہی طور پر سمجھیے ہم اپنا مطلب کسی نوع سے نکال ہی لیا کرینگے آپ کو بہت تکلیف نہ دینگے جس پہلو سے راضی ہوگی وہی کیا کرینگے یار شاطر بار خاطر ہین ہم کب چاہتے تھے کہ مرغ کسی صیاد کے دام گیسو مین گرفتار ہو زندگی سے بیزار ہو ہما کا طلبگار ہو لیکن ارادۃ اللہ غالب علی کل ارادۃ اے ماہرو شعر

کچھہ نظر آیا نہ تب پھر تو نظر آیا مجھے	جسطرف دیکھا مقام ہو نظر آیا مجھے
سیر باغ آنکھون دکھلایا جمال یار نے	زلف سنبل سرو قد گل رو نظر آیا مجھے

کہا اور سنیے ابے چل نہ آگے بڑھ ورنہ اپنا راستہ لے کہان کا تو اور کہان کی مین خرد مند بولا

غزل

جور و جفا کو آپ سے کر دلائے دل	نالے سے اپنے سر پہ فلک کو اٹھائے دل
اک دل تھا سو حضور کے میں نذر کر چکا	حاضر ہے جان بھی چاہیے گر اب سوائے دل
بوسہ تو مینے لے لیا بے اختیار ہو	اب چاہیے سو دیجئے صاحب سزائے دل
بیٹھا یہان تلک کہ مین جینے سے تنگ ہون	کوچہ سے اب خدا کہین تیرے اٹھائے دل
آباد جب سے تمنے عدو کا کیا ہے گھر	ویران ہو گئی مری خلوت سرائے دل
کیا ذکر آپ کا ہے کہ دشمن بھی رو اُٹھے	قصہ غم و الم کا گر اپنا سنائے دل
اے سنگدل ذرا نظر رحم کیجیو	لاچار ہو گے جب تیری کوچہ مین آئے دل
جز داغ حسرت اور نہوتا ہے کچھہ نصیب	ان بیوفاؤن سے کوئی ناحق لگائے دل
ابرو کمان ترک جفا کیش کہو راست	تیر مژہ سے کتنے پیا پی اُڑائے دل
کیونکر چمن مین جائے وہ صیاد لیکے دام	کرتا ہو صید گھر مین جو بیٹھے بٹھائے دل
تا ئب سریر اوج سعادت نہو نصیب	سایہ فگن نہ سر پہ ہو جب تک ہمائے دل

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

یہ کہا اور اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا چل مگر ذوق

دل تو تیرون نے تیرے چھید دیا بھال سے خوب
جی بھی لے چک تو چھٹین ہجر کے جنجال سے خوب

پس زیب النسا آگے بڑھی اور خردمند پیچھے چلا اور بولا شعر

فقط نہ اپنی ہی تم آن دیکھتی جاؤ
اِدھر اودھر بھی میری جان دیکھتی جاؤ

غرض جب قریب بنگلہ کے پہونچی بولی ای صاحب ذرا توقف کرو مین اول شاہزادی کو اطلاع
کرون بعدہ تمکو لے چلون یہ کہکر بنگلہ مین ائی کہ لو صاحبہ منظور نظر آپ کا تو پہلو پر سے پڑا ہے
ہمارا مطلوب بھی باہر کھڑا ہے ماہ منیر مسکرائی کہ خوب ہوا جو لے آئی اے شاہزادی اس سے پردہ
یا بے حجابانہ پیش آئے کہا اوسنے وہ تو میرا وزیرزادہ ہے ہمراز و دمساز محرم راز انیس
وجلیس رفیق طریق شریک رنج و راحت و دلدادہ ہے ع یہ نہوتا تو نہوتی سبب وصلت پیدا
اُس سے پردہ کیا چاہیے اسی کے سبب سے جان بچی تم سے ملنے والا رئی تا زندگی نہ پائی
ہوتی تب شاہزادی نے کہا زیب النسا بسم اللہ اُسے لے آ بموجب طلب وزیرزادہ سامنے
آیا سلام و مجرا وزیرانہ بجالایا بولی ہنسکر ماہ منیر زہرہ پیکر عمر دراز ہو بلبل دل شاخ تمنا
پر ترنم سانہ ہو پہلوے آرزوے دلی شاہد حصول مراد سے گرم ہے پس چار دن خورشید
برج خلافت و وزارت ایک جا محفل آرا ہوے غمہاے دیرینہ صفحۂ خاطر سے کنارہ ہوئے جام
خاطرے دیدار ہمدیگر سے سرشار ہوا اور کچھ دیر نہ گذری کہ ماحضر تیار ہوا ایک تکلف اور
ردل جہل سے سبنے نوش فرمایا اوسین رات قریب آدھی کے گذری گجر بجا وزیرزادی نے
شاہزادی سے کہا اب کچھ آرام کریجیے شاہزادہ بھی ماندگی راہ سے بے آرام و بیکل ہی لیٹے سے
حرارت سفر رفع ہو جاویگی اور نشہ تھکائی کا فرو ہو جائیگا فرمایا بہتر ہے تیرا دل بھی آرام پا جا کے
ہم آغوشی مطلوب سے قرار آجاے یہ کہکر اپنی اپنی خوابگاہون کی طرف روانہ ہوئین وزیرزادی
خردمند کو لیکر ایک قصر آراستہ مین کہ خالی پڑا تھا لے گئی اور جام کش بادۂ استراحت ہوئی
شاہزادی و دلپذیر بنگلہ قدیم مین پلنگ مرصع کار پر لیٹے تھے پانون خواہش دنیا سے
سمٹے اور اپنی اپنی کہانی داستان جدائی و مفارقت کی آغاز کی شہزادی نے کہا احوال
درد و ملال رنج و غم و الم کا ہمارے وزیرزادی کی زبانی گوش زد ہوا ہوگا آپ سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ایام منحوس قسمت مین فلک ناساز نے کیا کیا روز بد نہ دکھایا اور کونسی تلخی کا مزہ نہ چکھایا نہ دن کو قرار تھا نہ رات کو خواب ہر دم اجل سر پر کھڑی بے آئے نہ مرتے تھے نہ جیتے تھے پانی کی جگہ اشک پیے اور غذا کے بدلے لخت جگر کھاتے اور جیتے خواب و خور فراموش دل مین غم کا جوش تھا چین و آرام کو خیر باد کہا تھا وحشیون سے انس انسان سے وحشت تھی

غزل

کون سی شب تھی کہ مر مر کے نہین کٹتی تھی
شام ہوتی تھی ادھر چھاتی اُدھر پھٹتی تھی

صورت شمع تھی ہر چند فروغ محفل
بات کہنے نہین پاتے کہ زبان کٹتی تھی

درد دل سے جو کبھی نالہ مین کر اُٹھتی تھی
آسمان چرخ مین آتا تھا زمین پھٹتی تھی

شب ہجران کی درازی کا گلہ گر کرتے
خضر کی عمر بھی دو چار گھڑی کٹتی تھی

جو کوئی دیکھنے آتا یسین پڑھ جاتا گریبان دل مثل گل چاک تھا لشکر غم و درد دریے ہلاک تھا صورت آپکی سامنے کھڑی تھی جدھر دیکھتی وہی نظر آتی دشمن بھی حال زار کو دیکھکر آنسو بہاتے گھٹ گھٹ کر کلیجہ کھاتے

شعر

وہ دن دکھائے نہ اللہ خواب مین بھی کبھی
کہ گور غم مین پڑے تھے ہم اپنے جیتے جی

کسی سے تھا نہ سروکار رات دن اصلا
جدھر کو دیکھتے صورت تمھاری تھی پیدا

جگر پہ داغ نمایان تھے مثل لالہ کے
بھرے ہوئے سرشک سے تھی چشم مثل پیالے

دل بیقرار سے ہر دم شب یہ ندا آتی تھی کہ ای بیخبر ہوشیار ہو گریبان تار تار کر مثل صبا تیز رفتار سوے کوے دلدار ہو اگر یہ منظور نہین تو یار شاطر (؟) ہے در کمین جدھر منھ اوٹھا چلا جائیگا تو آپ کو سنبھالیو جی کے ارمان نکالیو کیونکہ

شعر

مقام عشق مین شاہ و گدا کا ایک رتبہ ہی
زلیخا ہر گلی کوچہ مین بے توقیر پھرتی ہے

مین اوسکو بہر نوع تسلی دیتی کہ ای نادان کون سی شب ہے کہ صبح نے پنجہ خورشید سے اوسکا گریبان نہ پھاڑا اور کونسا ملک ہمیشہ بسے آباد ہے کہ لشکر حادثات فلک نے نہ اُجاڑا ایک وتیرہ پر ذات باری ہی اُسکو پائداری ہی کارساز حقیقی وہی ہی کیا عجب کہ وہ مسبب الاسباب کوئی شب ایسی لائے کہ صبح اُسکی خورشید مراد دکھلائے دل کو آرام آئے رم بھاگ جائے

بند مسدس

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

نہ پوچھ میری حقیقت کہ تیرے ہجر مین یار	نہ پاس تھا کوئی دلسوز نہ کوئی غمخوار
ملی تھی میرے تئین صحبت در و دیوار	پڑے تھے کنج قفس مین برنگ بلبل زار
کبھی ترانہ زبان پر تھا اور کبھی اشعار	غرض گذرتے تھے اسطرح میرے لیل و نہار
سن وہ وصال تو شبہاے کنج خانۂ خویش	سرود بیخودی و آہ عاشقانۂ خویش

آسمان ہمارے غم سے ہر شام خون روتا سرخ لباس زیب دوش کرتا اور خورشید اپنے آتشکدۂ درد مین جلتا اور آہ آتشین بھرتا غرض جب نوبت یہ پہونچی کہ ع مثال اشک جہان گر پڑے وہین کے ہورہے ❊ تب ایک رات زیب النسا نے خواب دیکھا اور جوگن کا لباس تن پر سجا اور تمھاری تلاش مین نکلی پھر اکی تمھین حال معلوم ہے مکرر کہنا کیا ضرور شاہزادہ نے سنکر رو دیا اور کہا ہم اپنا ماجرای غربت کیا تم سے بیان کرین کہ تاب سماعت نہوگی مفت جان کھوؤگی مگر بیان مختصر ناچار مشتے نمونہ از خروارے ہی کہ ہمین ایک پری اوڑا لے گئی اور قلعہ معلق طلسم مین قید گیا ہر رات عشق اپنا جتایا مگر چونکہ خیال تمھارا دامنگیر حال تھا اُسکی طرف دل نہ آیا اور جب ایک مدت گذری صورت رہائی کی نہ نظر ائی خدا کے فضل و کرم سے وزیرزادہ ایک فقیر کی مدد سی آیا قلعہ کو برکات اسماے الٰہی سی توڑا ہمین چھوڑایا فقیر کی پاس لایا وزیرزادی سی ملایا اور فقیر صاحب نے چند روز مہمان رکھا نہایت مدارات کی ہر قسم کے حروف و حکایات کیے جب رخصت کی ہر طرح کی اسم و تبرکات عنایت کیے اور ایک پریزادہ ہزار پری کا سردار ہمراہ کر کے رخصت کیا اور خداوند جل جلالہ نے بخیریت تمام و عافیت مالا کلام تمھارے پاس پہونچایا اور تم سی ملایا اور لشکر پریزاد باہر کھڑا ہی ہمیشہ حاضر رہیگا ہم بھی انواع مصیبت و اذیت درد و غم و رنج و الم مین گرفتار رہے زیست سی بیزار رہے اب خدا وہ دن نہ دکھائے سنکر اس حال کو شاہزادی حیران ہوئی مثل تصویر بیجان ہوئی آنکھون سے آنسو جاری ہوے ہرے زخم جگر کے کاری ہوئے بدن کپ کپانے لگا رونگٹا تھرانے لگا ہچکی پیہم آنے لگی فرط غم سے جان جانے لگی آتش غم سے جگر کباب ہوا دل ماہی بے آب کے بیتاب ہوا آخر شاہزادی نے آستین سے آنسو پوچھے کہ اب کاہیکا غم ہے ایام مفارقت خواب و خیال ہوسے کشتہاے رنج و غم لشکر شادی سے پایمال ہوے اللہ تعالی نے فضل کیا کہ کشت تمنا آبپاشی عنایت سرمدی سے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سرسبز وشاداب ہوئی زراعت آرزوے فیمابین باران کرم ایزدی سے خرم وسیراب ہوئی قصہ کوتاہ اسی حرف وحکایات مین رات آخر ہوئی ستارہ صبح کا چمکا خورشید نے تیغ شعاع سی گریبان سحر چاک کیا ہر ایک اپنے اپنے خوابگاہون سے اوٹھے خواصین مجری کو حاضر ہوئین وزیرزادہ اور زیب النسا بھی اوٹھی پاس شہزادہ کے آئے شاہزادہ خوش ہوا وزیرزادہ کو پاس پہلو کے بٹھایا حمام گرم ہوے کیسہ ولاک زرتمنا سے بھرے بعد غسل ہر ایک نئی پوشاک بدلی رشک دمک رنگ چہرہ اُنکے سے روے خورشید پر چھاگئی بدلی باہمدگر ندائے مبارکباد بلند ہوئی ہر ایک کی خاطر جمع ہوئی دود ورمز وکنایہ پھر ہوئے اور اپنے اپنے مکان مین رونق افزا ہوے باغ مین بہار آئی بلبل نے یہ غزل تایب سے اوڑائی تائب

فصل گل مین جوش زن ہی کیا ہی طوفان بہار — ہی شگفتہ کوہ وصحرا مین گلستان بہار
کیا ہوا ہی جلوہ گر گلشن مین وہ جان بہار — ہی بھر اگلہاے نظارہ سی دامان بہار
موج رنگ گل مین ڈوبا آشیان عندلیب — شاخ گلبن تک ہی پہونچا آب طغیان بہار
کثرت مرغان نغمہ سنج گلشن سے ہی واہ — جامۂ نظارہ زیب جسم عریان بہار
کیا کھلا شیرازہ جمعیت اوراق گل — بلبلین پڑھتی ہین گلشن مین جو قرآن بہار
ہوگئے مرغان گلشن آتش گل سے کباب — ہی تمازت پر عجب خورشید رخشان بہار
دیکھ لیتے گر ترے یاقوت لب کو خواب مین — لعل روتے رشک سی چشم بدخشان بہار
کی نمک پاشی ہے کسکے خندۂ پرشور نے — ہے پھٹا زخم جگر سان زخم پنہان بہار
قصد ہے سوی چمن رشک گل خندان کا آج — کھاکے گل مین بھی جگر پر کرلون سامان بہار
روضۂ گل خون بلبل سے ہوا کُنج قفس — خانۂ صیاد ہی گنج شہیدان بہار
تائبا کیونکر بھرے چاک گل زخم جگر — یار کا شور تکلم ہے نمکدان بہار

غرض چندروز مین باغ میرا اہتمامی صبا وشمال وآب ریزی باغبان ابرکرم سی کچھ سرنو سے خرم وسیراب ہوا اور سبزہ نودمیدہ آبیاری فضل یزدان سی سرسبز وشاداب ہر گل نے شاخ گلبن پر ہزار رنگ کی بہار اپنی دکھلائی اور شقایق نعمان نے لباس زمردین زیب تن کر صورت داغدار اپنی دکھلائی طائران خوش لہجہ نے ہر شاخ پر شور مچایا عیش وعشرت کا ترانہ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

گایا پھر وہی چہچہہ وقہقہے موجود ہوئے بلبلین شاخ پر چھومین زاغ وزغن نیست ونابود ہوئے سقاے ابرآذری نے وہان مشک باران کا کھولا جوہری نخلبند قدرت نے فقرات گوہر شبنم کو میزان گل مین تولا صبا ہر طرف فرانے لگی شاخ گل تھرانے لگی جو ئبار نے کہکشان آسمان کو شرمایا خورشید نے فرط خجلت سے آب کو اکب اُسکا سو کھایا حضرت ابراہیم علیہ السلام اگر سہواً وہان آجاتے گلزار شگفتہ نار اپنا فراموش کر جاتے سلطان بہار نے خلعت زمردین زیب دوش شاخ گل کیا اور تاج شگوفہ اُسکے سر پر پہنایا الحق شیر علی

نئے اور سبز تھے ایسے ہی پیراہن درختون کے	گلے مین عید کے جامے ہون جیسے سکینجتون کے

رضوان روضۂ جنان اُسکے سامنے نہین لاتا کہ کہین داغ حسرت اوسکو نہ لگ جائے اور پھر کشتی بہشتی کے پسند نہ آئے اور قصر و مکانات بنگلہات کوٹھیات جو ٹوٹ پھوٹ کر برابر ہوگئے تھے سرنو سے تعمیر ہوئے اور ہر باشندہ کی طبیعت کے موافق دلپذیر ہوئے فرش و فروش سے ہر مکان آراستہ ہوا خس و خاشاک سے پیراستہ ہوا صفائی در و دیوار کی اسدرجہ پہونچی کہ عکس اسطرف کا اوسطرف نمایان ہوتا راز دل پرتو اوسکے مین عیان ہوتا ہر گل خود رو آئینہ صفائے روبرو رکھکر ہزار رنگ سے لاف رنگینی کی مارتا اور دیدۂ خورشید شفق گون کو خیرہ کرتا خوشۂ انگور نے عقد پروین کو بالاے طاق رکھا اور سنبل تازہ نے حساب عنبر سارا کا بیباق رکھا باغ نہ تھا ایک عروس پری پیکر نہایت سج دھج سے آپ کو آراستہ کرکے مسند خوبی پر جلوہ گر تھی اور ہر بینندہ کی ہزار چشم سے اوسپر نظر تھی ہر ماہر و زہرہ جبین روشون پر کرسیان زرین بچھاکر ناز و انداز سے بیٹھتی اور زبان سحر بیان سے گویا ہوتی رشتۂ خوش الحانی مین گوہر مضمون اس غزل کے پروتی

غزل

لالہ و گل کا جوش ہی بلبلون کا خروش ہے	فصل وداع ہوش ہی موسم نای و نوش ہے
صدقے ہو تیری چال پر کیون نہ نسیم ہر سحر	نقش قدم سے رہگذر دامن گلفروش ہے
عشق گل عذار ہی بس یہی خار خار ہے	فصل بہار یار ہی اپنے جنون کا جوش ہے
ذکر نزاکت بتان ہی جو چمن کے درمیان	موج نسیم ہی زبان گل سو برنگ خوش ہے
رنگ پر اوسکے چشم تر گل سے نہین زیادہ تر	ای برہنہ کر نظر سب کہین سبز پوش ہے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دیکھتے ہین جدھر کو ہم پیش نظر ہے وہ صنم	کہتے ہین لوگ جسکو حرم خانہ مے فروش ہے
ناسخ ہی قول پر اثر حضرت میر درد کا	حسن بلائے چشم ہی نغمۂ بال گوش ہے

غرض اسطرح شاہزادہ و شاہزادی کو مدت دراز گذری کہ اپنے دلارام گلفام سی شب و روز آغوش تمنا کو گرم رکھتے تھے اور میوہ وصال باہمی سے لذتین تازہ چکھتے تھے جسوقت شاہزادہ دلپذیر کو خلوت مین لے جاتی کیفیت باغ و مکان کی دیکھکر بے اختیار زبان پر لاتی

غزل

کونسا خورشید آج اپنا چراغ خانہ ہی	بزم مین باہم ہجوم ذرہ و پروانہ ہی
دل خیال چشم مست یار سے میخانہ ہے	داغ سودا جو نظر آتا ہے ایک پیمانہ ہے
رہتی ہی محفل مین حائل درمیان فانوس فکر	روے جانان شمع ہی اپنی نگہ پروانہ ہے
ہوگیا مینا ے مے خالی اگر تو جان لے	ساقیا لبریز اپنی عمر کا پیمانہ ہے

اور جوش و خروش عشق سے ولولہ دل ضبط نہ کر سکتی بے تحاشا چھاتی سے چمٹ جاتی اور ہاتھہ گلے مین ڈال کر ادھر اودھر رخسارہ کے چٹ چٹ بوسہ لیتی اور آتش رشک سی بزم مین شمع کو جلاتی اور ادھر وزیرزادی ہزار غنج و دلالی سے طائر دل خردمند کو دام محبت مین گرفتار کرتی سنبل کو تار تار کرتی پروانہ کو رخ پر نثار کرتی نکہت بیزی زلف مشکین سے باغ کو رشک صحراے تاتار کرتی چشم فتنہ کیش سے دل عاشق کو بیمار کرتی تیر مژہ جگر کے پار کرتی ہر لحظہ نیا شعبدہ تیار کرتی ہاتھہ کو گلے کا ہار کرتی جام دل مئے وصل سے سرشار کرتی ہردم نظارہ رخسار یار کرتی زلف کا دام تیار کرتی طایر دل شکار کرتی ہر گھڑی نیا رنگ دکھلاتی دل کو لبھاتی زبان پر لاتی شعر

باغ شگوفہ زار ہی سبزہ برنگ خار ہے	آمد نو بہار ہی موسم وصل یار ہے
اسمین ہو گر زبان جان تیغ ہو حلق پروان	تو مین کہون مہربان ایک تمھین سی پیار ہے

شعر

نہان وہ شوخ پریرو دل فگار مین ہے	مقام حور کو فردوس سے انار مین ہے

یہ اشعار عاشقانہ پڑھتی ہوئی گلاس بلورین مئے گلرنگ سی لبریز ہاتھہ پر لیے ہوے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دوسرا ہاتھ گلوے نگار مین ڈالے ہوئے سرمست الست پھرتی اور کہتی گوہر دل تجھپہ نثار

کرون گلے لگاکر پیار کرون کیونکہ ناسخ

ہین حسین اور بھی پر تجھہ مین ہر بات نئی — وضع نئی وضع نئی گات نئی بات نئی
خط نورستہ نہ قرآن کو کردے منسوخ — لوح محفوظ سے اوتری ہے یہ آیات نئی

وزیرزادہ بھی ولولہ عشق سے جوش مین آیا مسکراتا زبان پر لاتا شعر

نہ تری بات بری ہے نہ تیری گات نئی — نظر آئی نہ مجھے تیری کوئی بات نئی

اشعار

اے جان تیری زلف گرہ گیر نہین ہے — یوسف ہے مگر قابل زنجیر نہین ہے
وصل کی دولت ملی جذب دل بیتاب سے — کیمیا ہمنے بنائی ہے مگر سیماب سے
جو تیرے سامنے آجاے وہ شیدا ہو جائے — تجکو خورشید اگر دیکھے تو حربا ہو جاے
تجھہ شعلہ رو سے عشق ہے چشم پر آب کو — شیشہ سے رابطہ نہو کیونکر شراب کو

اور یہ پیرا دیے حسب الحکم شاہزادہ ایک میدان پاکیزہ مین چھاؤنی مقرر کی اکثر حاضر ہوتا گوہر ارشاد کو رشتہ امتثال امر مقصد ورد مین پروتا قصہ کوتاہ زمانہ بکام اور چرخ حسب مرام تھا دن عید رات لیلۃ القدر تھی بعد کئی برس کے ایک رات شاہزادہ نے وقت خلوت و گرم اختلاطی کے ماہ منیر سے بسبیل تذکرہ کہا اے غنچۂ شاخ گلبن دلستانی رشک ماہ کنعانی کب تک اس باغ فردوس داغ مین چشم اغیار سے چھپ کر جام بادہ مراد دلی گردش مین لائے اور آتش حسرت مین جگر حسد نژادون کو جلائیے کوئی تدبیر ایسی معقول نکالیے کہ شاہد مراد غیبی بزم آراے شہود ہووے اور راز فاش نہو غم سے سینہ خراش نہو اور بیخوف و خطر میوۂ وصال دائمی سے کام جان شیرین ہوا کرے باہم دو جان ایک قالب مین زندگی بسر کرین والّا خدا نخواستہ ع نہان کے ماند آن رازی کزو سازند محفلہا ۔ مبادا یہ خبر تمھارے والد بزرگوار کے گوش زد ہو تو موجب رسوائی طرفین پر عاید ہو ماہ منیر نے تیوری چڑھائی ناک بھون سمیٹین کروٹ بدلی ناز و نخرہ سے کہا چل اپے دور ہو اس نظر سے جو ہمکو دیکھے اُسکی چشم مین ناسور ہو وہ یہی مثل ہوئی منھ لگائی ڈومنی گاوے تال بے تال کیا ہمارا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دل تجھپر آیا ہی جو یہ بات زبان پر لایا ہی اپنی راہ لیجیئے ہمکو فریب نہ دیجیے منھہ سنبھال کر آئینہ مین
دیکھکر بات کیجیے یہ ہماری سزا تھی کہ تم سے غربت بی خانمان بی نام و نشان پر نظر ترحم کی گھر مین
رکھا ساتھہ بٹھلایا حجاب درمیان سے اوٹھایا اپنا کیا پایا پردہ ناموس سلطنت عصمت کا نقشہ بگاڑا
اگر ہماری اعلی حضرت ظل سبحانی کو خبر ہو تمھارا کیا بگڑے ہمارا ضرر ہو قلعی بکڑ جاوی دامن حیا پر دھبہ
آئے شاہزادہ نے ہنسکر کہا بی صاحبہ سچ فرماتی ہین آپ خفا نہو جیے رحم کو دل مین راہ دیجیے
فی الحقیقت آپ نے مسافر نوازی کی کہ ہمسے غریب کو نقد عصمت سونپی مگر اب ع ایہم اندر
عاشقی غمہاے بالاے دگر ٭ غرض بعد گفتگو ناز و نیاز ماہ منیر نے وزیر زادی کو طلب کیا اور
شاہزادہ کے ما فی الضمیر سے آگاہ کیا اوسکو کہا بہت خوب ہے ہمکو بھی مرغوب ہی مناسب ہے
کہ آپ دولت سرا کو تشریف لیچلین اوسکو یہین چھوڑین کئی سوال مجھے یاد ہین اعلی حضرت کی
طرف سے لکھکر دروازہ پر لٹکاؤن اونکو کہ جو کوئی اونکا جواب دے شاہزادی کو ہاتھون ہاتھ
لے شاہزادہ کو جواب بتاؤن وہ در دولت پر حاضر ہو کر جواب اونکا دے بندگان اعلے
حضرت سے خواستگاری تمھاری کرے یہ حیلہ معقول ہی باقی فضول ہی شاہزادی نے کہا
وزیر زادہ جو مثل سایہ تیرے دنبال ہی اوسکو کیا کریگی کہا عارف لکار خود عارف آپ اپنی
فکر کیجیے یہ بھی کسی کے اندر رہی ہو رہیگا غرض دونون نے باہم مشورہ کیا اور اس حال سے
دلپذیر و خردمند کو آگاہ کیا اور اپنے اپنے گھر کی راہ لی شاہزادہ و وزیر زادہ کو تسلی دی
کہ اب اسکے سوا کوئی چارہ نہین اور دونون کو وہین باغ مین چھوڑا رشتہ عشق کو توڑا
بادشاہ دیکھنے جمال جہان آرا ے نور چشم اپنے کے سے نہایت محظوظ ہوا اور مان باپ کے
حضور مین حاضر ہو کر خدمت شایان بجالانے لگی مگر چونکہ حد زنان کو پہونچ گئی تھی اسواسطے
اکثر خسروان رفیع الشان کے نامہ اوسکی خواستگاری کے واسطے آنے لگے لیکن جب قبول
نہ کرتے قاصد محروم پھر جاتے تھے تب ایک دن سلطان عالیجاہ نے اوسکو طلب فرمایا کہ اے
چشم و چراغ خانہ امید یہ امر ایک لاچاری کا ہی اور سلف سے یہ آئین مستمرہ چلی آئی ہی کہ ایک
دوسرے کی نسبت منعقد ہوتی ہی کیا باعث ہی کہ تجکو اپنی شادی سے نفرت ہی اگر شاہزادی
اس امر مین شرم و حیا کے سبب سے کھل کر نہ کہنے لگی مگر یہ اشارہ کیا کہ امتثال حکم قضا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

توام حضرت پیر و مرشد برحق سے کسکو تاب و توان ہی کہ سرمو تجاوز کرے مگر غرض لونڈی کی یہہ ہی کہ چند سوال لکھکر دروازہ پر اپنی تصویر کے ساتھہ چپٹاؤن جو خواستگار ہووے اوس سے وہ سوال پوچھون اگر جواب شافی دی اُس سے کرون اور جواب سے عاری آئے واپس گھر کو جاوے اصلا اس بات کا خیال دل مین نہ لائی بادشاہ کو حسن تدبیر لڑکی کی بہت پسند آئی اور طبع مبارک نہایت خُرسند ہوئی بزودی تمام وہ سوال لکھا کر اور تصویر ماہ منیر کی مصور مانی نژاد سے کھچا کر دروازہ شارع عام پر لٹکا دی اور تمام ملک مین منادی کرا دی کہ جسکو خواہش اُس گوہر صدف خلافت کی ہو آکر ان سوالون کا جواب دی تمام سلاطین روی زمین کے حاضر ہوی اور تصویر و سوالون کے ناظر ہوے جب شاہزادی کے سامنے آئے سوا عجز نارسائی ذہن کے کچھہ در پیش لاے ناچار ہم آغوش عروس یاس و نومیدی کو ہو کر خاک چھانتے اپنے اپنے ملکون کو چلے گئے اور بعض بعض وہین کے ہو رہے جب اس بات کو ایک عرصہ ہوا تب ایکروز شاہزادۂ دلپذیر نے پوشاک بدلی کلغی مرصع لٹکائی تاج جواہر نگار سر پر رکھا اور اسپ صبا رفتار برق کردار صرصر آواز پر کہ ہیکل و مچی پٹہ کلغی وغیرہ ساز سے آراستہ تھا سوار ہوا اور وزیرزادہ کو ہمراہ کیا اور دس بارہ پریزادون کو لباس فاخرہ پہنا کر اور مردون کی صورت متشکل کرا کر زیب رکاب کیا اور شہر کے اندر بازار مین آہستہ آہستہ ایک انداز و ناز سے خرام شروع کیا تمام شہر مین اُسکے حُسن کا شہرہ ہوا اور در وصف اوسکا آویزہ گوش زہرہ ہوا جو کوئی اوسکو دیکھتا دستار عقل و خرد سر سے پھینکتا تاب و طاقت ہارتا سر کو پتھرون سے مارتا اور کہتا غزل

کیون جلا سکتے نہین شعلے ترے رخسار کے	سو ہین کیا بال سمند گیسوے خمدار کے
دو قدم جبدم چلا خون ہو گئے دو چار کے	کیا ترے رفتار نے سیکھے چلن تلوار کے
مار ڈالا جان سے جس سے لڑائی تونے آنکھ	ساقیا ڈورے ہین تیرے آنکھو نہین ہین تلوار کے

القصہ جبدم شاہزادۂ والاتبار بازار کے چوک مین کہ جہان وہ سوال اور تصویر ماہ منیر کی لٹکتی تھی آکر کھڑا ہوا ایک خلقت خدا نے اُسکے آس پاس ہجوم کیا اور اوسکی طرف نور کی مورت کو دیکھکر مثال آئینہ کے حیران ہوے اور گویا بزبان ہوے شعر

سُنا یوسف کو حسینان جہان بھی دیکھے	مہ جبین اس سا ولیکن کہین دیکھا نہ سُنا

غرض جوجو کہ بجان و دل شیفتہ و فریفتہ تصویر کے ہوکر آوارہ خانمان تھے وہ اوسکے سامنے دست بستہ کھڑی ہوکر حیران تھے تمام شہر کے لوگ مثل تصویر خاموش تھے اور اوسکی محبت داغ دل مین رکھکر سراسر درجوش تھے اور باہم تکرار کرتے تھے کہ خدا جانے یہ شخص نبی نوع انسان سے ہی یا کوئی فرشتہ ونبی جان سے ہی جہان مین پھری مگر ایسا پری نژاد نظر نہ آیا کاش شاہزادی ماہ منیر کا خواستگار ہو یہ اور اوسکے سوالون سے پورا اوترجای تو ایسا جوڑا اگر آسمان خور و ماہ کی مشعلین روشن کرکے رات دن مشرق و مغرب مین ڈھونڈے واللہ کہ نہ پائے غرض بعد ایک دیر کے شاہزادہ نے صفت تجاہل التعارف پر عمل کرکے کسی سلیقہ شعار سے پوچھا

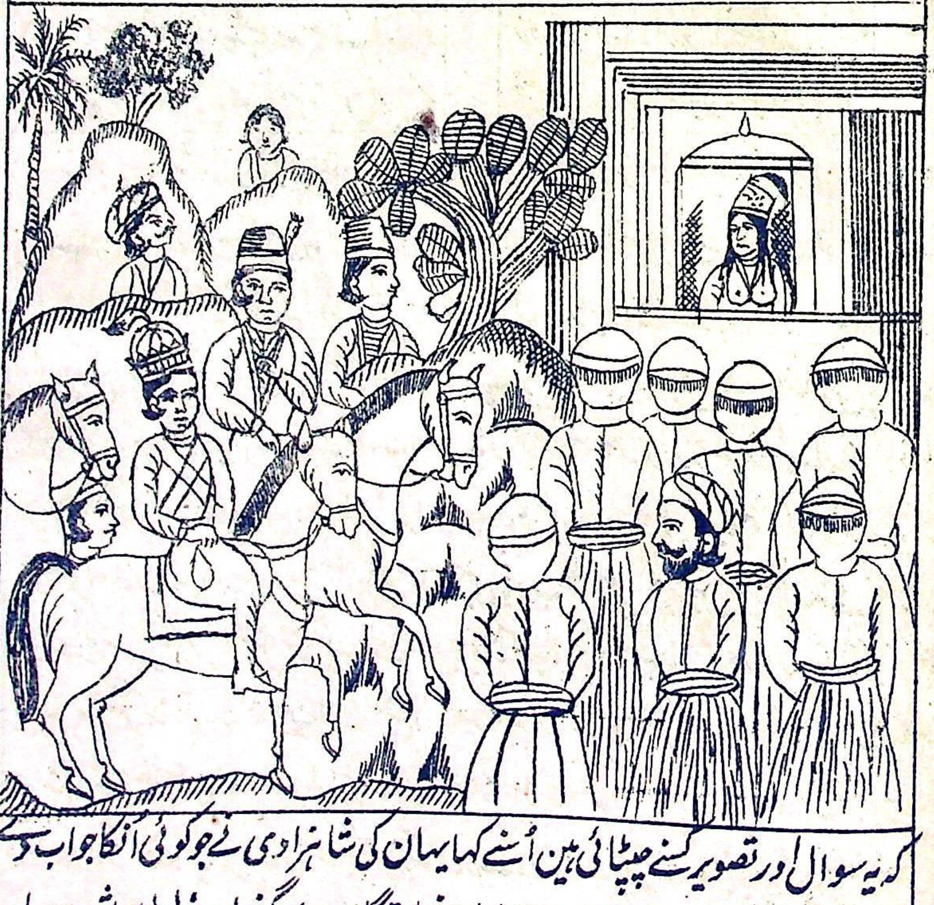

کہ یہ سوال اور تصویر کسنے چپٹائی ہین اُسنے کہا یہان کی شاہزادی نے جو کوئی انکا جواب دے وہ اوسکو قبول کری بہت شاہزادی بلند ارادی خواستگار ہوے مگر خوار و ذلیل بہر شہر و دیار ہوے شاہزادہ نی فرمایا اگر ہم بھی خواستگار ہون تو کچھ قباحت تو نہین اوسنے کہا بسم اللہ کس

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ایسا اتفاق ہوا اور عجب نہین کہ آپ کی قسمت کا قرعہ سعید ہمارا پڑے چونکہ ستارہ اقبال کا آپکے ناصیۂ حال سی لمعان ظہور رکھے ہی دلپذیر نے کہا پھر یہ بات کیسے میسر ہو کہ اپنی رسائی تا ماہ پیکر ہو اُسنے عرض کیا آپ یہان توقف کیجیے ہم وزیر صاحب تدبیر سے جا کر یہ بیان کرتے ہین یہ کہکر وہ شخص دوڑا گیا اور بارہ عام سلطانی مین حاضر ہوا اور عرض کیا قبلہ عالم **مثنوی**

ایک پریزاد خدا جانے کہان سی آیا — چوک بازار مین آکے وہ اب ہی ٹھہرا
عرض کرتا ہی کہ گر شاہ ہمین بلوائین — شاہزادی کے سوالونکو وہ پھر سنوائین
دیوینگے انکے جواب اپنی خردمندی سے — بہدف تیر لگا کر تو ہوے خوش جی سے
حسن کا پوچھیے اُسکے نہ کچھ عالم مجھسے — ہی بجا راست اگر اوسکو فرشتہ کہیے
یوسف ثانی اگر کہیے مہ کنعان کو — روبرو اوسکے تو ہی راست بس ای شاہ نکو
ہی پڑا شہر مین شور اُسکی زبس خوبی کا — ختم اُسپر ہی ہوا شیوہ محبوبی کا

اُسکا چرچا تمام شہر مین پڑا ہی طفل سی پیر تک اُسکے دیکھنے کو مشتاق کھڑا ہی سنکر اس بات کو بادشاہ متعجب ہوے اور دستور یمین سے ارشاد کیا کہ جاکر دیکھہ اگر واقع مین ایسا ہی ہے تو اُس ماہ سپہر جمال کو ہاتھون ہاتھ لے آو وزیر بمجرد صدور ارشاد ہدایت بنیاد کے ہوادار پر سوار ہوا اور ہوا ہو کر آیا دیکھا تو اُس سے دہ چند پایا کہ ایک جوان رعنا نیکو شمایل ستودہ خصایل پوشاک خسروانہ زیب تن کیے ہتھیار سجے ہوے اسپ باد رفتار پر سوار ہی اور جسطرف شہباز نظر کو اوڑاتا ہی ہر طایر ذی حیات بی بال و پر نظر آتا ہی اور جسدم کاکل مشکین کو بل دیتا ہی ایک عالم گرفتار ہوتا ہی اور ساتھہ اوسکے دس بارہ شخص اور بھی باادب کھڑے ہین مگر انمین بھی ایک مہ جبین خورشید طلعت یوسف پیکر زیبا شکل نزدیک اُسکے کھڑا ہی جانا کہ یہ اوسکا مشیر با تدبیر ہوگا نزدیک آکر کہا السلام علیکم کہان سے تشریف لائے ہین آپ شاہزادہ نے کہا وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ ہم بندہ خدا ہین آپ کا مطلب کیا ہی کہا آپ کو ہماری بادشاہ والا گہر نے یاد فرمایا ہی کہا کیا قصور ہمارا کہا فقط ملاقات کا کیا ہی اشارہ کہا اگرچہ ہمکو تمھارے بادشاہ سے کچھ سروکار نہین مگر چونکہ اطاعت اولو الامر کی فرض ہے اس واسطے قبول ہے خیر چلیے وزیر اُسی دم سمجھ گیا کہ مقرر یہ گوہر کسی بحر سلطنت سے ہے اور یہ نیر برج خلافت سے ہی پس وزیر آگے اور شاہزادہ پیچھے اُسکے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اسکے ایک انداز کی چال سے آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا ہوا جدم وزیر درگاہ مین حاضر ہوا
بادشاہ کو مجرا کیا کہ غلام وہ شکار دام گفتار مین گرفتار کرلایا ہی چنانچہ وہ حاضر ہی بادشاہ نی
حکم حاضر ہونی کا دیا شاہزادہ باریک ہوا اور جیسے کہ شاہزادون کا قاعدہ بادشاہون کو ہے
اوسی طرح نیوہر کر آداب بجالایا بادشاہ نی ہاتھہ پکڑ کر اپنے پاس بٹھایا اور فرمایا آپکی خوبی کا گوہر ہماری
بھی آویزہ گوش ہوا اسواسطے آپکو تصدیعہ دیا مزاج تو آپکا بخوبی خوش ہی عرض کیا الحمد بعد حضور
کی نوازش سی بہتر ہی پھر فرمایا سچ کہیے آپ کس کان کی لعل ہین اور کون سی آسمان کے بدر کمال
ہین مولد و منشاء آپکا کس طرف ہی یہان کے آنیکا کیا سبب ہی عرض کیا غلام کمترین بندگان
آلہی سے ہی باقی حسب و نسب کا حال نہ پوچھیے خانمان آوارہ ہون مثل گل گریبان پارہ پارہ
ہون خار آفت بپا خلیدہ روی راحت ندیدہ ہون شکار کو واسطے نکلا تھا قضائی شہر کی راہ بھولا
کر یہان لاڈالا جو خدانے دکھایا سو لاچار دیکھا بادشاہ کو اس تقریر سی صاف روشن ہو گیا کہ
بقرریہ کوئی شاہزادون والا تبار سی گو ظاہر نہین کرتا ہی مگر چاند خاک سے نہین چھپتا ہے اور
واقعی مشک آنکہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید فرمایا کہ تمکو بھی ہمارے چشم و چراغ شبستان امید یعنے
دختر پری پیکر کی خواستگاری کا دعوی ہے عرض کیا اگرچہ بے ادبی ہے مگر قبلۂ عالم جو کوئی درخت
مین پختہ میوہ دیکھتا ہے بلا شبہہ ڈھیلا پھینکتا ہی گو پھر نصیب ہو یا نہو فرمایا بہتر آج ہمارے
آپ مہمان ہین کل جو کچھ ہوگا در پیش کیا جائیگا اگرچہ شہزادہ نے انکار استفہامی کیا مگر بادشاہ
نے نہ مانا اور اوسکو یار عام مین فرو کش کیا اور جدم آفتاب غروب ہوا خاصہ مطلوب ہوا
دستارخوان بچھایا گیا کھانا کھایا گیا جو نعمت کہ روے زمین پر تھی وہان موجود تھی بعد تناول
کے رسم پان وغیرہ کا ہوا اور قریب پہر رات کے بادشاہ رونق آرا رہا بعدہ اُنسے کہا اب آپ
بھی آرام کیجیے حضور بھی دو چار گھڑی استراحت فرماوین شہزادہ نے عرض کیا بہت بہتر پس یہ تو
یہان رہے اور مکان کو غیر کف سے خالی پاکر وزیرزادہ سے ہمکلام ہوے اودھر بادشاہ
دولت سرا مین تشریف لیگئے اور ماہ منیر اور اوسکی والدہ ماجدہ کو طلب فرماکے کہنے لگے کہ بوبی بی
آج ایک شخص اور وارد ہوا ہے کہ ویسا حسین نہ دیکھا نہ سنا ہے اگر آپ اوس سے سوال
پوچھین وہ جواب شافی دے تو عجب نہین کیونکہ قیافہ سے ظاہر ہوتا ہی کہ عقول عشرہ نی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

لوحۂ پیشانی اوسکے پر تمام جہان کی دانش عقل و خرد لکھی ہی اور شاہد لم یزلی نے نو حصہ خوبی
کے اوسکو دیے ایک جہان کے مہ جبینون کے لیے رکھا آپ سحر کو غرفہ مین رونق آرا ہوبے حیلہ و
بالمشافہہ اُس سے ہر ایک سوال پوچھیے ہماری تو عین مرضی ہے کہ آپ کا نقش مراد کرسی
تمنا پر مربع بیٹھے آیندہ آپکو اختیار ہی ماہ منیر نے دست بستہ عرض کی پیر و مرشد لونڈی آپکی
فرمانبردار ہی یہ تو اشراف آدمی ہے اگر راہ چلتے کو ہاتھ پکڑ کر دیدیجیے کیا طاقت کہ انکار کری
بادشاہ نے فرمایا پس اگر ہماری مرضی چاہو تو اسی کو قبول کرو اور باتین سوا سوالونکے نہ فضول
کرو یہ کہکر بادشاہ نے آرام کیا اور شاہزادی نے وزیرزادی سے کہا لے اب مبارک تیرا
اختر تابندہ بھی تابان ہوا چاہتا ہی اوسنے کہا آپ کو بھی مبارک ہو پہلے آپکا ہی ستارہ سعادت
سے قران ہوا چاہتا ہی غرض آپس مین دو دو رمز و کنایہ کرکے سو رہین پس جبدم عروس
زلف مشکین لیلاے شب نے پردہ صبح کا مُنھہ پر ڈالا اور نا کتخداے آفتاب نے نہایت بیقراری
سے مُنھہ حجاب زنگاری سے نکالا تمام آراکین دولت و اساطین سلطنت بار عام مین مجرئی ہوئے
اور بادشاہ نے شاہزادہ دلپذیر کو مسند زرین پر زیب آرا کیا اور آپ تخت جواہر نگار مرصع کار
پر جلوس فرما ہوا اور ارشاد کیا دختر پری پیکر کو کہ ہان جو کچھ سوال مذکور خاطر و ضمیر باطن تیرے
ہین بحسن ادا استفسار کر اور زیادہ نہ تکرار کر پس اول شاہزادی نے بطور معمے کے دو لولوی
خرد بنا گوش غارتگر ہوش سے نکال کر کنیز باتمیز کے حوالہ کیے اور اوسنے بموجب رہنمونی اُسکے
وہ موتی لاکر شہزادہ کو دیے دلپذیر اس نکتہ کو پا گیا اور میزان قیاس مین اُنکا وزن
کرکے تین جواہر ہم وزن اونکے اور اپنے پاس سے حوالہ کنیزک کے کیے اوسنے ماہ منیر کو دیے
اوس سنگدل نے جب وزن پانچون کا برابر پایا شتابی سے پتھر پر پیسا اونکو اور تھوڑی شکر
ملاکر پرستار کے ہاتھ پھر بھیجے دلپذیر نے پھر اُس نکتہ کو دریافت کرکے ایک دودہ کا پیالہ منگایا
اور لولو اور شکر کو اُسمین ڈالکر نتھارا اور الگ کرکے حوالہ پرستار کے کیا پرستار نے شہزادی
کو حوالہ کیا اوسنے دودھ تو پی لیا اور موتیون کو جو تولا وزن اول ہی پایا اور اوسیدم
انگوٹھی ہاتھ سے کھینچکر پاس شاہزادہ کے بھیجی اوسنے اونگلی مین پہن کر ایک گوہر رشک
گوہر شبچراغ اپنے پاس سے دیا شاہزادی نے ویسا ہی ایک موتی رشتہ مین ڈال کر پاس

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

شاہزادہ کے بھیجا دلپذیر نے دیکھا کہ تیسرا ان دونون کا جہان مین نہین ہی اور دونون کو
تمیز نہ کر سکا جلد غلامون سی ایک مہرہ ارزق منگایا اور اوسمین ملایا شاہزادی نے دیکھکر ہنس دیا
باپ نے جانا کہ راضی ہوگئی بہت خوش ہوا لیکن مثل تصویر حیران تھا کہ خدایا یہ کیا ماجرا ہی کہ جسمین
زبانی نہ کچھ چون وچرا ہی فرمایا مبارک ہوا ہی نونہال باغ سلطنت ایسا شوہر دانشمند خردمند پر نکتہ
یارب ارمز شناس معما فہم ماہ منیر نے دست بستہ عرض کیا قبلۂ عالم سلامت سوا اُسکے ابھی آپ کچھ اور
طلسم بھی ملاحظہ فرمائی اور فلک کی شعبدہ بازی پر نظر کیجیے یہ کہکر کئی مردون کو لباس زنانہ اور
لڑکیون کو لباس مردانہ پہنایا کہ اگر عقول عشرہ تمیز کرتا اصلا علیحدہ نہ کر سکتا اور کئی شیشے خالی اور
چار قطعہ گوہر بمقدار بیضہ کبوتر کے پاس شاہزادہ کی بھیجے کہ لڑکون اور لڑکیون کو جدا کرو شیشون
کو اوس پانی سے بھرو کہ نہ آسمان نہ زمین کا ہو جواہر مین بے الماس اور شقب کے سوراخ کر دلیجے
اس رمز کو نہایت سہل سمجھا اور طاس مین پانی بھر کر ارشاد کیا کہ اسمین ہاتھ دھوؤ جو لڑکے تھی
اُنگلیان پہلے دھونے لگے اور جو لڑکیان تھین اول ہتھیلیان دھونے لگین شاہزادہ نے پہچان لیا
کہ یہ لڑکے یہ لڑکیان ہین اور گھوڑون کو دھوپ مین دوڑا جب اونپر عرق آیا شیشہ بھر کہ یہ
پانی نہ آسمان نہ زمین کا ہے اور ایک کیڑا ڈھونڈھ کر موتیون پر رکھا اُسنے چارون مین سوراخ
کر دیا اور شاہزادی کو یہ احوال کہلا بھیجا تمام حاضرین مجلس اس رسائی ذہن سی دنگ ہوگیے اور ہر ایک
کے فق منہہ پر رنگ ہوگئی بادشاہ کا غنچہ خاطر جنبش نسیم انتعاش سے شاخ پہلو مین مثل گل بہار شگفتہ
ہوا اور غبار کدورت وحیرانی کا بالکل آئینہ دل سے رفتہ ہوا محل مین مبارک سلامت کی دھوم پڑی
شاہزادی نے قبول کی مگر چشم خرد بادشاہ عالیجاہ کی کشود کی معمات اول مین بالکل اندھی ہو رہی
تھی رہ نہ سکا آخر پوچھا کہ ای دختر رشک اختر جان بابا فدایت باد مفصل بیان کر کہ ادلا کیا گفتگوی
نہانی کی تھی تو نی کہ سر اُسکا اصلا ہمسے نہین کھلتا ہی اور گوہر اُس چیستان کا کسیطرح میزان فہم مین نہین
تلتا ہی ماہ منیر نی ہنسکر کہا قبلۂ عالم آپ بجا فرماتے ہین کیونکہ فی الواقع ع کہ کس نکشود ونکشاید بحکمت این معما
اصل حقیقت یہ ہی کہ عرض کرون پہلے کہ دو موتی کان سی نکالکر بھیجے مینے اشارہ تھا کہ قدر عمر دو روزہ کی
جان اُسنے تین اور بڑھا کر کہا کہ پنجروزہ کو بھی پہچان کہ ہی بر سر گزران مینے کہ اُسمین شکر ملائی مراد یہ تھی کہ عمر پنجروزہ
مین شہوت مثال شکر کے ممتزج ہی جدا کیسے ہوا اُسنے کہ شیر ملایا مراد یہ کہ فی الحقیقت عمر شہوت مین مختلط ہی

جیسا شیر شکر مین دوسری بار کہ انگشتری بھیجی مین نی عرض یہ تھی کہ تجکو قبول کیا مینے اُسنے کہ موتی
بھیجا رمز تھی کہ ثانی میرا نہ پائیگی مینے کہ دوسرا موتی رشتہ مین ڈالکر بھیجا اشارہ تھا کہ جفت تیری ہی ہی
مین اُسنے کہ مہرہ ازرق اُسمین باندھ کر بھیجا صریح کنایہ تھا کہ چشم بد ہماری تمھاری زمانہ سی جدا رہے سنکر
اس اشارات کو بادشاہ نہایت ہی شادحال ہوی اور اُسیدم شاہزادہ سی آکر ظاہر کیا کہ لوجی مبارک ہو
ہمنے اس میوۂ باغ دلستانی کو بخشا تمھین سامان شادی تیار کروا ور جو اسباب کہ درکار ہو ہمسے کہو کہ اپنی
فرزندی مین ہمنے قبولا تمکو دلپذیر نے عرض کیا کہ پیرو مرشد آپ ہماری واسطے تکلیف نہ کیجیے بفضل الٰہی
زمانہ کا سامان و اسباب مہیا ہو جائیگا پس بادشاہ نے ایک مکان مینو نشان وسعت فلک سی وسیع
تر واسطے بود و باش شاہزادہ کی کہ علیحدہ تھا مقرر کیا اور وزیر اعظم دستور معظم کو فرمان دیا کہ تمام
بازار و شہر کو آئینہ بند کروا ور موجود اسباب لوازم خاطر پسند کرو چنانچہ حسب الحکم قضا شیم وزیر صاحب
تدبیر نی چند روز کی عرصہ مین تمام شہر و بازار و گلی کوچہ کو رفت و روب کر آئینہ بند کیا اور ہر ایک در و
دیوار کو تمامی بادلہ شجر کمخواب اطلس حریر سی منڈھا اور چوک مین ایک باغ اشجار موم کا لگایا کہ صناع
چابکدست نے رنگ برنگ کا گل اسمین کھلایا آراستہ ہوا اور کوچہ و برزن خس و خاشاک سی پیراستہ ہوا
ہر کوچہ و برزن زرق و برق سی جھم جھم کرنے لگا اور ماہ شب چہاردہم مجلس ستارہ و نین نیم جان ہو کر حسرت
سی مرنے لگا اور ادھر شاہزادہ دلپذیر نی سبب قلت مکان کی شہر سی باہر نکل کر ایک میدان کو کہ کوسون
تک پاک و صاف تھا مقرر کیا اور کچھ اسم پڑھکر چار لکڑیان مربع کوس بھر کے عرصہ مین گاڑ دین قدرت
ایزدی سی اوسیدم ایک شہر مینو بہر نمایان ہو گیا کہ جسکی حسد سی باغ ارم نظرون سی نہان ہو گیا یعنے تمام زمین
سونی روپے کی اور دیوارین لعل و زمرد زبرجد فیروزہ مرجان پکھراج نیلم تاکمر شیشے کی دس دس گز اونچی
کھڑی ہو گئین اور اندر مکانون کی کہ ہر مکان قصر بہشت برین سی سبقت لیگیا تھا خود بخود فرش و فروش و چک
و چلمن چھت و پردہ مسند تکیہ گاؤ تکیہ بدستور و آئین شاہانہ نہایت زیب و زینت سی بچھ گئی اور ہر اشیا اپنے
اپنے موقع پر موجود ہو گیا گویا کہ کوئی سامان روی زمین پر نہ تھا کہ وہان تیار نہو کھانیکا یہ عالم تھا کہ
سالار مائدہ خلد نے خوان نعما بچھا دیا تھا اور جس طعام و میوہ کا نام و نشان نہ سُنا تھا ادنے ادنی
آدمی کے سامنے چنا تھا بے شائبہ تکلف اگر فرشتے بھی اوسکا نام لین ہر ایکسکے مُنھ مین پانی بھر
آئے کوچہ گلی مین مارا مارا پھرتا تھا اور لوگونکی طبیعت جو پھر گئی تھی کوئی اُسکی طرف التفات بھی نہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کرتا تھا فی الواقع اگر مسیحا کی زبان پر ذرا سا بھی ذائقہ اوسکا پڑ جاتا آسمان سی اوتر آتا اور اپنا مائدہ
بھول جاتا اور عطر و خوشبو کی یہ کثرت تھی کہ ادنے سی اعلی تک کا دماغ معطر ہو رہا تھا باغون مین شرم کے
ماری عطار گلون نے اپنی اپنی پٹاریان بند کر لی تھین اور نسیم اصلا نکہت اونکی سی قوت شامہ خلایق
کو رائحہ بخش نہ کرتی تھی اور حسد کی ماری مشک ناف آہوی ختن مین سوکھ گیا تھا غرض کہ زمین سے
آسمان تک دماغ اسفل و اعلی کا معطر و معنبر و مشکین ہو رہا تھا اور لپٹین خوشبویون کی شہر و جنگل
مین اڑتی تھین ہوا نہ تھی گویا خوشبو ہوا ہو گئی تھی اور تمام پریزاد آدمیون کی شکل بنکر لباس شاہانہ
خسروانہ زیب تن کیے ہوی اس سجاوٹ سی معلوم ہوتی تھے کہ گویا فرشتے آسمان سی اوتری ہین
اور آدمی بنکر انچی سیر کرتے ہین اور وزیرزادہ سیر اہتمام تھا سو ہر ایک چیز اوسنے اپنی اپنی موقع سی
تیار کی تھی رنڈیون کا یہ عالم کہ ہر جگہ جتھا کا جتھا ہاتھہ باندھی تال و سر سی ٹھیک ٹھاک اپنی ٹھاٹھہ
مین جست و چالاک ہزار طرح کے رنگ رویون سی گاتی بجاتی تھین فی الحقیقت اگر زہرہ آسمان سے
اوتر آتی اونکی سامنے اپنے کان پکڑ کر چلی جاتی نوبت نشان نقارہ تاشہ مرفہ روشن چوکیون
شہنائیون مجیرون ستارون پکھاوج کا یہ شور و غل تھا کہ تمام شہر دہلتا تھا اور رعد آتش غیرت سے
موم پگھلتا تھا گاؤ زمین تھراتی تھی اوسکی چھاتی پھٹی جاتی تھی روح داؤد علیہ السلام کی ہر ایک
اہل نشاط کو داد دیتی تھی غرض جب اس طرح کا ساز و سامان لوازمہ و اسباب و تحفہ نادرہ روزگار
عجائب و غرائب مرتب ہوا اور شاہزادۂ عالی تبار تاج شاہانہ زیب سر اور کمر بند مرصع کار
زینت کمر کرکے ایک شمشیر ولایتی کہ جسکی باڑھ تار نظر کو بھی سلامت نہ چھوڑتی تھی ہاتھہ مین لیے ہوے
اور خلعت خسروانہ زیب تن کیے ہوی ایک انداز کے ساتھ مجلس مین مسند زرین پر آکر رونق بخش
ہوا اور وزیرزادہ آکر پہلو مین بیٹھا چشم نظارہ کی خیرہ ہوئی اور روشنی بصارت کی تیرہ ہوئی
گویا کہ یہ سورج چاند تھے اور اہل بزم ستارہ سہ پارہ جب وہ روز موعود برابر آیا اور لیلای
شب تاریک نی پردہ ظلمت کا روی عالم پر ڈالا پہر سوا پہر رات گئے چلنے کی تیاری ہوئی اور شاہزادہ خلعت
شاہانہ پہن کر زینت بخش تخت رواں ہوا اوس جلوس و شان و تجمل و حشم کا بیان کرنی سی قاصر زبان ہے
اور قلم تحریر سی حیران ہی سر نیچے کیے ہوی سرگردان ہی کہ شاہزادہ تخت رواں پر جلوس فرمائی ہوی سہرا
موتیون کا سر سی لٹکائی ہوے عجب ہی شان و شوکت و انداز سی جلوہ گر ہی گویا کہ ماہ در حلقۂ اختر ہی اور آگے پیچھے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

دائین بائین روشنی کی جھاڑ قطار در قطار شاخہ دو شاخہ چار شاخہ پنج شاخہ کے لیلۃ القدر کو شرمندہ
کرتے ہین اور روشن چوکیون نقارون کا بجنا گرجنا ہزارون ٹٹیان سو رنگ کے پھولون سے
کھلی ہوئین اور پری سوارون کے برابر برابر چوبدارون کا پکارنا قدم بڑھائی جا وزیرزادہ کا نزدیک

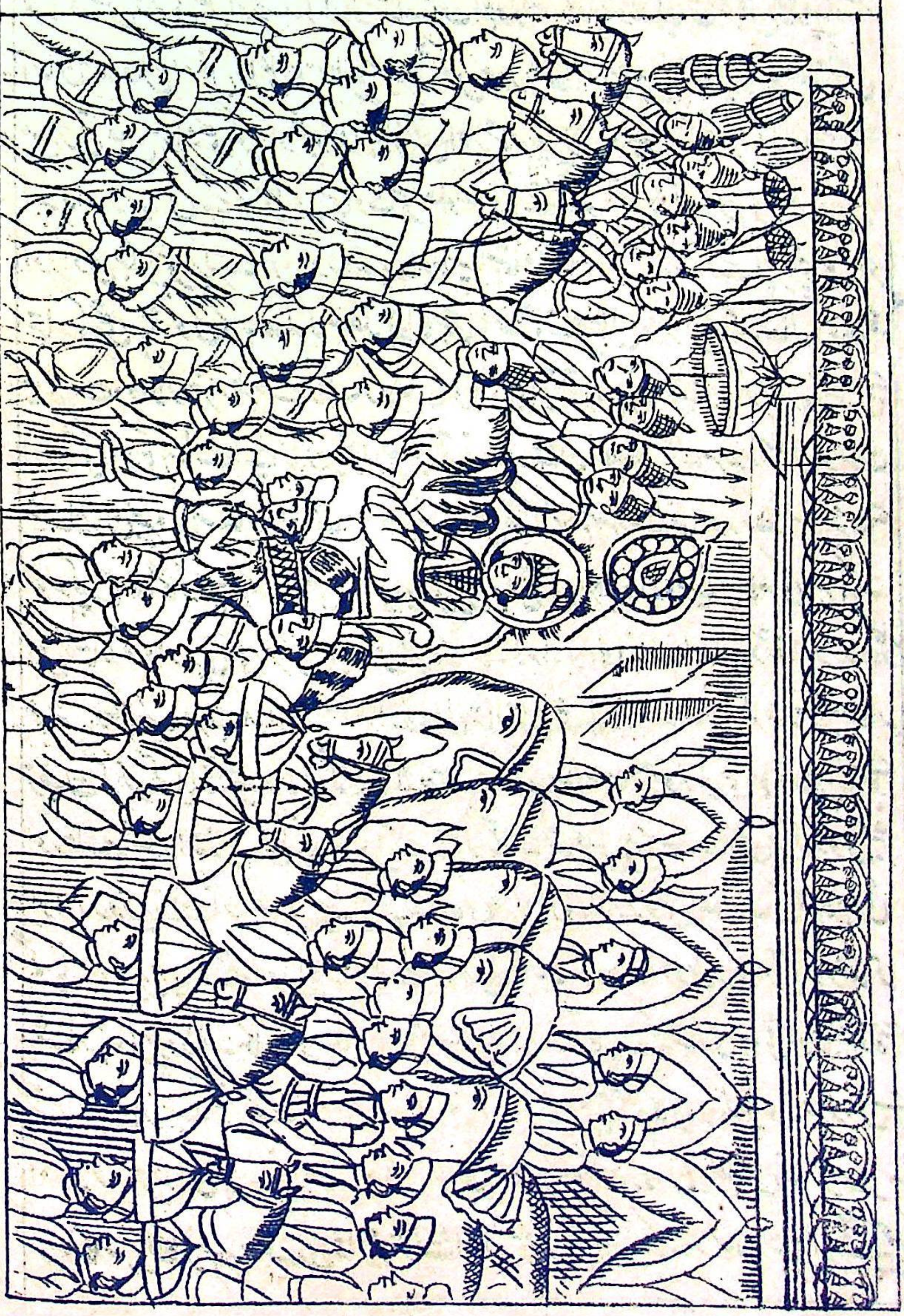

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

چلنا پریزادون کا دریائی گھوڑون پر سوار ہونا عجب ہی طرح کی بہار جلوہ نما اور ہوش نہ باقی
کہ جو کوئی دیکھتا تھا بیہوشی کی عالم مین آجاتا تھا گویا خدای عزوجل نے یدقدرت اپنی سے ایک
تختہ فردوس اعلےٰ کا زمین پر اوتارا تھا کہ جہان تک نظر کام کرتی تھی سوائے عالم نور کے کچھ نہ
معلوم ہوتا تھا اور ہر ایک آدمی صورت زیبا مین ہزار درجہ حور وغلمان سے زیادہ تر تھا ستارے
اوس رات کو چشمک زن نہ تھی بلکہ فرشتے خدا کی عبادت کو بھولکر آنکھین نیچی کیے ہوی دستک زن تھی
اور اوس طلسم نو آئین کو دیکھکر مثال آئینہ حیران تھی آہستہ آہستہ قدم کو ناپتے ہوئے اس آرایش کے
ساتھ دروازہ قلعہ بادشاہی تک پہونچے وہان کی آتشبازی چھٹنے دغنے کا حال نہ پوچھیے کہ ہزارون
ستارے زیر آسمان نمایان تھی اور دھوان اسطرح جم گیا تھا کہ ایک آسمان اور زیر آسمان پیدا ہوا تھا
فیل جسوقت لڑتے تھی گولے زمین کو سونڈون سے ریلے پھرتے تھی چکر کے رشک سے آسمان خود
چکر مین آگیا تھا ناریون کے شور وقہقہہ نے گوش رعد کر کیے تھے چنانچہ پنبہ ماہتاب کا اگر کان
مین نہ رکھتا پردہ کان کا پھٹ جاتا طاؤس کا رقص عجب ہی زیبندہ تھا کہ جسکے دیکھنے کو طاؤس
بہشت سے اوترکر شرمندہ تھا شرارانار ونکا رجوم للشیاطین کے واسطے شر انگیز تھے چادرون کا
چھٹنا عجب سیر دکھاتا تھا کہ کوئی تختہ نافرمان کا کوئی ریحان کوئی گل کوئی سنبل کا شگفتہ ہو رہا تھا
کہ جسکے تماشے کے واسطے رضوان بہشت کا دربان ہوش اپنے کھو رہا تھا غرض کہ کرۂ نار کو آتشباز
قضا نے مشتعل کیا تھا کہ زمین و آسمان مین سوا آگ دیکھنے کے کچھ نظر نہ آتا تھا جب نہایت ہی
متصل ہوی کوئی پالکی کوئی نالکی کوئی ہاتھی کوئی گھوڑے اور ہوادار ہنیس تام جھام کوئی رتھہ
کوئی شتر سے اوترکر نیچے کھڑا ہوا وہان کی کثرت کا کیا بیان کرون کہ لاکھون زری پوش
خلعتین فاخرہ زیب دوش کیے ہوی عجب اپنی شان وشوکت دکھا رہا تھا اور دھکم دھکا پیسا
پیسی مچ رہی تھی کسی کی چوٹی نکل گئی تھی کسی کی ناک ٹل گئی تھی اور اسطرح کا شور وغل برپا تھا
کہ اگر اسرافیل صور پھونکتے اصلا آواز نہ سنائی دیتی ناچار بند کر لیتے چشم ہر بینندہ کی حیران تھی
کہ خدایا اولاد آدم کہ مرگئی ہے وہ بھی اوٹھہ آئی ہے کیا یا تیری خدائی مین خود کثرت سے مخلوق بستی ہے
القصہ جس جگہ قلعہ مبارک مین فرش وفروش شہانہ ملوکانہ تکلف کے ساتھہ بچھے تھے نوشتہ تخت سے اوتر
کر وہان ایک مسند مغرق پر جلوہ فرما ہوا اور وزیرزادہ اور پریزاد نزدیک و دور اپنے اپنے قرینے انداز

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

سے بیٹھ گئے اور براقی لوگ جنسے جہان جگہ پائی غنیمت سمجھکر کوئی بیٹھے کوئی کھڑے رہگئے اور مجلس
خواص و عواص سے آراستہ ہوئے شہر مین نام مرد کا باقی نہ رہا اور در و دیوار پر لاکھون عورتین
پردہ منھ سے اوٹھا کر جھانکنے لگین اور ناچ راگ رنگ شروع ہوا ہر ایک مہ جبین

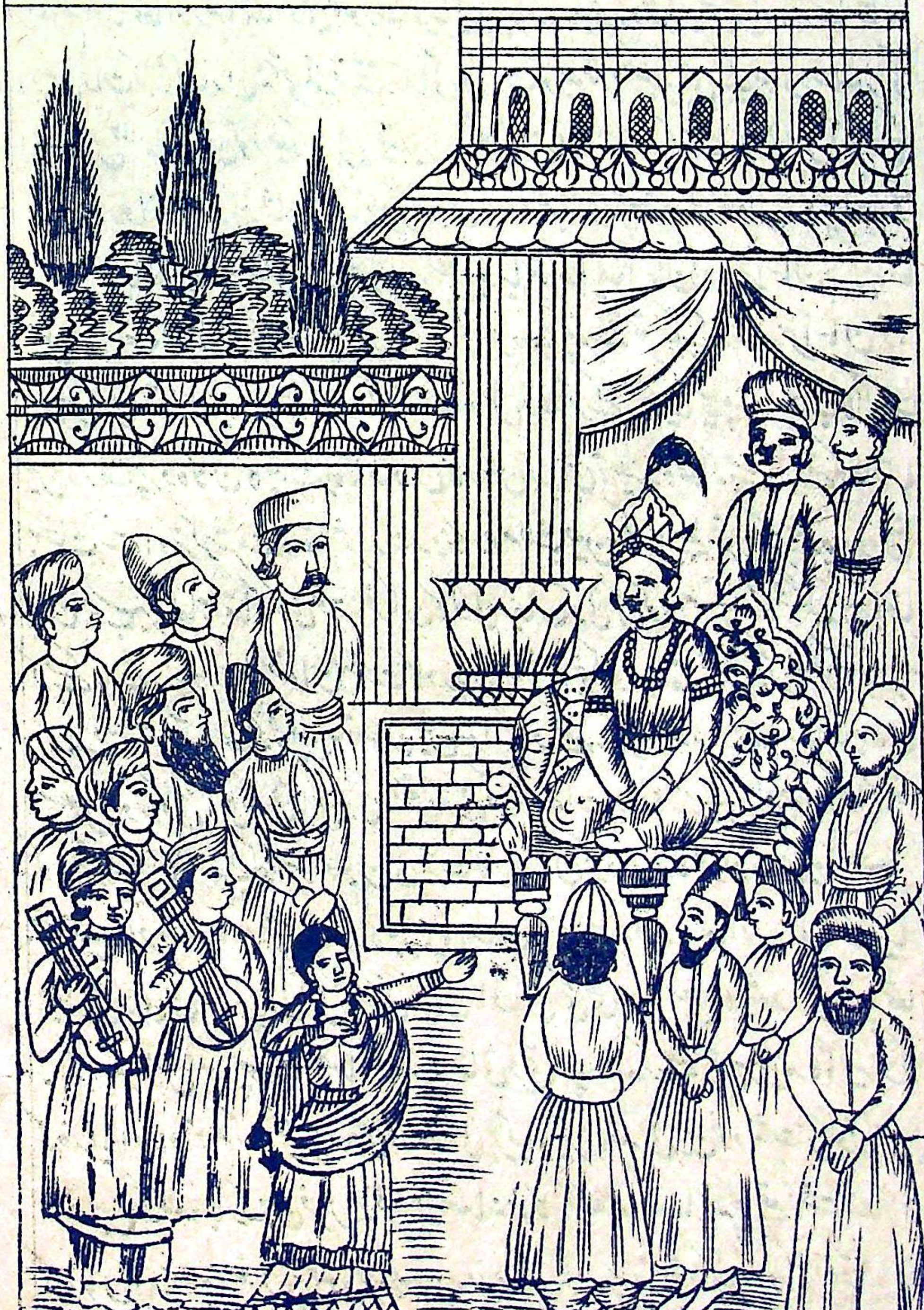

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

زہرہ آئین اپنے جوبن کے عالم مین مست میرا اچھا بنا لاڈلا سہرے والا بنا گانے لگی دیدہ (؟) کیسے سُننے والون کی جان قبضۂ اختیار سے نکل جانے لگی

کردن کیا اوس سمان بندی کی تقریر ۔ کہ ساری بزم تھی ایک نقش تصویر
جو بیٹھا تھا سو بیٹھا رہگیا وہان ۔ کھڑا تھا جو وہ حیران ہو کھڑا وہان
قیامت رقص مین آ کے درجوش ۔ اُڑا رکھے تھے سارے بزم کے ہوش
ادائین اونکی وہ غارت گر جان ۔ قیامت شکل تھی آفت غضب وان
ستم اونکا تھا وہ ٹھوکر لگانا ۔ کہ بس پامال تھا سارا زمانا
غضب اونکی نگاہین برچھیان تھین ۔ دلون کے پار ہوتی برچھیان تھین
اوٹھا کر ہاتھ آنا واے رے واے ۔ بھلا کیونکر نہ دل ہاتھون سے پس جاے
زہے بزم و زہے رقص بتان تھا ۔ کہ بیخود وہان پہ ہر پیر و جوان تھا
اُکھاڑا وہان پہ اندر کا خجل تھا ۔ نکیسا باربد بھی منفعل تھا

غرض اس رول چہل مین تین پہر رات برابر آئی اور عقد نکاح کا وقت آیا بادشاہ عالم پناہ نے عالم اور مفتی و قاضی القضات کو کہ مسند وراثت پیغمبروں پر متمکن تھے طلب فرمایا اور نجومی و رمال بھی بموجب ارشاد عالی حاضر ہوئے زائچہ کھینچکر جب دیکھا تو مشتری قوس مین پڑی اور رمال نے قرعہ پھینک کر جو دیکھا تو لحیان فرح مین اور فرح بیاض مین نکلی پس ساعت سعادت بخش مقرر کی اور قاضی القضات اور علما و صلحا و مفتی و نایب مسجد مین واسطے پڑھانے خطبۂ عقد نکاح و ایجاب قبول کر بیٹھے شاہزادہ بھی وزیرزادہ اور پریزادون کے ساتھ وہان آیا قاضی نے خطبہ پڑھا اور بعد شہادت گواہون کے وکیل مطلق نے مہر خراج ہفت کشور کا مقرر کیا تب قاضی نے مخاطب ہو کر شاہزادہ سے کہا فلان بنت فلان بمہر کیہزار قبول کی تو نے کہا اوسنے قبول کی بعد قاضی نے طبقہ حرفون کا لٹایا اور دعائے خیر کو ہاتھ اوٹھایا مبارک سلامت کی دھوم پڑی بعدہ اونکے جو بیٹھے تھے خلقت چھوٹی بڑی نوشتہ زینت بخش بزم ارم تزئین ہوا اہل موسیقی نے یہ مبارکباد گایا مبارکباد

جشن این شادی درین سال مبارکباشد ۔ چتر و اورنگ باقبال مبارکباشد
گل امید بدامان مقدس بادا ۔ بادشاہی صد و سی سال مبارکباشد

بہ نشاط و طرب و عیش و مسرت ہر روز
ہست چون غرّہ شوال مبارک باشد

اس عرصہ مین رات دو تین گھڑی باقی رہی اور ناچ راگ ورنگ شہانہ بھلا معلوم ہونے لگا جس نے سنا ہوش کھانے لگا ابیات

بھلا اخری جام اور اک بھر
قسم ہے تجھے ساقی مت دیر کر
کہ پیکے اوسکو مین سرشار ہون
ازان بعد رخصت طلبگار ہون

داستان بیچ بیان بیاہ کے اور لیجانا ماہ منیر کو اور عشرت و شادمانی کرنا اور بعد چوتھی کے خردمند کی شادی زیب النسا کی ساتھ اور رخصت ہوکے جانا اپنے ملک کو اور ماں باپ سے ملنا

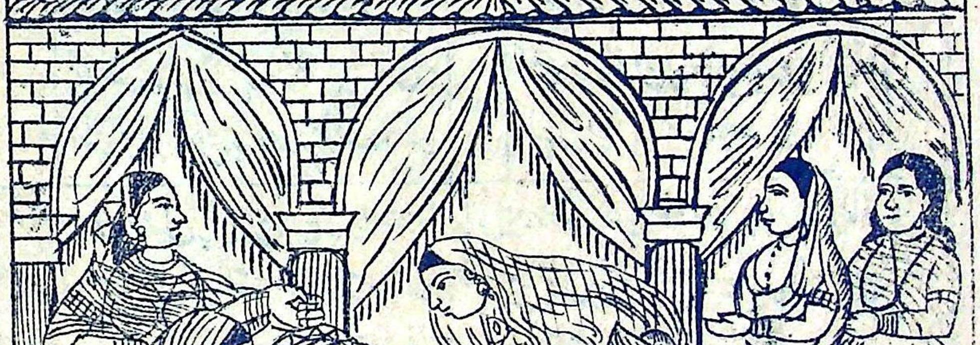

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جلوہ آرایان شاہد معانی نے عروس زیبا نگار اس داستان فرحت نشان کو مسند زرین چہرہ صفحہ
قرطاس پر اسطرح ہر ہفت کیکے رونمائی نظارہ ارباب بصیرت کی کیا ہی جبدم صبح کا ستارہ چمکا اور
نور او سکا روی زمین پر دمکا ناظر ڈیوڑھی نی آکر عرض کیا کہ میان نوشہ صاحب اندر محل کی تشریف لیچلیے
اور عکس رخ تابان سی کاشانہ امید منتظران مشکوی معلے کو منور کیجیے شاہزادہ اس بشارت کو سنکر باغ باغ ہوا اور خانہ
تاریک امید مین روشن مثل چراغ ہوا وہان جو نگیرہ تمامی کا کھڑا تھا تخت پر اُسکے اندر بیٹھا خواصون نی
عطر و گلاب کیوڑہ مشک و سہاگ اولا سنگھایا بعدہ دولھن کو کہ رشک پری تھی برابر لاکر بٹھایا اہل
نشاط نی ترانہ ٹونہ گایا اور رسم مصحف کشائی آئینہ نمائی نبات چبائی کا ظہور مین آیا کسی نی کہین پان کا
بیڑا بنایا دولھا کو کھلایا کسی نی شربت مین اوگال شہزادی کا ڈالکر اسکو پلایا کوئی جو یا چور اسکے تئین کوئی
کھیلین مارنے لگی رسومات ہونی بخت فتنہ و آشوب کے سونے لگے ہزار طرح سی چھیڑ چھاڑ ہونے لگی ہر طرح کی وکھا
پچھاڑ ہونی لگی کوئی دولھا کو دیدہ مٹکا کی چلی جاتی کوئی اترا کر انگوٹھا دکھلاتی اس اثنا مین بساط
فلک نی بساط زرنگاری سی جواہر و الماس مروارید فیروزہ کواکب کی چنے اور دکان بندکی روشنی صبح کی
بالکل نکھری اوداسی کا عالم چھایا وقت رخصت کا آیا رقت کا ابر ترشح پذیر ہوا ہر متنفس غم و داغ
سی حیران مثل تصویر ہوا کلیجہ کٹ کر منہ کو آنی لگا ہر ایک کا تن سن سنانے لگا منھ پر ہوائی سی چھٹی رنگ سفید
ہو گیا عشرت زیست سی نا امید ہو گیا گھٹا غم کی امڈی الم کی بدلی برسنے لگی ہر ایک ایک ایک کے منھ کو
تکنے لگی آنکھون سے آنسوؤنکی دھارین مثل موتیونکے جھڑتی تھین عیش و سرور کی جھنڈیان فضائے
عشرت آباد دلون سی اوکھڑتی تھین خصوصاً بادشاہ بیگم یعنے والدہ ماجدہ دولھن کا حال نہ پوچھیے کہ
اُسپر کیا گذرتا تھا ایک گوشہ مین بیٹھی ہوئی رومال آنکھون پر دھری ہوے چپکے چپکے رو رہی تھی اور
بے اختیاری کی عالم سی گوہر بصیرت کو ہاتھ سی کھو رہی تھی بیہوشی کی حالت مین سر نیچے کیے ہوی زمین
تنکے سی کریدتی تھی اور الماس اشک سے جواہر ارضی کو چھیدتی تھی ہچکی پر ہچکی آتی تھی سسکی بندھی جاتی
تھی آنکھین سوج کر سرخ ہو گئین تھین حلقہ پڑ گئے تھے ہر گھڑی آسمان کی طرف دیکھکر کہتی تھی کیون
ای بے مروت ایسا بھی ہوتا ہی کہ لعل کان خلافت ہمارے ہاتھ سے کھوتا ہی اس حالت مین
اشک جو آنکھ مین بھر آتے تھے غٹ غٹ پی جاتی تھی دیکھکر یہ حالت زار اوسکی تمام مصاحب
اور بیگماتین پاس اوسکے اتیان ہین اور پند و نصائح دیگر سمجھاتیان ہین کہ پیر و مرشد

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

بیگم صاحب فراموش ہین آواتی آپ سی نجاؤ جب تمھارا یہ حال ہوگا شہزادی کو جینا وبال ہوگا تم بیٹی کو سمجھاؤ نہ کہ خود بیخود ہوجاؤ تمکو اگر وہ اسطرح بیقرار دیکھے گی گھٹ گھٹ کر اپنی جان کھو دیگی بیٹی کسکی ہمیشہ گھر رہی ہی ہر ایک نی یہ مصیبت اپنے دلپر سہی ہی تم کہان سی آئی تھین اور کسکو لائی تھین زمانہ کا ایساہی رسم قدیم ہی کچھ تمپر ہی یہ دن نیا نہین آیا ہی اور قطع نظر اوسکے بجز ذات واحد مطلق کسکو ہمیشہ یہان رہنا ہی دنیا مثل سیلاب ہی سبھی کو اسکے ریلے سی بہنا ہی زندگی مثل حباب ہی کہ ذرا جنبش نفس سی برباد ہی اسکے شعبدہ کا ہر جگہ شور ہی یہان مغلوب ہی جو سینہ زور ہی اُٹھو اور اُسکو چھاتی سے لگاؤ تسلی دو ہی کے ملائمت سی سمجھاؤ آتی نہ بگڑو کہ سنبھل نہ سکو خوشی کو بڑھاؤ غم کو گھٹاؤ خدا کا شکر ادا کرو دوگانہ نماز کا پڑھو کہ تمھاری زندگی مین اُسکا ٹھکانا ہوگیا اُسکے سبب سے ایک خویش بیگانہ ہوگیا چلو دیکھو وہ روتی ہی بلک بلک کر جان کھوتی ہی سر کو مارتی ہی گریبان پھاڑتی ہی اگر تم ڈھارس نہ بندھاؤگی وہ کوئی دم کی مہمان ہی سوی عدم روان ہی یہ سنکر بیگم صاحب نی ایک چیخ ماری اور بہزار ضعف و ناتوانی ماہ منیر کے پاس آئی اور چھاتی سی لگا کر نصیحت سنائی مت رو آنکھونکو نہ کھو کہ تیرے درد و غم سے ایک جہان شور و فغان کرتا ہی چاک گریبان کرتا ہی سر پر پتھر مار کر مرتا ہی یہ دن سب پر آتا ہی ایسی ہی ایک دن جاتا ہی خدا کی رضا اختیار کر بہر نوع گذران حیات مستعار کر وہان کا جانا تجکو سزا وار رہو دل شگفتہ مثل گلزار رہو رنج کا قدم سے باہر خار رہو حاسدون کا جگر مثل لالہ داغدار رہو یہان آب و دانہ تیرا تمام ہوا پرورش کا سر انجام ہوا اچھی طرح سے رہو جو رنج آئے سہو ہمکو یاد کیجیو پرورش کی داد دیجیو ساس نندونکی تابعداری کیجیو سسر کی اطاعت مین سر دیجیو ہر ایک سے مل جل کر زندگانی بسر کرنا شاہزادہ کے حکم کو سر پر دھرنا ہمارے غم کو یاد کر غم کرنا اشک سی چشم پرنم کرنا شہزادی یہ باتین سنکر ماں کی چھاتی سی لپٹ گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رونی لگی جی کھونی لگی تخم رنج کشت سینہ مین بونی لگی کہ تمنی مجھے وہان گنوایا کہ جہان کوئی سنگی نہ سنگاتی مثنوی

کس طرح زندگی ہوویگی بسر ا دسہا پر	کوئی ہمزاد و جلیس اپنا نہو جس جا پر
ہو نیا پانی نیا دانہ نیا گھر نئے لوگ	عیش کیونکر کے نصیب اپنے ہو وہان ہو جز سوگ

ہائے مین کیا کرون سر پر پتھر مار مرون تمنے عین دغا کی کہ عنان اختیار میری پرائے ہاتھ دی کچھ سوچا نہ دیکھا بھالا اداں مین نظر نہ آیا کچھ کالا اڑا لا مر و بیگانہ سی ہمارا پالا کیا قصور ہوا جو یہ منظور ہوا مسقط الراس ویران ہوا اور کا گھر معمور ہوا کیسا یہ برعکس دستور ہوا قبلۂ عالم کو تمنے کیون نہ سمجھایا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

انکا دل اسطرف سی کیون نہ ہٹا یا غرض ہمارا انکالنا تمکو بہر طور رہا یا انصاف سی کہو کیا ہاتھ آیا شعر

دشمنی تم نے ساتھ میرے کی	کیا خطا مینے تھی تمھاری کی

ان باتون کو سنکر تمام حاضرین ناظرین خواصین بیگیاتین امیرزادیان وغیرہ مصاحبین ڈہارین مار کر رونے لگین اور رشتۂ گریہ مین گوہر اشک پرونے لگین تمام محل مین کہرام مچا رقت کا عالم بسا محرم کے عاشورہ کے دن ہر طرف نمایان ہوی وہ عشرتکدہ ماتم سرا ہوگیا اس عرصہ مین چنڈول مرصع کار جواہرنگار جھالردار موجود ہوا اور سواری کی تیاری ہوئی ہر ایک پر زندگی بھاری ہوئی بادشاہ والاجاہ بھی محل مین تشریف لائے کہرام شور و غل رقت و قلق و رنج والم و غم دیکھکر بے اختیار چلائے مثنوی

محاسن پہ تھے اشک یون جلوہ گر	گندھے تار نقرہ مین ہون جون گہر
کھڑے تھے تحیر کے عالم مین بس	نہ تھی عیش دنیا کی دلمین ہوس
مثال آئینہ کے بس حیران تھے	گویا مثل تصویر بیجان تھے
غرض آپ کو ہر طرح سی سنبھال	کیا شاہزادہ سے پھر یہ سوال
کہ اے مردم دیدۂ عز و جاہ	چراغ شبستان خورشید و ماہ
گل آرزو تیرا خندہ رہے	عدو کا جگر غم سے بریان رہے
یہ دختر جو ہے میری ماہ منیر	یہ ادنے واعلے کی ہے دلپذیر
حق اسکے مین جو چاہو سو کیجیو	خوشی دیجیو یا کہ دکھ دیجیو
سپردم بتو مایۂ خویش را	تو دانی حساب کم و بیش را

سنکر یہ کلام شاہزادہ نی ہاتھ باندھ کر عرض کیا قبلۂ عالم سلامت جو کچھ حضور نی ارشاد کیا سو قطع و بجا ہی مگر اس پروردۂ عہد عز و ناز کی طرف سے حضور اعلے بہر نوع طمانیت فرمادین شعر

مردم چشم سان عزیز ہے یہ	کون کہتا ہے جو کنیز ہے یہ

کمترین تو غلام بے درم خریدہ ہی اور یہ بی بی صاحب اختیار و مالک و مختار کل ہی بفضل الٰہی استرضا اسکی سب کامون پر مقدم رکھونگا اور اگرچہ اسکے میدان فرمانبرداری مین پیادہ دوڑونگا مگر نہ تھکونگا مثنوی

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

مری جان ہے اوسکے اوپر فدا	یہ مالک ہین اوس کا بندہ ہوا
کیا مجھ پہ احسان جو آپ نے	کیا ہے نہ بیٹی پہ وہ باپ نے
اگر ہر سوئے من گردد زبانے	ز تو رانم بہر یک داستانے
نیارم کو ہر شکر تو سفتن	سر موے ز احسان تو گفتن

یہ کہکر ایک انداز کے ساتھ دولھن کو کہ سمٹی ہوئی بیٹھی تھی ہاتھون سے پکڑ کر اوٹھایا اور چنڈول مین بٹھایا کہارون نے آکر اوٹھایا جب باہر آیا موتی نثار کیے دلپذیر بار عام مین کھڑا ہوا رخصت طلب ہوا تب بادشاہ نے دعا دی کہ حق تعالی گل امید تمھارا صرصر حوادثات روزگار سے شاخ تمنا پر محفوظ رکھے اور تم دونون کو باغ دنیا مین محفوظ رکھے مثنوی

نہ دیکھا کسی نے جو کچھ اختیار	کہا حق کو سونپا تجھے لے سدھار
کھڑے تھے جو وہان چشم تر کر گئے	سو موتی اونھون نے نچھاور کیے
یہان سے اہل عرفان کو	کہ جانا ہے اکدن یونہین جان کو

القصہ اُٹھتے ہی دولھہ کے تمام لوگ کہ بیٹھے تھے کھڑے ہوے اور شاہزادہ اوسی تجمل و شوکت کے ساتھ آہستہ آہستہ چوک کی طرف مکان کو روانہ ہوا سوارون کے پرے آگے بندھے ہوے روشن چوکی دھونسا بجتا گرجتا ہوا عجب ہی زیب دے رہا تھا اور پیچھے سب کے ہزارون اسپ کوتل فیل کوہ پیکر کشتیان جواہر آبدار سے لبریز لاکھون لونڈی غلام جہیز کے روان تھے الغرض اوسی شان و حشمت کے ساتھ قصر طلسماتی مین داخل ہوا اور دولھن کو مرصع کار بنگلہ مین اوتارا مستحقون کو درم کی جگہ دینار اور ایک کی جگہ ہزار بخشا اور باغ مراد ارباب نشاط کا ریزش باران جود و نوال سے سرسبز و نہال کیا اور گدایون کا در و جواہر سے لبریز کیسۂ سوال کیا شبستان مراد مین شمع تمنائے دلی کی منور ہوئی اور زلف شاہد عشرت کی شانہ کشی مقاصد قلبی سے رشک تار سنبل تر ہوئی ہر ایک کو بخوشی رخصت کیا اور ہر مکان مین موجود سامان عشرت کیا چونکہ عندلیب دل کا آشیان بلند شاخ مراد پر ہمیشہ سے تو تھا ہی لیکن اب سر نو سے بیدھڑک شبا روز گل وصل کو چنے لگا رات لیلۃ القدر اور دن عید سعید تھا اور شاہد دلخواہ سے ہم آغوش تھا جام دل بادۂ مراد سے سربسر در جوش تھا قصر طلسم نہ تھا گویا باغ فردوس تھا اور

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اور حور و غلمان کی جگہ مہجبینان پری پیکر و پریزادان نیک اختر حسن آئین ہر مکان بینو نشان رشک گلزار فرخار تھا اور جس طرح ورنگ آمیزی اُسکے سے گلستان ارم داغدار تھا شاہزادہ دماہ منیر مانند یوسف و زلیخا شب و روز ساتھ عیش و عشرت کے چوتھی تک بسر لیگئے اور مثل بلبل و گل کی باغ فرحت آباد خاطر خواہ مین چہچہہ پرداز و شگفتہ رو تھی اور بعد ادای رسومات چوتھی شاہانہ کہ وہ بھی بمنزلۂ شادی کی تھی شاہزادہ دلپذیر نے بموجب استصلاح بادشاہ عالم پناہ کے دستور اعظم پدر زیب النسا سے جاکر کہا چاہتا ہون کہ پرتو شمع جمال مہر تمثال ماہ لقا زیب النسا سے خانۂ تمنا سے خردمند کہ وہ میرا وزیرزادہ رفیق طریق یار غمخوار انیس وفادار دمساز محرم راز شریک رنج و راحت ہی رشک فرمائے مشرقین کرون اور اوس گوہر بے بہای دریای عصمت کو پیچ رشتہ ازدواج اُسکے کی کھینچون کیونکہ گل خندان بے چہچہہ پردازی عندلیب خوش الحان کی بمنزلہ خار ہے اور جام ارغوانی دوآتشہ بے کیفیت رسانی کے چشم بادہ خوار مین مثل خمار ہی اور اگر سوچیے تو مولوی عبد الرحمن جامی کی یہی تکرار ہے شعر

کند ہمجنس با ہمجنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز

یعنے جسطرح آپ یہان حضرت ظل سبحانی کی مدار المہام ظہر سریر مشیر تدبیر مملکت ہین والد بزرگوار خردمند کا بھی ہمارے اعلے حضرت شہنشاہ معظم مالک رقاب الامم کا دستوری مین خیر اندیش ترقی خواہ امور سلطنت ہی پس بمقتضائے کل شئ یرجع الی اصلہ عمل فرما کے گل تمنا ہمارے کا طرۂ دستار اجابت فرمائیے اور قطعاً حرف انکار زبان پر نہ لائیے وزیر دوراندیش نے سنکر اس کلام شاہزادہ دلپذیر کو کہ دلپذیر اُسکا تھا کہا ای شاہزادہ چونکہ اب ہمکو تمھاری ارشاد ہای بنیاد سے غیر امتثال کے صورت انکار کی کسی وجہ بہتر نہیں معلوم ہوتی ہے اگر ایسی مرضی شریف ہی تو بسم اللہ یہان کیا دیر ہی پس شاہزادہ عالی شان نے اوسی طرح کہ جس دھوم دھام سے اپنی شادی کی تھی وزیرزادہ کو بھی اوسی شان و شوکت و حشمت و تجمل کی ساتھ بیاہا اور کوئی دقیقہ دقیقون رسومات سے فروگذاشت نہ کیا شعر

اوسی دھوم سے اور اوسی اوج سے
ہوئی تھی جو کچھ پہلے شادی کی دھوم
اوسی شان سے اور اوسی فوج سے
وہی سب تجمل وہی سب رسوم

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

غرض جب اس شادی سے بھی فراغت کلی حاصل ہوئی اور زیب النساء وزیرزادہ خردمند سے
واصل ہوکے جی کو چین آیا دل نے قرار پایا خدا تعالی دلی مقاصد بر لایا شاہد مراد نے جلوہ
دکھایا زمانہ مفارقت کا بسر آیا شاہد وصل جامہ مین پھولا نہ سمایا محنت ٹھکانے لگی آفت جانے
لگی باغ مرادونکا کھلا جنبش عشرت سے برگ تمنا ہلا غم واندوہ نے دلون سے کنارہ کیا ہلال
امید نے افق مراد سے ابرو کا اشارہ کیا رات دن ساغر مے مراد کا گردش مین تھا غم
کا نشان کوسون نہ تھا پیدا ہر ایک کا کلیجہ ٹھنڈا اور دل محبت سے گرم تھا بخت ساز وار تھا
اور حصول مراد دلی سے سروکار تھا القصہ ایکدن شاہزادی نے زیب النساء سے ہنسکر
کہا لے ری اب تو چھاتی ٹھنڈی ہوئی کہ یار بغل مین آیا مگر ایسی بھی کیا ہوس ہے کہ رات دن
معلوم ہی نہین ہوتی اب تو عیش رانی کی ایک ہی رات تو نہین ہے تمام عمر پڑی ہے نہ ہو کہ خردمند بیچارہ
کو چوس لے تو اور وہ گھل گھل کر ناحق مر جائے اعتدال شرط ہے کہا اوسنے ہان بی صاحب سچ
فرماتی ہو تم معلوم ہوا تم اپنے یار سے ایسی گریزان ہو جیسی آخر مین زلیخا یوسف سے تھی اور کیون
تمھین نسیم ہوس نہین چھو گئی ہے یہ ہم ہی ہین کہ رات دن بنگلہ کے کیواڑ دیے رہتے ہین اور غیر کو
بار نہین دیتے اونکی آنکھین سیے رہتے ہین جو خواصین آتی ہین اونپر جھنجھلاتے ہین ہمارا ہی ازاربند
کھلا رہتا ہے ہمارا ہی ڈیرا اورون پر مندا رہتا ہے ہماری ہی ناف ہر روز ٹلتی ہے ہماری ہی جان
صدمون سے نکلتی ہے ہماری ہی ہر رات چلتی ہے ہماری ہی چھاتی مسلتی ہے ہماری چوڑیان ٹوٹتی ہین
ہماری ہی آنکھین انتظار سے پھوٹتی ہین ہماری ہی آنکھون کا کاجل بکھرتا ہے ہمارا ہی سر ہر روز
میل سے نکھرتا ہے ہماری ہی پلنگ کی چرچراہٹ آتی ہے ہمین کہتے ہین کہ اوسوے جان جاتی ہے
بی صاحب خدا سے خیر مانگو اپنی بلا اور پر نہ ڈالو اگر ایسے ہی جوش وخروش پر تھین تو ایسے دہان
پان سے شخص کو کاہیکو پھانستی تھین کہ جسکا دو ہی دن مین رنگ زرد ہو گیا حلقے آنکھون مین
پڑ گئے مُردنی مُنہ پر چھا گئی کوئی جوارش و معجون مشتی بھی مفرح القلوب سے بنوائیے والا یہ بیچارہ
کوئی دن کا مہمان ہے کشتی عمر کوئی آن مین گرداب طوفان خیز موت مین ہوتی روان ہے عمر بھر روؤ
گی جو اسکو ہاتھ سے کھوؤ گی دل کو خراش ہوگی پھر کوئی اور رانڈ کا سانڈ تلاش کرو گی ہم
تمھاری خیر خواہ ہین کچھ دشمن نہین کہ نقصان دیکھین اور چپ رہین ذرا ہوش مین آو اتنی نہ بہکی جاؤ

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ماہ منیر جل گئی اور کہنے لگی ای قحبہ مال زادی مینے ایک بات کہی تونے ہزار سنائین بڑی بے ادب اور گستاخ ہی تو خرد مند کو دوا کی طرح پوڑیا مین باندھ کر رکھ لے اور دیکھا کر جب گرسنگی شہوت غالب ہو بمنزلہ چورن ذراسی کہا یا کر دل کو سہایا کر آپکو بچایا کر ہم آغوشی کا ذکر زبان پر نہ لایا کر غرض رات دن ایسی ہی چھیڑ چھاڑ ظرافت و مزاح سی دل چہل نبی رہتی تھی اور ایک سنتی دوسری کہتی تھی جب قریب ایک برس کے گذری تہا ایکدن شاہزادہ نی وزیر زادہ سی صلاح لیکر ماہ منیر سی کہا ہر چند کہ حضرت ظل سبحانی نی ایسی پرورش مبذول حال ہماری نہ فرمائی ہی کہ تمام عمر وطن کا نام زبان پر لاوین مگر انجام کار پھر یہان سی چلنا ہی ہی اور ہمیشہ نہین رہنا اسواسطے اب دل چاہتا ہی کہ حضرت لیجیے اور طرف وطن مالوف کی رُخ کیجیے کیونکر کہ گھر اپنا ہی گھر ہوتا ہے اور نہ معلوم کہ ہماری والدین کا حال ہماری غیبت مین کیا ہوا ہو آیا مثل یعقوب کر روتے روتے گوہر بصیرت کھو چکے ہین یا زندگانی سے ہاتھ دھو چکے ہین سنکر شاہزادی ایکدم تو سناٹے مین آگئی آخر سوچ سمجھکر کہنے لگی اگر مرضی آپ کی یون ہی ہی تو ہم تمھاری دامن سی لگے ہین جدھر جاؤگے ساتھ ہین بہتر ہے صبح اعلے حضرت سی اس تہیہ کو ظاہر کیجیے اور بموجب فرمان فیض بنیان حضرت پیر و مرشد قبلہ عالم کی بخوشی تمام وطن کی طرف سفر کیجیے القصہ رات تو یون حرف و حکایات مین کٹی اور جیدم میر قافلہ آفتاب کا کاروان سرائی مشرق سے اسباب شعاعون کا دست بقچہ نور مین باندھ کر جادہ پیمای منزل روز کا ہوا شاہزادۂ دلپذیر نے حمام کرکے پوشاک شاہانہ پہنکر بار عام مین حاضر ہو کر بادشاہ والاشان کو آداب فرزندانہ کیا شاہ نے دعاے تزاید مراتب و تزاید حیات دیکر فرمایا آو میان شاہزادہ صاحب خوش ہو عرض کیا اقبال حضور سے اب تک خوش ہون بموجب ارشاد عالی کے بعد تذکرہ واقعات ادھر ادھر کے ما فی الضمیر اپنی کو کہ مذکور خاطر تھا مکمن قوۃ سی ظہور مین لایا شاہ اول تو دریاے حیرت مین ڈوبا بعدہ فرمایا ای شاہزادہ ہمارا منشا تو یہ تھا کہ اب تم یہان عیش و آرام کے ساتھ حیات مستعار کو بمنزل معہود پہونچاؤ اور کسی طرف نہ جاؤ لیکن چونکہ چلتے پیر کو کسی نے نہین روکا ہی تو ہم لاچار ہین توقع تھا کہ بعد ہمارے شبستان سلطنت کو شمع جلوس اپنے سی منور کروگے اور بار انصاف خلق کا اپنے ذمہ دھروگے یہ کہکر ارشاد کیا دستور اعظم کو کہ سامان سفر اور مایحتاج وہگذر بسرعت سریع تیار کرو اور ادنکی روانگی تدبیر دل مین دھر و بس حکم ہی کی دیر تھی کہ والدریب الفساد دستور ہین سنے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

تمام ساز و سامان بایستہ فراہم کیا اور شاہزادہ دلپذیر نے بھی کمر بند عزم سفر وطن مضبوط باندھا
بادشاہ نے ہزاروں فیل کوہ پیکر صبا رفتار جواہرات سے بھری ہوے اور لاکھوں اسپ برق
کردار اور غلامان غلمان وش اور کنیزان حور شکل عنایت کیے اور جبدم سواری شاہزادہ کی
تیار ہوئی بادشاہ مع ارکین خلافت و اساطین قصر مملکت وداع کو آئے اور جب کچھ اختیار نہ رکھا
آنکھوں میں آنسو بھر لائے پھر بادشاہ و وزیر نے ماہ منیر و زیب النسا کو بغل میں لیا اور رو رو کر کہا

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اشعار

ہمنے سونپا تمھین خدا کو ہان	خیر سے جاؤ تم ہماری جان
ہم پہ آثار حشر ہونگے عیان	جبکہ آنکھون سے ہوگی تم نہان
کچھ نہین اختیار رہا ان اپنا	آتش غم مین ہان گر پھکنا
دل مین اپنے نہو ملول اصلا	سب کو ایکدن ہے ایسی ہی جانا
کسکو اس جا پہ پایداری ہے	سب کی ایکدن یون ہی تیاری ہے
تم تو جاتی ہو پر مرے ہم اب	غم فرقت تمھارا ہے جانکاہ

غرض یہ کہکر وداع کیا اور دیدہ و دانستہ آنکھون پر پتھر رکھ لیا شہر مین اونے واعلے کو بڑا غم ہوا ہر ایک کا دل خانہ ماتم ہوا بادشاہ کی کمر ٹوٹ گئی عنان اختیار ہاتھ سے چھوٹ گئی شل گل گریبان چاک کیا دل عشرت پرست کو غم سے دردناک کیا اور اندرون مشکوے معلی کی عجب نوحہ وشیون برپا تھا کہ کسی کی بات نہ سنائی دیتی تھی اور ہر ایک دامان حال کلہاے مضمون اس شعرونکی بھر لیتی تھی

مثنوی

لے گیا دلپذیر ماہ منیر	ہاے قسمت ہماری اور تقدیر
کس سے ہم غم کی جا کرین فریاد	کون ہے جو ہماری دیگا داد
بجھ گیا آج سلطنت کا چراغ	لالہ سان دلپہ رہگیا ایک داغ

خصوصاً بادشاہ بیگم کا بلکنا سسکنا ہچکیان بھرنا ماتم سی شور و فغان کرنا خامہ مین کہان طاقت کہ تحریر کرے اور زبان کو کیا یارا کہ تقریر کرے القصہ جسدم شاہزادہ دلپذیر اور وزیرزادہ اوسکا مشیر شہر سے باہر نکلا اور نظرون سے خلقت کی غائب ہوا پریزاد کو فرمایا کہ ملک ہمارا معلوم نہین کسطرف ہے اور اسطرح چلین گے برسین ہو جائینگی کیا تدبیر کیجے عرض کیا آپ غم نہ کھائیے اسباب ثقیل کا دھیان اصلا خاطر مبارک مین نہ لائیے ہم کسواسطے ہین جدھر آپ فرمائین چند روز مین پہونچاتی ہین یہ کہکر ایک جگہ ٹھہرے اور پریزاد نے تخت روان کی کلون کو سیدھا کیا اور پنچون کو برابر کر کے اشارہ کیا کہ نواب رونق آرا ہوجیے شاہزادہ اور ماہ منیر اور وزیرزادہ وزیب النسا چارون ایک ایک گوشہ پر تخت کے بیٹھے اور کنیزان وغیرہ اور پریزادون کے دوش پر اور دریائی گھوڑون پر سوار

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

ہوئیان حب یہ مربع نشین ہوئے پریزادنے تخت کی کل مڑوڑی اورپیچ کھولا وہ سیدھا آسمان کی طرف ہوا ہوا جب بقدر دس بارہ کوس بالائی کو پہونچا شاہزادہ نی جسطرف ارشاد کیا پریزاد نے اوس طرف کی کل مڑوڑی اور وہ چلا ع صبا شد برق شد باد سحر شد ٭ تمام دنیا مثل صور مرئیات کے نظر آتی تھی اور کبھی جو نہایت تیز چلتا تو طبیعت گھبراتی تھی جہان کہین مقام پاکیزہ و دلکشا اور فضای خرم و خوش نظر آتا وہین شاہزادہ اوتر آتا اور اگر مرغوب و دلچسپ پاتا دو ایک روز ٹھہر جاتا اور پھر چل کھڑا ہوتا اور کبھی جاگتا کبھی سوتا اسیطرح جنگل آبادی صحرا بستی شہر و بلدہ بحر و بر کا سیر کرتا ہوا مثال ابدال کی روز و شب روان تھا اور رات دن دور کرتا ہوا مانند گنبد زمرین فلک کے گردان تھا آپس مین رمز و کنایہ و مزاح و ظرافت کا بازار گرم تھا اور ہر ایک کا پہلو سے مراد گرم صحبتی شاہد دلخواہ سی نرم تھا آئینہ صاف عارض ماہ منیر کا زانو پر رکھا تھا اور رخ حال اپنا ہر دم اوسمین دیکھتا تھا اور خدنگ نظارہ کا ہدف رخسار پر پھینکتا تھا اور اسی طرح خردمند دانش پسند مثل بلبل شیدا کے گلزار رخسار زیب النسا سے کہ فی الواقع زیب النسا فردوس برین تھی گلہای مقاصد چنتا اور گفتار ناز آتش پرداز اسکے پر جگر اوسکا مثل کباب بھنتا قصہ مختصر بعد انقضاے ایک مہینے کے اپنی سلطنت کی سرحد نظر آنے لگی اور طبع ہمایون مثل تدرو کوہسار کی کھل کھلانی لگی ہاتھ پانون خوشی کے مارے پھول گئے پرورش نصب العین ہوئی ہوش و حواس بھول گئے نسیم سحر سے غنچہ خاطر مثل گل باغ جنان شگفتہ ہوا اور خس و خاشاک غمہاے دیرینہ و قضاے دل سے بالکل رفتہ ہوا غرض کبھی تو مثل یوسف علیہ السلام جامہ مین پھولا نہ سماتا اور اپنی غربت پر نظر کرکے بے اختیار آنکھوں مین آنسو بھر لاتا اور رو رو کر یہ ترانہ گاتا

رباعی

اشک آتش حل کردہ ہی بجلی نالہ
ہر لخت جگر ہے آگ کا پرکالہ
ایسے مرے داغ دل سی بھڑکی ہی آگ
ہے دائرہ مثل شعلہ جوالہ

رباعی

حیران بیٹھے ہین گرو سارے مونس
تصویر کی جسطرح کھینچی ہو مجلس
غربت مین ہوا ہی ضعف ایسا طاری
نقطہ کی طرح دائرہ مین ہون بی حس

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

جب قریب تردار السلطنت کے پہونچا اور مکانات بادشاہی نظر آنے لگے ہوش جانے لگے شہر
سی باہر ایک میدان وسیع تھا وہان اوترکر دائرہ کیا دیکھا کہ تمام شہر ویران ہوگیا ہی اور ہر
انسان کثرت غم سی جان کھو رہا ہی قصر منظر کا آئینہ نگار ٹوٹ پھوٹ کر برابر ہوگئے ہین آنکھون مین
آنسو ڈبڈبائی اور بے اختیار زبان پر لائے کہ افسوس ع خانہ خراب کردیا اس دل کی چاہ نے
القصہ جسوقت چار گھڑی دن باقی رہا لباس سپاہیانہ زیب تن کرکے وزیرزادہ اور پریزاد
کو ہمراہ لیا اور تمام اسباب و فوج پریزاد کو وہین چھوڑ دیا اور اسپ برق رفتار صبا کردار پر
سوار ہوکر شہر کی طرف چلا جسدم شہر پناہ مین داخل ہوا کسی نے اوسکو نہ پہچانا اہل شہر اسکی شکل دیکھکر
دنگ ہوگئے اور ہر ایک کے منھ کے رنگ گل فرنگ ہوگئے اور مثل تصویر حیران ہوکر کہنے لگے کہ کیسی
بادشاہ کا شہزادہ ہی ہماری ملک کی سیر کو چلا آیا ہے اور یہ دونون اسکے مصاحب ہین غرض آہستہ
آہستہ چل کر بازار گئے چوک مین لوگون سی مستفسر ہوا کہ تختگاہ یہان کے بادشاہ عالم پناہ کا
کہان ہی ہم بھی دیکھین گے وہ جہان ہے لوگون نے کہا میان صاحب تخت کا حال کیا پوچھتے ہو
اعلے حضرت خود اندھے ہوگئے تخت اولٹا پڑا ہی آپ کہان سے تشریف لائے ہین اور یہان کیونکر
آئے ہین بادشاہ سے کیا مطلب ہی پوچھنے کا کیا سبب ہے دلپذیر نے تجاہل عارفانہ کہا ہم
فلانے کشور کے رہنے والے ہین ہر گھاٹ کا پانی پینے والے ہین قدم سیاحت سی جہان کو ناپا ہی ہر
کشور کا نقشہ کاغذ پر اوتار کر چھاپا ہے جب یہان وارد ہوی تمام شہر کو مغموم و دردناک پایا دل
مین آیا کہ یہان کے بادشاہ کے وصف کے موتی آویزہ گوش خلق اللہ ہین لوگ فتنہ سی مامون اور
اُسکے عدل سے آگاہ ہین اوسکو دیکھا چاہیے پھر منزل مقاصد کی راہ لیجیے لوگون نے سنکر جواب
دیا اُسطرف قبلہ سیدھے چلے جائیے یہان سی کچھ ہی دور مشکوی و محلسرای شاہنشاہی ہی شہزادہ
سنکر آگے چلا اور دروازہ بارعام پر آکر کھڑا ہوا چوبدار نقیب دربان لیسالون کو بھی پھٹے پرانے
کپڑے پہنے ہوی دیکھا کہ ہر ایک مجموعہ غم ہو رہا ہی کوئی پڑا ہی کوئی سو رہا ہی ایک سے آہستہ پوچھا کہ اعلے
حضرت اسوقت کہان رونق افروز اور کس جگہ عشرت اندوز ہین کہا عشرت تو خدا جب نصیب
کرے یہ پوچھیے کہ کس ماتمکدہ مین نوحہ گر ہین گریبان در ہین حلقہ مارے امید کو ہر دم پکار رہی ہین
اور آپ کا مافی الضمیر کیا ہے شہزادے نے کہا ہم مشتاق ملاقات کے اور منتظر حرف و حکایات کے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

اوسنے حضور اعلیٰ مین دست بستہ حاضر ہو کر عرض کیا حضور اعلیٰ کوئی مسافر نووارد در دولت با عام
پر استادہ ہی اور خاطر مین حضور کی قدمبوسی کا ارادہ ہی جوان سادہ ہے نہ معلوم کسکا فرستادہ
غم سے آزادہ ہی مثل سرو پیادہ ہے سبزۂ نوخیز داغدار رسیدہ ہے جوانی کا آب کشیدہ ہی جبین پر شبنم عرق
کا باران ترشح پذیر ہی سخاوت مین حاتم کا دستگیر ہے حسن وجمال بے نظیر ہے آسمان حلم کا بدر منیر ہے
بادشاہ نے یہ سنکر سر اوٹھایا اور ایک آہ ٹھنڈی بھر کر فرمایا مین ملاقات کے قابل کہان رہا مثل
نقش پا ہون کہ جہان بیٹھا وہان رہا مجھے زندگی خود وبال ہی کسی کے ملنے کا کب خیال ہی سینہ آتش
غم سے داغدار ہے جگر مین رنج کا خلیدہ خار ہی موت کا طلبگار ہون زیست سے بیزار ہون مگر خیر
آیا ہے تو لے آؤ نا محروم نہ جاے در نقیب یہ سنکر باہر آیا اور شاہزادہ کو آکر سنایا میانصاحب
تشریف لیچلیے حضور اعلیٰ کی قدمبوسی حاصل کیجیے یہ سنکر شہزادہ بہزار دشواری آپ کو ضبط کیے ہوے
انبیت فراموش بیگانگی سے ربط کیے ہوے وزیرزادہ اور سپہزادہ کو ہمراہ لے کر بار عام مین
داخل ہوا اور دیکھکر اپنے قبلہ و کعبہ حقیقی کو لحد خموش اور دیر دائرہ غم کا داخل ہوا دیکھا کہ تمام مکانات
کہنہ شکستہ ہو رہے ہین اور رادنے و اعلیٰ کے بخت سو رہے ہین تخت ایک طرف پڑا ہے درون کا
پردہ کہین گرا کہین اٹرا ہے فرش مندرسے گستردہ ہے تصویر قالین کا رخ پژمردہ ہے لوگ
میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوے نزدیک و دور ادب سے ہاتھ باندھے خاموش کھڑے ہین پانون مین
حیرت کی بیڑیان گلے مین غم کے طوق پڑے ہین کوئی کسی سے نہ بولتا ہے نہ چالتا ہے اگر بگڑا
ہے اصلا آپ کو نہ سنبھالتا ہے درد کے دریا مین ڈوبے ہین آفت کے کنوون مین کودے
ہین آنکھین نیچے کیے ہوے چپ خاموش رو رہے اکثر گوہر بینائی کو کھو رہے ہین کوئی کلیجہ پر ہاتھ
رکھے آسمان کو تکتا ہے کوئی زمین کریدکر جی ہی جی مین سسکتا ہے بلکتا ہے درودیوار پر اوداسی
چھا رہی ہے ریزش غم ہر ایک کے دل کو کھا رہی ہے زبان اصلا گویائی سے آشنا
نہین ہے سوا خاموشی کے کوئی جا نہین ہے رقت کا مینہ برس رہا ہی بخار درونی سے بدن
جھلس رہا ہی اور انکے درمیان بادشاہ عالیجاہ ایک پرانی مسند پہ سمٹے ہوئی رونق آرا ہین
سر کو زانو پر رکھے ہوئی دل گزا غم فزا ہین لاغری سے پسلیان بدن پر نمایان ہین دل بریان جگر
سوزان مرغ بسمل کی طرح نیم جان ہین آنکھین نہین آنسو ڈبڈبا رہی ہین کثرت قلق سے کلیجہ کو کھا رہی ہین

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

...س کی حالت طاری ہی سناٹے کا عالم جاری ہے خاموش مثل تصویر مین اسیر پنجہ تقدیر
...نکھون مین حلقہ نمودار ہین پہلو مین رنج کے خلیدہ خار ہین ہر دم رومال سے آنسو پوچھتے ہین غلبہ
...ت وردسی بال نوچتے ہین بدر جمال باکمال پر نزول ہی دمبدم شہزادہ کا خیال ہی موت
پیاری زیست وبال ہی ایک طرف کو دھیان لگ رہا ہی کلیجہ غم کی آگ پر سلگ رہا ہی ہوحواس
باختہ ہین متاع خرد بیاد اندا ختہ ہین ہر دم لب پر فریاد ہے عیش وعشرت برباد ہی کبھی جو سر اوٹھاتی
ہین یہ کلمات زبان پر لاتے ہین ای خدا تیری ذات مجیب الدعوات ہی صابر کے تو ساتھ ہی مدت سے
مین غمناک ہون دنیا کے جھگڑے سے پاک ہون شہزادہ دلپذیر کو تجھسے چاہتا ہون کثرت غم سے
کراہتا ہون قرآن مین یہ آیا ہے تو نے آپ فرمایا ہے لاتقنطوا من رحمتہ اللہ اس سے نا امید
ہوئے مگر ... تیری قدرت سے کچھ دور نہین الٰہی کو سقدر دور نہین ایکبار اوسکو دیکھ لون پھر چین
... دن روتے روتے نور چشم سی کھو بیٹھا زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا تو ملا وی تو کیا عجب مین تو
اوسکو رو بیٹھا اور اسیطرح وزیر اعظم والد خرد مند شاہ کے متصل بیٹھا ہی غم سی شل مار ابیٹھا ہے
سکوت کے دریا مین شناور ہی فوج غم وقلق کا یاور ہی شہزادہ دیکھکر یہ حال حیران ہوا شل
تصویر بیجان ہوا آسمان کی طرف مُنھ کیا لوگون کو یہ پیغام دیا کہ ای قادر ذوالجلال عجب ہی تیری قدرت
ہے باکمال کیا ہی مرقع تونے غم کا کھینچا ہی ہر ایک کو درد والم کی ہتھری مین اینچا ہے غرض آگے بڑھکر
آداب بجالایا بادشاہ نے سر اوٹھاکر فرمایا آؤ بابا مسافر کہان سے آئے تم دست لبتہ عرض کیا حضور
کا نام سنکر حاضر ہوا کہا ہمارا نام تو خاک مین مل گیا اپنا یوسف جیسے بچاہ بابل گیا ہی کہان سے
تمہارا آنا ہوا کس کشور مین تمہارا پیدایش خانہ ہوا کہا فلانے ملک کا باشندہ ہون ہر کشور کا روندہ
ہون آپ پر ایسا کیا غم ہے جو تمام شہر خانۂ ماتم ہی ہر ایک کے دل مین غم جوش ہی ہر ایک کا لب شل
تصویر خاموش ہی کسی کی زبان پر نہ حرف وحکایات ہی اگرچہ انسان ہی مگر بدتر از جمادات ہی کون سے
حادثہ فلک نے تمکو ستایا ہی یہ دل بادل غم کا کہان سے اوتر آیا ہے تمھین دیکھنے سے قلق آتا ہی دل
گھبراتا ہی کلیجہ پھٹا جاتا ہی رنگ چہرہ کا کملاتا ہی اگرچہ خاکسار ہون لیکن حضور سے امیدوار ہون اس
ماجرائے شگرف سے آگاہ کیجیے دل متحیر کی داد دیجیے تمام ربع وسکون مجھا یا ہی ایسے ماتمکدہ کا دیس
کہین نہ پایا ہی بادشاہ یہ سنکر رونے لگا موسے ریش مبارک مین موتی آنسوؤن کے پروے

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri

کہا ای بابا شعر

کیا پوچھتے ہو مجھسے مین ہو رہا ہون مضطر
دو دن کی زندگی میری یہ اب بلا ہے
دنیا مین کوئی ڈھونڈھے مجھسا تو ہوگا کمتر
آتش کے غم سے میرا سینہ جلا بھنا ہے

بعد انقضاے ایام شباب جب سیاہی مو نے جواب دیا اور لشکر سفیدی نے اقلیم رُخ پر ڈیرہ کیا مدت جناب الہی مین تضرع وزاری کی جب واہب العطیات نے جامۂ اجابت زیب بر دوش کیا شبستان امانی و امال شمع شب افروز فرزند ارجمند سے منور و روشن ہوا اور نسیم افضال الہی سے شگفتہ و سرسبز مراد کا گلشن ہوا دل غمگین شاد ملک ویران آباد ہوا باغ سلطنت گلہاے عیش سے پھولا پھلا فضاے غم و اندوہ لشکر شادمانی سے رلا دلا جب وہ نونہال چمن خلافت آبیاری فیض و کرم خداوند حقیقی سے تروتازہ ہوا اور مہد طفولیت سے نکلکر حد بلوغیت و متانت کو گیا [illegible]مین بلند آوازہ ہوا حسب اتفاق ایکروز وہ نور دیدہ سلطنت وزیرزادہ خردمند کو کہ وزیر اعظم کا نور نظر لخت جگر تھا اور ہمزاد و ہم بستر ساتھ لیکر سیر و شکار کو گیا تب سے اوسکا کچھ حال معلوم نہین کہ کس صیاد بلا و غم کا شکار ہوا تمام جہان چھان مارا مگر اوسکے سراغ کا کہین نہ چمکا ستارا واللہ اعلم بالصواب کہ پنجہ قضا کا گرفتار یا کسی دیو و پری دام و دد کا شکار ہوا ناچار مایوسی و نو[illegible]یدی دامنگیر ہوئی اور طبیعت متردد دام غم کی اسیر شعر

سراغ ملتا ہے اوسکا کہین نہ اب زنہار
اگرچہ ڈھونڈھا بروہ در و دشت اور کہسار

بدرجہ لاچاری امور سلطنت اور کامروائی سے ہاتھ دھوکر لباس ماتم و رنج و درد و غم و الم زیب بر کیا اور گریہ وزاری و آہ و نالہ سے زمین و آسمان کو زیر و زبر کیا آج تمھاری صورت دیکھنے سے کچھ دل کو ٹھنڈک حاصل ہوئی طبع رنج سے دور مسرت سے واصل ہوی خدا جانے وہ دن آئینگے کہ وہ یوسف ثانی شکل دکھاوین چشم کور ہماری کو حضرت یعقوب کے مانند روشن کرینگے سینہ داغدار کو شگفتگی گلہاے عیش و سروری رشک گلشن کرینگے یا ہم گھٹ گھٹ کر فرط غم سے یون ہی مرجائین گے داغ حسرت جگر آرزو پر دھر جائین باعث غم و الم و درد و رنج و مصیبت ہماری کا یہ ہے کہ ظاہر کیا بارہا خاطر مین آیا کہ اس جینے سے مرنا بہتر دنیا سے گذرنا بہتر زہر کھا مریئے جہان سے گذر جیئے مگر یہی پس و پیش آتا ہے کہ حرام موت مرنا کسی ملت و مذاہب مین روا نہین اور مرنا بے قضا نہین یہ کہکر

CC-0. Kashmir Research Institute, Srinagar. Digitized by eGangotri